

Union No. 2012

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْنَا لَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ
مِنْ حَتَاب

تَسْهِيْلُ الْاَدَبِ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ

و المعروف به

عربی کا علم
جدید

حصہ سوم پر اے مدارس ثانویہ

۳
مضنه

مولوی عبدالستار خان

بھٹائی بازار۔ بمبئی نمبر ۳۱

1954

بار ششم :- جملہ حقوق و قلمباعت وغیرہ چند دستاں اور یا سہل کے لئے بھی محفوظ ہیں قیمت دو روپیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ سوم

پچیس سبت کھیلے دو حصوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصہ چھبیسویں سبت سے شروع ہوتا ہے

صفحہ	صفحہ		
۴۸	۹	الدرس السادس والعشرون	سلسلہ الالفاظ نمبر ۲۷
۵۱		اقسام الفعل	مشق نمبر ۲۹ (مکالمہ)
۵۵	۱۵	مشق نمبر ۲۷	من القرآن
۵۹	۱۵	الدرس السابع والعشرون	سوالات نمبر ۱۴
۶۰		افعال میں لفظی تغیرات	الدرس الثلثون
	۲۳	الدرس الثامن والعشرون	فعل معتل (مثال داوی)
۶۶		فعل مہموز اور گردانیں	سلسلہ الالفاظ نمبر ۲۸
۶۷	۳۲	سلسلہ الالفاظ نمبر ۲۶	مشق نمبر ۳۰ (مکالمہ)
۶۹	۳۴	مشق نمبر ۲۸ (مکالمہ)	من القرآن
۷۰	۳۷	من القرآن	جملوں کی تحلیل
۷۱	۳۸	جملوں کی تحلیل	خالی جگہ کو پُر کرو
۷۲	۳۹	اُردو سے عربی (مکالمہ)	اُردو سے عربی (مکالمہ)
۷۴	۴۳	الدرس التاسع والعشرون	الدرس الحادی والثلاثون
		فعل مضاعف اور گردانیں	فعل اجوف اور گردانیں

صفحہ	صفحہ	
۱۰۷	۸۰	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹ اشعار
۱۰۸	۸۲	مشق نمبر ۳۱ درس الرابع والثلاثون
	۸۳	من القرآن فعل لیسف
۱۱۲	۸۴	اُردو سے عربی سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲
۱۱۳	۸۵	خالی جگہ کو پُر کرو مشق نمبر ۳۲
۱۱۴	۸۶	جنوں کی تحلیل من القرآن
۱۱۵	۸۷	درس الثانی والثلاثون اُردو سے عربی
۱۱۶		فعل ناقص اور گردائیں باب کا خط بیٹھے کے نام
۱۱۷	۹۲	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳ درس الخامس والثلاثون
	۹۳	مشق نمبر ۳۲ بقیۃ ابواب الثلاثی المزید
۱۱۸	۹۴	من القرآن سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۴
۱۱۹	۹۵	اُردو سے عربی مشق نمبر ۳۵
۱۲۰	۹۶	جنوں کی تحلیل بیٹھے کا خط باب کے نام
۱۲۱	۹۷	درس الثالث والثلاثون سوالات نمبر ۱۵
۱۲۲		فعل ناقص کی بقیہ گردائیں درس السادس والثلاثون
	۱۰۳	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱ خاصیات الابواب
۱۲۹	۱۰۴	مشق نمبر ۳۳ (مکالمہ) سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۴
۱۳۰	۱۰۶	من القرآن مشق نمبر ۳۶

صفحہ	صفحہ
۱۵۴	۱۳۱
۱۵۵	۱۳۶
۱۵۶	۱۳۷
۱۵۸	۱۳۸
۱۵۸	۱۳۹
۱۶۱	۱۴۰
۱۶۲	۱۴۱
۱۶۳	۱۴۵
۱۶۵	۱۴۶
۱۶۶	۱۴۹
۱۶۷	۱۵۰
۱۶۷	۱۵۱
۱۶۸	۱۵۲
۱۷۱	۱۵۳
۱۷۲	

الدرس السابع والثلاثون
الافعال الناقصة (كَانَ وَآخَوَاتُهَا)

إِنَّ وَآخَوَاتُهَا

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۵

مشق نمبر ۳۷

مشق نمبر ۳۸ خالی جگہ کو پُر کرو

مشق نمبر ۳۹ جملوں کی تحلیل

اُردو سے عربی

الدرس الثامن والثلاثون

افعال ناقصة (گذشتہ سے پیوستہ)

اعراب محلی و تقدیری

جملوں کی تحلیل

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۶

مشق نمبر ۳۲

من القرآن

مشق نمبر ۳۳

مشق نمبر ۳۴ اُردو سے عربی

سوالات نمبر ۱۶

جملوں کی تحلیل

صفحہ	صفحہ
۱۴۲	سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ
۱۴۳	الدرس الحادی والاربعون
۱۴۹	الضمائر
۲۰۰	الضمیر البارز والمستتر
۲۰۱	نون الوقایة
۲۰۲	ضمیر الشان
۲۰۳	الضمیر الفاصل
۲۰۴	مشق نمبر ۵۲ جملوں کی تحلیل
۲۰۵	مشق نمبر ۵۳
۲۰۷	مشق نمبر ۵۴
۲۰۸	الدرس الثانی والاربعون
۲۰۹	الموصلات
۲۱۳	مشق
۲۱۴	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۰
۲۱۷	مشق نمبر ۵۵
۲۱۷	مشق نمبر ۵۶ من القرآن
۲۱۹	مشق نمبر ۵۷ (مکالمہ)
	مشق نمبر ۵۸ اردو سے عربی
	۱۹۶
۱۴۲	الدرس الثالث والاربعون
۱۴۳	اعراب الفعل منصوبات
۱۴۹	المفعول به
۲۰۰	المفعول المطلق
۲۰۱	المفعول فیه والمفعول له
۲۰۲	المستثنیٰ بِالْا
۲۰۳	الحال
۲۰۴	التمییز
۲۰۵	المنادى
۲۰۷	المنصوب بِاللِغْنِ
۲۰۸	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۱
۲۰۹	منصوبات کی امثله مشق نمبر ۵۹
۲۱۳	جملوں کی تحلیل مشق نمبر ۶۰
۲۱۴	عبارت مشق نمبر ۶۱
۲۱۷	من القرآن مشق نمبر ۶۲
۲۱۹	چچا کو خط مشق نمبر ۶۳

دیباچہ کتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعده۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب بـ ”عربی کا علم“ کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو گیا۔
فلله الحمد وله الشکر

دس سال ہوئے کتاب مذکور کے دوجھے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے۔ لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اساعت میں خلاف توقع بہت زیادہ تاخیر ہو گئی۔
محض فضل خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھایا پڑھایا وہ اس کا مزاج ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہو گیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدیر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے کیونکہ یہ انہی کے زوردار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تعاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجزا و بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانے میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخل نصاب کرنے کے لئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عشر عشر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کے لئے نہ ہو سکا۔ باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہل علم مبصرین و طالبان عربی کا یہ میلان بالکل خلاف عادت ہے۔

صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیم نے اسے مانی سکولوں کے نصاب میں داخل کر لیا ہے۔ بمبئی، حیدرآباد، یو۔ پی، دہلی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں افعال و اسماء کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک دشوار گزار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرز قدیم میں تحلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت

کی طرح رٹوایا جاتا ہے۔ یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تفسیع اوقات کا موجب ہے جس کا متحمل ہر ایک طالب علم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے طرز جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے مگر اس سے طالب عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھشک باقی رہ جاتی ہے۔ اس تیسرے حصے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدر امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادب عربی کی تعلیم میں۔ قواعد کا حصہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھا حصہ بھی نہ ہوگا۔ تین چوتھا حصے سے زیادہ زبان عربی کی تعلیم سے بھر ہوا ہے۔

اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آجائیگی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکے گا۔ احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی آسانی سے پڑھ سکے گا۔ عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکے گا اور بہت کچھ عربی بول لیگا۔ مگر یہ استعداد اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہ حسن موجود ہو۔ یا طالب علم میں بذات خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود غریب سیکھنے والے تالقیں کو استاد کا کام دے سکتی ہے چوتھے حصے میں اسماء عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف و نحو کے اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائیگے۔ کوشش ہو رہی ہے کہ چوتھا حصہ بھی جلد چھپ جائے وَاللّٰهُ اَمُّوْفِقٌ وَالسَّعَیْنُ

خادم افضل اللسان
عبد الستار خان

ہدایات

۱۔ سبق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں بہت شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو بغیر کوئی توجہ سیاہ (ب۔ ڈ) پر لکھ لیں۔ پھر بورڈ کے پاس کھڑے ہو کر ان باتوں کی تہنیش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے پیشتر حصہ ختم ہو جائیگا اور اس کیلئے نہایت غرضی ہے کہ خود حضرت مخدوم ہر سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں۔ یہ طریقہ حصہ سوم میں بہ آسانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حصہ اول و دوم میں مثالیں سبق کے مسلمان اور آخرین دی گئی ہیں۔ ہر تیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

۲۔ سبق پڑھتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ کچھلے معلومات کے سہارے سوالات ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوا میں۔

۳۔ یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو۔ اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

۴۔ جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے بڑھیں۔ ترجموں کا کلید سے متناظر کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے پیش کیے جن کے اعراب کا قاعدہ اُنہ بیان ہوگا۔ بہار میں مثالوں کے ذریعے تہنیش کی گئی ہے۔

اشارات

۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، ک اور ح سے اشارہ ہے ثلاثی

مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں اور معتل واوی و یائی کی طرف وار اور ی سے

علم کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، مین، عن، پ، الی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا

مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہونگے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۳۔ مثلاً کے لئے دو نقطے: کھسے گئے ہیں اور یعنی یا برابر کے لئے یہ نشان (=) +

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عربی کا علم حصہ سوم

الذِّسْرُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ غرض طالبین تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن يَفْعُلُ اور امر کا وزن اِفْعِلْ اور اُفْعَلْ ہے تو ضَرْبُ، يَضْرِبُ، اَضْرِبْ۔ سَمِعَ، لَيْسَمِعْ، اِسْمَعْ اور كَرَّمَ، يَكْرُمُ، اَكْرُمُ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا۔ مگر ایسا

نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے کَانَ (ماضی)، یَكُونُ (مضارع)، کُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں گَوْن = فَعَلَ، یَكُونُ اصل میں یَكُونُ = یَفْعَلُ اور کُنْ اصل میں اُکُونُ = اُفْعَلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ عربی افعال اور اسماء مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۴۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور ان کے فعلوں میں غور کرو:-

- | | | |
|-------------------------------|---------------------------------|---------------------------|
| (۱) فَتَحَ عَلَيَّ كِتَابَهُ | شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ | حَسَنَ الْبَيْتِ |
| (۲) أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً | سَأَلَ التِّلْمِيزُ الْوَعْلِمَ | قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا |
| (۳) عَدَا الرَّاعِي غَنَمَهُ | فَرَّ الْمَسْجُونُ | شَدَّ الْوَلَدُ الْكَلْبَ |
| (۴) وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا | قَالَ الرَّسُولُ حَقًّا | رَمَى أَحْمَدُ الْكُرَةَ |
| (۵) وَحَى رَشِيدٌ دَرَسَهُ | وَقَى مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ | طَوَى زَيْدٌ كُرَاسَةً |

لے گنا لے بھاگا لے باندا لے پھینکا لے یاد رکھا لے بچایا لے پیٹا۔ طے کیا۔

تنبیہ ۱۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان ٹرے سے مشترک پہلے حصہ میں دس

Ref. Library

۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھو

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ایک فعل میں حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہو کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروف اصلہ میں نہ کوئی ہمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی۔

صحیح اس لئے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لئے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں

تنبیہ ۲۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال

غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ہمزہ نظر آئیگا۔ ایسے افعال جن کے حروف اصلہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو مہموز کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ تمہیں یاد ہو گا کہ الف جب متحرک ہو (ا، آ، اُ)

یا جزم والا ہو: فَا تَرَسُ الْفِ کو بھی ہمزہ کہتے ہیں (دیکھو)

(اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئیگا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَّ د ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دئے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو مُضَاعَف کہلاتے ہیں: ✽

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرف علت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔

ایسے افعال جن کے حروفِ اصلہ میں کسی جگہ حرف علت ہو مُعْتَل کہلاتے ہیں: ✽

معتل کی تین قسمیں ہیں۔ حرفِ علت ف کلمہ کی جگہ ہو تو مُعْتَلُ الْفَا یا مثال کہتے ہیں: وَجَدَ - ع کلمہ کی جگہ ہو تو مُعْتَلُ الْعَيْنِ یا أَجَوَفُ کہتے ہیں: قَالَ - اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو مُعْتَلُ اللَّامِ یا ناقص کہتے ہیں: رَحَى +

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف

اصلی نہیں ہوتا ہے بلکہ واو یا ی سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً

قَالَ اصل میں قَوْل ہے کیونکہ اس کا مضارع يَقُولُ اور مصدر قَوْل ہے
رَمَى اصل میں رَمَى ہے کیونکہ اس کا مضارع يَرْمِي اور مصدر رَمَى
ہے۔ بابُ اصل میں بَوَّب ہے کیونکہ اس کی جمع أَبْوَاب ہے +

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ
عِلّت نظر آئیگا ایسے فعل کو لَفِيف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لَفِيف
مَفْرُوق ہے کیونکہ دونوں حروفِ عِلّت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جدائی
ڈال دی ہے تیسرا فعل لَفِيف مَفْرُوق ہے کیونکہ دونوں حرفِ عِلّت باہم قرین ہیں

تنبیہ ۵۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حرفِ اصل کی
جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرفِ عِلّت کا اضافہ ہو جائے تو وہ
مہموز یا معتل نہیں کہلائیگا پس اگر وہ بروزن اَفْعَل
مہموز نہیں کہلائیگا کیونکہ اس میں ہمزہ ف، ع اور
ل سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوا میں الف اور واو
تشبیہ اور جمع کی علامتیں بڑھا دی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے
وہ مُعْتَل نہیں بن جائیں گے، اِحْمَرَّ (بروزن اَفْعَل) میں
ہمزہ اور ایک سرِ ناند ہے تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز
اور مضاعف نہیں کہلائیگا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائی گئے
۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا :-

فعل اپنے ترکیبی حروفِ اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سالم (۲) غیر سالم (۱) سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ تو حرفِ علت ہو نہ ہمزہ نہ دو حرفِ ایک جنس کے ہوں غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں :-

- (۱) مہموز۔ جس کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: اَمَرَ۔
- (۲) مُضَاعَف۔ جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ۔
- (۳) مثال۔ جس کا کلمہ حرفِ علت ہو: وَعَدَ۔
- (۴) اَجَوَف۔ جس کا ع کلمہ حرفِ علت ہو: قَالَ۔
- (۵) ناقص۔ جس کا ل کلمہ حرفِ علت ہو: رَفَعِي۔
- (۶) لفیف۔ جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں اگر

پہلی اور تیسری جگہ حرفِ علت ہے تو لفیف مفروق ہے، رقی۔ اور دوسری اور تیسری جگہ حرفِ علت ہو تو لفیف

مقرون: طَوِي۔

یہ بہت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ سب رقیب ہیں۔
صحیح است و مثال است و مضاعف و لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ ۶۔ ہو سکتا ہے کہ بعض نعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف

پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی

آتی (رد آیا) مہوز بھی ہے اور مقل بھی :

تنبیہ :- یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے :

مشتق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو :-

أَمَرَ	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُو	ذَهَبُوا	وَهَبَ
عَزَّ	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ	تَقَوَّلَ	سُئِلْتُ	تَوَلَّى
يَقْصُرُ	مَلَأَ	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا	يَكُونُ
لَيْسَمَعَنَّ	أَدَبٌ	رَأْسُ	عَزِيزٌ	مَمْلُوءٌ	غَيُورٌ
الْقَاضِي	مَوْعُودٌ	مَدْعُوٌ	مَنْصُورٌ	وَلِيٌّ	يَسِيرٌ

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

تغیرات کی قسمیں اور چند قاعدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل

۱۔ وہ بلا تا ہے : ۲۔ اس نے عطا کیا : ۳۔ عزت والا ہوا : ۴۔ اس نے بات کھڑی :
 ۵۔ وہ پوچھی گئی : ۶۔ دوست رکھا : ۷۔ وہ تصدیق کرتا ہے : ۸۔ اس نے بھرا :
 ۹۔ وہ قریب ہوا : ۱۰۔ بھرا ہوا : ۱۱۔ غیر تمند : ۱۲۔ وعدہ کیا ہوا : ۱۳۔ بلایا ہوا :
 ۱۴۔ والی - وارث - دوست : ۱۵۔ آسان - تھوڑا سا : ۱۶۔ اس نے وضو کیا :

اور تکلف محسوس ہوا تو انہوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لئے لفظ میں کسی قدر تغیر کر دیا:

۲ تغیر تین قسم سے ہوا ہے:

(۱) تخفیف = ہمزہ کو کسی طرف علت بدل دینا یا حذف کر دینا = اءَمِنْ سے

اَمِنْ، اَوْخِذْ سے خُذْ [۱] (اس قسم کا تغیر مضموز میں ہوا کرتا ہے)

(۲) ادغام = دو ہم جنس یا ہم مخارج حروف کو باہم ملا کر پڑھنا = مَدَّ

سے مَدَّا (ادغام کا تغیر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)

(۳) تعلیل = کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے

بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوْلَ سے قَالَ، يُوْعِدُ سے يَعِدُ

(یہ تغیر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں

ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے

لکھ دیئے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے ان کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں

جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزہ ساکن کو ایسے

حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو یعنی ماقبل میں فتح ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمہ ہو تو واو سے اور کسره ہو تو ی سے بدلنا چاہئے :-

اَءُ مَنْ سے اَمِنْ کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے
 اِءُ مِنْ سے اِيْمِنْ " ضمہ کو وار " " " "
 اِءُ مَاں سے اِيْمَان " کسره کو ی " " "

قاعدہ نمبر (۲) ہمزہ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، یا مَرُّ کو یَا مَرُّ اور یَوْمِنْ کو یَوْمِنْ اور مِئْذَنَہ کو مِیْذَنَہ بھی پڑھ سکتے ہیں :-

تنبیہ ۱- یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری :-

تنبیہ ۲- اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمہ کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسره کے بعد آئے تو ی یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے : یَوْمِنْ اور مِئْذَنَہ - یہ واو اداری بالکل پڑھ نہیں جاتے فتحہ کے بعد ہمزہ ساکن

یہ اس ایمان لایا اللہ میرا ایمان لاتا ہوں سے ایمان لانا - مان لینا سے اذان دینے کی جگہ :-

اُسے تو اسے الف کے اوپر کہتے ہیں یا الف ہی کو جزم دیتے ہیں
یَا مُرَّ یا یَا مُرَّ :

یہ بھی خیال رہے کہ ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہو تو
اکثر الف کے اوپر بلابزبر لکھ دیتے ہیں : ا، اگرچہ کبھی ا اور
ء بھی لکھا کرتے ہیں :

تنبیہ ۳۔ تخفیف کے نزدیک قواعدے درس ۲۸ میں
لکھے جائینگے :

۲۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں
پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف
بنادیا جاتا ہے : مَدَدُ (بر وزن فَعْلُ) سے مَدُّ :

قاعدہ نمبر (۲)۔ دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے
کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں : مَدَدَ سے مَدَدَ پھر مَدُّ :

تنبیہ ۴۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں :
سَبَبُ (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبَبُ (گالی) سے
مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَدَدُ (مد - اعانت) میں ادغام
نہیں ہوتا کیونکہ مَدُّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے :

قاعدہ نمبر (۳)۔ اگر مُتَجَانِسِينَ (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت اقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: يَمْدُ دُ سے يَمْدُ دُ پھر يَمْدُ دُ

تنبیہ ۵۔ رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔
جَلْبَبٌ يَجْلِبُ +

تنبیہ ۶۔ مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں +

تنبیہ ۷۔ ادغام کے چند اور قاعدے دوسرے ۲۹ میں لکھے جائینگے

۳۔ تحلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) فتحہ کے بعد واو اور ی متحرک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی آو، او، آو اور آی، آی اور آئی سے ا ہو جاتا ہے :

قَو۔ ل سے قَا۔ ل ، خَو۔ ف سے خَا۔ ف = خَاف

بَيَعَ سے بَا۔ ع ، نَيَ۔ ل سے نَا۔ ل = نَالَ

دَو۔ عَو سے دَا۔ عَا ، رَو۔ مَو سے رَا۔ مَو = رَمَى

طَو۔ ل سے طَا۔ ل ، يَحُو۔ شَو سے يَحُو۔ شَو = يَحْشَى

لہ خَاف۔ ڈرنا + لہ بَاع بیچنا + لہ نَالَ پانا + لہ دَعَا بلانا +

لہ رَمَى پھینکا + لہ دَعَا پانا + لہ دَعَا پانا + لہ دَعَا پانا +

تنبیہ ۸۔ یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی محرف میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر اُچّی صرف مضارع ناقص میں آتا ہے۔
 قاعدہ نمبر (۲) اُو اور اُی سے اِی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِی سے بھی اِی بن جاتا ہے۔

قَو۔ ل سے قِی۔ ل، بُی۔ ع سے بِی۔ ع
 یُر۔ ی سے یُور۔ ی، (مضارع از رُحی)؛

تنبیہ ۹۔ یہ قاعدہ اجوف کے ماضی جھول میں استعمال ہوتا ہے مگر اُچّی کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) کسروہ کے بعد واو مفتوح کو ی سے بدل دیتے ہیں یعنی اُو سے اِی بنا لیتے ہیں: رَضُو سے رَضِی، دُعُو سے دُعِی (دَعَا کا جھول)؛

قاعدہ نمبر (۴) کسروہ کے بعد واو ساکن کو ی سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اُو سے اِی ہو جاتا ہے۔ اُو۔ جَل سے اِی۔ جَل = جَل
 = اِی جَل (امراز و جَل = ڈرنا)، مَو۔ زَان سے مِی۔ زَان = مِی زَان (ترازد)؛

قاعدہ نمبر (۵) ضمّہ کے بعد ی ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اُی سے اُو ہو جاتا ہے۔ مِی۔ سِر سے مَو۔ سِر،

یَیْ۔ نَقِطُ سے یُو۔ قِطْ (مضارع از اِیْقَظ۔ بیدار کرنا۔ جگانا) +

تنبیہ۔ ۱۔ قاعدہ (۴) اور (۵) مثال راوی اور یائی

میں مستعمل ہیں +

قاعدہ نمبر (۶)۔ اُو و اور اِیو سے اُو ہو جاتا ہے،

د۔ عَوُوا سے د۔ عَوَا، ر۔ مِیُوا سے ر۔ مَوَا، ی۔ صِیُوا سے ی۔ صَوُوا، ن۔

سے ی۔ صَوُوا۔ ن +

قاعدہ نمبر (۷)۔ اُو و اور اِیو سے اُو ہو جاتا ہے:

ن۔ رَوُوا سے ن۔ رَوَا، ر۔ ضِیُوا سے ر۔ ضَوَا، ید۔ عَوُوا سے ید۔ عَوُوا، ن۔

ید۔ عَوُوا، ی۔ مِیُوا سے ی۔ مَوُوا، ن +

قاعدہ نمبر (۸)۔ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ

ما قبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: یَقْوُلُ سے یَقْوُلُ (مضارع از قَالَ) +

قاعدہ نمبر (۹)۔ سکون کے بعد ی مکسور ہو تو اس کا

کسرہ ما قبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: یَبِیْعُ سے یَبِیْعُ

(مضارع از بَاعَ) +

قاعدہ نمبر (۱۰)۔ سکون کے بعد واو یا ی مفتوح ہو تو ان

کا فتحہ ما قبل کی طرف منتقل کر کے واو اور ی کو الف سے بدل دیتے

ہیں: یَحْوَفُ ف سے یَخَافُ (مضارع ازخاف)، یَنْبِلُ
سے یَنْبَلُ (مضارع ازنال) :

مُسْتَثْنَاَت: (۱) اجوف واوی سے باب فَعِل کے
بعض افعال قاعدہ تعلیل نمبر (۱) اور نمبر (۱۰) سے مُسْتَثْنَا
ہیں: عَوَّرَ، یَعْوَرُ (یک چشم ہونا) :

(۲) اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو وہ بھی
مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوَّیَ، یَسْوِی (برابر ہونا) :

(۳) باب اِفْعَل میں واو اور ی ہمیشہ برقرار رہتے ہیں
اَسْوَدَ، یَسْوَدُ، اَبْیَضَ، یَبْیِضُ :

(۴) باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادوں میں واو قائم
رہتا ہے: اِسْتَصَوَّبَ، یَسْتَصَوِّبُ (رائے طلب کرنا) :

(۵) اِسْمُ الْاَلْکَہ اور اِسْمُ التَّفْضِیل بھی تغیر سے مُسْتَثْنَا
ہیں: مَقُولٌ، مَبْیَعٌ۔ اَقُولُ (بڑا بولنے والا) :

قاعدہ نمبر (۱۱)۔ فاعِل کے وزن میں ع کی جگہ واو یا ی
آجائے تو ان کو ہمزه سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ،
بَاِیْعٌ سے بَائِعٌ :

قاعدہ نمبر (۱۲)۔ باب اِفْعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے تو

اس کو ت سے بدل کر ت میں ادغام کر دیتے ہیں : اَوْتَصَلَ سے
اَتَّصَلَ پھر اِتَّصَلَ (لنا)

قاعدہ نمبر (۱۳)۔ مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف
کے بعد واو ہو یا ی تو انھیں حمزہ سے بدل دیا جاتا ہے : اِرْضَاؤُ
سے اِرْضَاءُ (راضی کرنا)، اِلْقَائِی سے اِلْقَاءُ (دُلانا)، سَمَاؤُ سے
سَمَاءُ (آسمان)، بِنَائِی سے بِنَاءُ (عمارت)۔

تنبیہ ۱۱۔ تحلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں
اور دو قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائینگے۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ فِي الْحَشْرِ الْمَهْمُوزُ

اَلصَّفُ الصَّغِيرُ لِمَهْمُوزِ الْفَاءِ (۱) مِنَ الثَّلَاثَةِ الْجُرُودِ

تنبیہ۔ جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل)
لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

اَلْمَاضِي	اَلْمُضَارِعُ	اَلْأَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُولِ	اَلْمَصْدَرُ
اَمَل (ن)	يَأْمَلُ (ج)	اَوْمَلْ (ل)	اَمِلْ	مَأْمُولٌ (ج)	اَمَلٌ لَمْ

لَمْ اُمِدَّ كَرَنَافَ

الْمَاضِي	الْمُضَارِع	الْأَمْرُ	اسْمُ الْفَاعِلِ	اسْمُ الْمَفْعُولِ	الْمَصْدَرُ
أَثَرَ (ض)	يُأَثِّرُ (ج)	أَيْثُرْ (ل)	أَثَرَ	مَأْثُورٌ (ج)	أَثْرٌ لهُ
أَلَفَ (س)	يَأْلِفُ (ج)	أَيْلَفْ (ل)	أَلَفَ	مَأْلُوفٌ (ج)	أَلْفَةٌ لَهُ
أَدَبَ (ك)	يُأَدِّبُ (ج)	أُدِّبْ (ل)	أَدَّبَ		أَدَبٌ لَهُ

(۲) مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

۱- أَلَفَ (ل)	يُؤَلِّفُ (ج)	أَيْلَفْ (ل)	مُؤَلِّفٌ (ج)	مُؤَلِّفٌ (ج)	أَيْلَفَ (ل)
۲- أَلَفَ	يُؤَلِّفُ	أَلَفَ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلِّفٌ	تَأْلِيفٌ (ج)
۳- أَلَفَ	يُؤَلِّفُ	أَلَفَ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلِّفَةٌ
۴- تَأْلَفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفَ	مُتَأَلِّفٌ	مُتَأَلِّفٌ	تَأَلَّفَ لَهُ
۵- تَأْلَفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفَ	مُتَأَلِّفٌ	مُتَأَلِّفٌ	تَأَلَّفَ لَهُ
۶- اِسْتَلَفَ (ل)	يَسْتَلِفُ (ج)	اِسْتَلَفَ (ج)	مُسْتَلِفٌ (ج)	مُسْتَلِفٌ (ج)	اِسْتِلَافٌ (ل)
۷- اِسْتَلَفَ (ج)	يَسْتَلِفُ (ج)	اِسْتَلَفَ (ج)	مُسْتَلِفٌ (ج)	مُسْتَلِفٌ (ج)	اِسْتِلَافٌ (ج)

۱- ابجد کو رد گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا۔
لہ نقل کرنا ہے خوگر ہونا، مانوس ہونا ہے ادیب ہونا لہ خوگر بنانا ہے جمع کرنا،
رجوئی کرنا ہے باہم الفت کرنا ہے اکٹھا ہونا ہے اکٹھا ہونا ہے متحد ہونا لہ
الفت دہانہ

ہے؟ ذرا غور کرو گے تو تم خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں ف کلمہ کی جگہ ہمزه آیا ہے اس لئے انہیں مہموز الفا کہنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہو گا کہ اگر ہمزه ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سائل میں تو اسے مہموز العین اور ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قرء میں تو اسے مہموز اللام کہنا چاہئے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مہموز الفا ہیں۔ اس لئے ہر لفظ میں ف کلمہ کی جگہ ہمزه ہونا چاہئے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ ہمزه نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرف علت (الف یا ی یا واو) آگیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیر نظر آ رہا ہے: اَوُمِّلْ، اِیْثِرْ، اِیْلَفْ اور اَوْدُبْ میں ہمزه کی جگہ واویا موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو، چونکہ یہ الفاظ مہموز الفا ہیں اس لئے ف کلمہ کی جگہ ہمزه ہونا چاہئے اور یہ الفاظ اصل میں اَوُمِّلْ، اِیْثِرْ، اِیْلَفْ اور اَوْدُبْ ہونگے۔ پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھا دو ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن

تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ہمزہ کو وادوری سے بدلنا پڑا ہے :

تنبیہ ۱۔ مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ہمزة الوصل تلفظ سے ساقط ہو جائیگا (دیکھو درس تنبیہ ۲) اور ہمزة اصلیه اپنی جگہ برقرار رہیگا۔ فَأَمْلُ، وَأَتِر، وَالْفُ، ثُمَّ أَدُبُ

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطریں باب أَفْعَلْ کی گردان کے اندر تین لفظوں أَلَف (ماضی)، أَلِف (امر) اور اِیْلَاف (مصدر) میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی صہموز الفاضل میں اس لئے أَلَف اصل میں آءْ لَف بروزنِ أَفْعَل، أَلِف اصل میں آءْ لَف بروزنِ أَفْعَل اور اِیْلَاف اصل میں اِءْ لَاف بروزنِ اِفْعَال ہونا چاہئے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو الف سے وادوری سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں أَلَف کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں أَلَف گذرا ہے اور اس میں تغیر

ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو عَ اَلَف لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فاعل پر ٹھیک اُترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے اَلَف میں الف ہمزہ اصلہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہموز الف نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِيتَلَف (ماضی) اِيتَلَف (امر) اور اِيتَلَف (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ ی نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِء تَلَف، اِء تَلَف اور اِء تَلَف ہونا چاہئے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ اصلہ کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں جو ہمزہ

آتا ہے وہ بھی ہمزہ الوصل ہوتا ہے، اِجْتَنَبْتُمْ اِجْتَنَبْ اِجْتَنَبْ

اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِتَلَفْتُمْ میں تیرا سی وقت ہوگا جب

اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے

تو ہمرۃ الوصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا
جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَائْتَلَفَ اس کو وَاَتَلَفَ بھی
کہہ سکتے ہیں ۛ

۵۔ گردان میں تمھیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دینگے جن میں
قاعدہ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیر ہو سکتا ہے۔
اگرچہ گردان میں تغیر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیر کے ساتھ
لفظ کر سکتے ہو: يَأْمُلُ کو يَأْمُلُ، يُؤْلِفُ کو يُؤْلِفُ اور اِسْتِلَافٌ
کو اِسْتِلَافٌ پڑھ سکتے ہو ۛ

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے
تغیر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح ل لکھ کر تغیر لازم
کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں

۶۔ مہموز الفا میں تغیر کے یہی دو قاعدے (قاعدہ تخفیف

نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ
کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی
سمجھ لو گے

(الف) اَمَلٌ رَشِيدٌ نَجَاحُهُ	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحُهُ	اَوْمَلُ يَزِيدٌ نَجَاحُهُ
--------------------------------	----------------------------	----------------------------

(ب) أَخَذَ رَشِيدٌ كِتَابَهُ	يَأْخُذُ رَشِيدٌ كِتَابَهُ	خُذْ يَا زَيْدُ كِتَابَكَ
(ج) أَكَلَ رَشِيدٌ تَمْرَةً	يَأْكُلُ حَامِدٌ رَمَانَةً	كُلْ يَا زَيْدُ سَفَرَجَلَةً
(د) أَمَرَ رَشِيدٌ بِالْحَقِّ	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ	مُرْ يَا زَيْدُ بِالْحَقِّ
(هـ) اِئْتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ	يَأْتِلِفُ الْمُسْلِمُونَ	اِئْتَلِفْ يَا زَيْدُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
(و) اِئْتَمَدَ خَلِيلٌ مُحَمَّدًا	يَتَعَمَّدُ زَيْدٌ حَامِدًا	اِئْتَمَدْ يَا حَامِدُ كِتَابَكَ أَنِيسًا
صَدِيقًا	صَدِيقًا	

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے

پہلی سطر میں اَوْمَلُ جو اصل میں اَعْمَلُ ہے اس میں حسب دستور قاعدہ کے مطابق ہموز واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر اَوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں خُذْ بھی اصل میں اَعْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا

لے بنالینا۔ اختیار کرنا اسے جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی ۛ

اِيتْلَف کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفا ہے۔ وہ اِلَف سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ ہے۔ آنا سُنْتے ہی تم کہ دو گے کہ اس کی اصلیت اِءْتَّخَذَ ہونا چاہئے۔ اِن ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ حمزہ کوت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے اِتَّخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہوگی :- اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخَذَ، مَتَّخِذٌ، مَتَّخِذٌ، اِتَّخَذَ ۝

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے :-

قاعدہ تخفیف نمبر (۳)۔ اَخَذَ، اَكَلَ اور اَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، كُلْ اور مَرَّ ہوگا ۝

قاعدہ تخفیف نمبر (۴)۔ اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو حمزہ کوت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر کے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنا لیا جاتا ہے ۝

تنبیہ ۴۔ یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادے کے لئے مخصوص

ہے اور مادوں میں وہی اِيتْلَف کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے

تنبیہ ۵۔ مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی

تغیر نہیں ہوتا۔ صرف سائل کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے

امریں جبکہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہوا کثرت اوقات ہمزہ گرا دیا جاتا ہے:

يَسْئَلُ سَيَسْئَلُ اور اِنْسَلُّ سَيَسْلُ *

تنبیہ ۴۔ پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہموز

الف ثلاثی مجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ،

سَمِعَ اور كَرَّمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب

اِنْفَعَلَ (۱۶)، اِفْعَلَ (۸)، اور اِفْعَالَ (۹) کے سوا باقی

سات ابواب سے آتا ہے *

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ ۷۔ سلسلۃ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن،

س، ف، ك اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو

تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو۔

اور جو ہند سے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی

طرف اشارہ سمجھو۔ دیکھو ذیل میں پہلا لفظ اَثَرَ (ض) نقل کرنا

(۱) اِثَارَ کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اَثَرَ کرنا (۴) اَثَرَ قبول کرنا لکھا

ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس

کے معنی ہیں ”نقل کرنا“ اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے

باب پر لیجا کر اَثَرَ (در اصل اَثَرُ) بنا دیں تو معنی ہوں گے

”ایثار کرنا۔ ترجیح دینا“ اور جب دوسرے باب پر لیجا کر اثر
 بنا دیں تو اسی کے معنی ہونگے ”اثر کرنا“ اور جب اس اثر کو
 ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لیجا کر قاتل بنا لیں تو اس کے
 معنی ہونگے ”اثر قبول کرنا“

اثر (ص) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح	اَسْرَفَ (۱) بیجا خرچ کرنا۔ بڑھنا
دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا	اَلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا۔ التماس کرنا
اَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا۔ نوکر رکھنا	اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا
اَخَذَ (ن) پکڑنا۔ لینا (مع کے سمجھ لے جانا (۳) گرفت کرنا	اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے منطابق
اِذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا	اَنْبَأَ (۱) ونبأ (۲) خبر دینا
اَتَى (یأتی) آنا	اَخْسَى (س) دور ہونا۔ دُھکا راجانا
اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا	اَشَاءَ (یشاء) چاہنا۔ شئت کرنے چاہا
اَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا۔ الگ ہو جانا	عَفَا (یعفو) معاف کرنا
اَجِيرُ مزدور	هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد کہنا
مُحَلِّمٌ بلوغت	اَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا
خَصَاصَةٌ حاجتمندی۔ مفلسی	رَعَى (ج) رعایت پھیرنا
	وَعَدَا با فراغت

سِجَّارَةٌ (جِ سِجَّارَاتُ) سگریٹ
 سَلَّةٌ (جِ اَسْلَالٌ) ٹوکری
 صَبِيٌّ (جِ صَبْيَانٌ) بچہ
 عَاطِفَةٌ (جِ عَوَاطِفُ) عنایت جذبہ
 عَرَفٌ پسندیدہ بات - مشہور بات
 عَفُوٌّ معافی - جو چیز حاجت سے زیادہ ہو

الْعَفْوُ یا عَفْوًا معاف فرمائیں
 مَوْتَمِرٌ کانفرنس
 هُزْءٌ وہ شخص جس سے مذاق کریں
 هُزُواً ٹھٹھا - مذاق
 هِنِيئًا امرِیثا فرے سے تمہیں خوشگوار ہو
 ذِہن کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ - مقصود بالمثل الفاظ پر خط لگایا ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے
 تنبیہ - جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے ہیں انہیں ذیل کے
 مکالمے اور اُردو مکالمات میں کچھ نگفات محسوس ہونگے۔ اس کی وجہ
 سمجھنے کے لئے دیا ہے کامطالعہ ضرور کر لیں۔ اس شق میں مضمون
 کی مثالیں اصل مقصود ہیں :

(۱) حُسَيْنُ أَهْلُ تَأَلَّفِ السِّجَّارَةِ
 (۲) أَحَسْتُ أَتْلَفُ الشَّيْءَ
 وَأَتْلَفُ الْقَهْوَةَ لَكِنْ لَا تَأَلَّفُ
 السِّجَّارَةَ
 (۳) وَاللَّهِ إِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، يَا أَخِي! الْأَحْسَنُ عِنْدِي أَنْ

كُنْتُ أَتْلَفُ لَكِنْ تَرْكُهَا مَعْدُ شَعْرٌ
 نَعَمْ قَالَ لِي الدُّكْمُورُ السِّجَّارَةُ
 مُضَرَّةٌ تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ

فَإِنَّكَ تُؤَثِّرُ قَوْلَ الدُّكْتُورِ
عَلَى مَا لَوْ فَاتِكَ
لَا نَأْلَفُ السَّايَ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا
بِلاَ ضَرْوَرَةٍ

(۳) مَتَى يَأْتِي أَبُوكَ مِنْ دِهْلِي؟
يُؤْمَلُ قُدُّومُهُ غَدًا إِنْ شَاءَ
اللَّهُ تَعَالَى

(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلَانَا؟
نَعَمْ سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ
أَبَى الْكَلَامِ فِي الْمُؤَثِّرِ الْإِسْلَامِيِّ
مُؤَثِّرَةً جَدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا
جَمِيعُ الْحَضَارِ فِي دِهْلِي؟

(۴) هَلْ اسْتَأْجَرْتَ هَذِهِ الدَّارَ؟
لَا، أَنَا مُتَأَمِّلٌ فِي اسْتِجَارِهَا
(۷) اسْتَأْجِرْ هَذَا الْأَجِيرَ الْأَمِينُ
نَعَمْ اسْتَأْجَرُهُ بِسُرُورٍ فَخْنُ
فَإِنَّ خَيْرَ مَنْ اسْتَأْجَرْتَ
فِي حَاجَةٍ إِلَى أَجِيرٍ قَوِيٍّ
الْقَوِيُّ الْأَمِينُ
أَمِينٍ

(۸) يَا عَلِيُّ! مَرَّوَلَدَكَ أَنْ
تَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ
يَدَيْ

(۹) يَا أَخِي! مَرِّ بِنَاتِكَ
نَعَمْ يَا أَخِي! سَامُرُهُنَّ بِالصَّلَاةِ

بِالصَّلَاةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُّوا
أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَبْعًا
(۱۰) هَلِ اتَّخَذْتُمْ هَذَا الْبَيْتَ

نَحْنُ سَنَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً

مَسْجِدًا؟
(۱۱) سَلْ هَذَا الشَّيْخَ هَلِ تَأْذَنُ

سَلُونِي يَا أَوْلَادُ مَا شِئْتُمْ وَلَا

لَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟
(۱۲) نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَا شَيْخُ لَا

تَتَّخِذُ رَأْيَاتِ اللَّهِ هُزُوا وَلَعِبًا
فَاسْأَلُوا وَأَعْمَلُوا بِمَا عَلَّمْتُمْ

تَغْضَبُ جُنَّاكَ لِأَنَّ اللَّهَ
أَثَرَكُ عَلَيْنَا فِي الْحِلْمِ

وَاتَّخِذُوا الْقُرْآنَ إِمَامًا فِي
بِجَمِيعِ أُمُورِكُمْ

(۱۳) يَا أَبَانَا! هَلِ عِنْدَكَ شَيْءٌ
لَنَا كُلُّ فَخْرٍ جُنَّامِنْ مَسَافَةٍ

خَذُوا يَا أَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةُ
وَكُلُّوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ

بَعِيدَةٍ
(۱۴) نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَشْكُرُهُ عَلَى

وَاشْكُرُوا اللَّهَ عَلَى مَا رَزَقَكُمْ
إِحْسَنُوا يَا أَشْرَارُ! مَا أَنْتُمْ

عَوَاطِفُكَ لَكِنْ يَا شَيْخُ

بِجَائِعِينَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ هَذِهِ

لَيْسَ فِيهَا خَبْرٌ وَلَا لَحْمٌ بَيْنَكُمْ؟

(۶۵) الْعَفْوُ، لَا تَوَاحِدُ نَايَا عَمَّا فَكَلُوا مَا يُحِبُّونَ مِنْهَا هَنِئًا

هَاهُنَا نَحْنُ نَأْكُلُ التَّيْنَ وَالرُّطَبَ مَرِيئًا

(۱۶) هُنَاكَ اللَّهُ وَبَارَكَ اللَّهُ وَاللَّهُ أَنْتُمْ شَيَاطِينُ، مَا جِئْتُمْ

فِيكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا لِنَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسَائِلِ إِنَّمَا جِئْتُمْ

يَا شَيْخُ ابْنَ نَأْخُذَ مَعَاهُذِهِ لِلْأَكْلِ وَالِاسْتِهْزَاءِ

السَّلَاسَةُ لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيقِ

(۱۷) أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ! إِرْجِعُوا مَتَى

نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا شِئْتُمْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِي

فَعَلْنَا فِي حَضْرَتِكَ خِلَافَ فَهَمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامُ

الْأَدَبُ وَالِإِحْتِرَامُ وَ

نَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلدَّهَابِ

فَإِنَّا نُرِيدُكَ الْيَوْمَ غَضَبَانِ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) وَأَمْرًا هَلَكَ بِالصَّلَاةِ (۲) يَا أَيُّهَا خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ

(۳) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

(۴) كَلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (۵) فَكَلَا مِنْهَا رَغَدًا

حَيْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذْ مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
 (۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عِدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
 أَوْلِيَاءَ (۸) فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
 (۹) ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ النَّبِيَّ (۱۰) وَيُؤْتُونَ
 عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۱۱) إِنَّ خَيْرَ
 مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (۱۲) أَنْتُمْ أَنْشَأْتُمُ
 شَجَرَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (۱۳) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ
 مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
 (۱۴) قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعِلْمُ الْخَبِيرُ

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو :-

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی، دو
 مفعول، یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی
 مزید از باب افْتَعَلَ، از قسم مہموز الفاء، در اصل يَتَّخِذُ
 قاعدہ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزه کو ت سے بدل کر ت
 میں مدغم کر دیا گیا

(اَحْمَدُ) اسم، علم، واحد، مذکر، غیر منصرف
 [دیکھو درس ۱۰-۷] اسی لئے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق،
 اسم تفضیل از حِمْد، ثَلَاثِي مُجَرَّد
 (رَزِيدًا) اسم علم، واحد، مذکر، مُنْصَرِف، جا
 ثَلَاثِي مُجَرَّد

(صَدِيقًا) اسم، نکرہ، واحد، مذکر، مُنْصَرِف،
 مشتق، اسم صفت از صَدُق، ثَلَاثِي مُجَرَّد ✽
 تحلیل نحوی اس طرح کرو!
 (بَتَّخَذُ) فعل مضارع متعدی، معرب، مرفوع،
 (اَحْمَدُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے،
 (رَزِيدًا) مفعول اول اس لئے منصوب ہے،
 (صَدِيقًا) مفعول ثانی ہے اسی لئے یہ بھی منصوب ہے
 فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
 خبریہ ہوا

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے
ہے؟	(مُنْدُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے

اسے چھوڑ دیا

(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ ہاں جناب! اسی لئے میں اب سگریٹ پھیلچھڑے اور آنکھ کے لئے مضرب ہے

نہیں بیٹا ہوں۔

(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔

(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے لگایا ہے؟

نہیں لگایا

(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے کے سامنے پڑھ۔

سامنے پڑھے

(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لا اور ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں پڑھ رہے ہیں۔

پڑھو

(۷) اے شریف عورت! تو اپنے ہاں بھائی! میں انھیں ضرور نماز کے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا لئے حکم کرونگی۔

حکم کر۔

(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور

ہے اور تو کہاں کا [باہنڈہ] ہے؟ میں لاہور کا [رہنے والا] ہوں۔

(۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی چچا [اے میرے چچا] میں آپ کا

ٹوکری لے اور اس میں جو پسند

ہو کھالے

(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو جی ہاں! انھوں نے اس گھر کو

مسجد بنالیا۔

مسجد بنالیا؟

(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ اچھا! ہم اپنے مکان کو مدرسہ

بنالینگے۔

بنالو

لہ مِنْ اَیْنِ اَنْتَ ؟ * لہ اَنَا مِنْ لَہَوْرَ *

لہ ”اچھا“ کی جگہ عربی میں طَیِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں *

سوالات نمبر ۱۳

ہے اور اختیاری کب؟

(۸) أَخَذَ، اَمْرًا وَاكْلًا کا امر

حاضر کیا ہوگا؟

(۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالت

وصل میں کیسا پڑھا جائیگا؟

(۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور ان

کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا

تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہا

وَجُوبًا اور کہاں جواز؟

اِيْمَانٌ، اَلْفُ (از باب اَفْعَلْ)

اَوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مَرٌّ، اِتَّسَمَ

سَلٌّ، اَلْفُ (از باب فَاعِلٌ)

رَأْسٌ، مَيِّدَانَةٌ +

(۱۱) مشق نمبر ۲ میں جتنے افعال (اسماء

مہموز کی قسم ہوں انھیں لکھ چن

اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو؟

(۱) فِعْلٌ اور اسم اپنے ترکیبی جزو

کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے

ہیں؟

(۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟

اس کے اقسام بیان کرو۔

(۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل

کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں

(۴) مہموز کسے کہتے ہیں اور اس

کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) لفظی ثَقُلَ و ور کرنے کے لئے

مہموز میں جو تصرف کیا جاتا

ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(۶) مضاعف اور معتل کے

تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟

(۷) مہموز میں لازمی تغیر کب ہوتا

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ

الْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

ما ضی	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امرحاضر
مَدَّ	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوا	يَمُدُّونَ	لَمْ يَمُدُّوا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمُدُّونَ	لَمْ يَمُدَّنَ	
مَدَدَتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ	مَدَّ يَا أَمْدُ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مَدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّونَ	لَمْ تَمُدُّوا	مَدُّوا
مَدَدَتْ	تَمُدِّينَ	لَمْ تَمُدِّي	مَدِّي
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مَدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمُدُّونَ	لَمْ تَمُدَّنَ	أَمَدْنَ
مَدَدَتْ	أَمُدُّ	لَمْ أَمُدَّ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدَّ	

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدہ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فاعل ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکیگا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں : لَمْ يَمْدُ يَا لَمْ يَمْدُ - مَدُّ يَا اُمْدُ دُ

تنبیہ ۱۔ اُمْدُ دُ میں ادغام کے بعد همزة الوصل کا

ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے :

۳۔ سبق ۲۷ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لئے ہیں اب

مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے :

قاعدہ ادغام نمبر (۴) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فَلَکِ ادغام دونوں جائز ہیں +
 ۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قَرِیبُ الْمَخْرَجِ حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے)

قاعدہ ادغام نمبر (۵) بابِ افْتَعَلَ (۷) کاف کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو افْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْتَحَلَ سے اِدْ دَخَلَ پھر اِدْ دَخَلَ، یَدْ دَخَلَ سے یَدْ دَخَلَ پھر یَدْ دَخَلَ۔ اِذْ تَكْرُ، یَدْ تَكْرُ سے اِذْ کَرُ، یَدْ کَرُ اور اِزْ تَان، یَزْ تَان سے اِزْ تَان، یَزْ تَان بن جاتا ہے +
 تنبیہ ۲۔ اِذْ کَرُ کو اِذْ کَرُ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُدَّکِرٍ +

قاعدہ ادغام نمبر (۶) بابِ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کاف کلمہ

لے داخل ہونا + لے نصیحت لینا + لے رفعت دار ہونا + لے تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

ان دس حروف (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حروف سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۃ الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے، تَدَّكَرَ سے اِذَّكَرَ، يَتَّقِلُ سے اِثَّقِلْ اور تَتَّقِلُ سے اِثَّقِلْ، اِثَّقِلْ سے اِثَّقِلْ۔

قاعدہ ادغام نمبر (۷)۔ لام تعریف (آل) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ

تنبیہ ۳۔ مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں :-
(۱) حروف حَلَفِیَّہ جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ،

ع اور ہ :-

(۲) حروف لَهَوِیَّہ جن کا مخرج لہاۃ یعنی حلق کا گواہ ہے: ق اور ک :-

(۳) حروف شَجَرِیَّہ جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ی :-

(۴) حروف لَطِیْعِیَّہ جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د :-

(۵) حروف اَسَلِیَّہ جن کا مخرج زبان کا ریر ہے: ص، ز اور س :-

(۶) حروف شَفَوِیَّہ جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف :-

لے یاد رکھنا نصیحت لیا۔ لے بوجھل ہونا۔ لے شجر دونوں گلوں کے بیچ کی جگہ۔ لے نَطَحَ یا نَطَعَ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سر لگتا ہے، لے اَسَلُہ ٹوکنا، لے شَفَا لے

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔
 فعل مضارع ثلاثی مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ ضَرَبَ اور
 سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب گُرم سے کمتر۔ اور ابواب ثلاثی مزید
 کے اٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل
 میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے :-

مِنَ الثَّلَاثِي الْمَجْرَدِ

مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدُّ يَا مُدِّدُ	مَادَّ	مَمْدُودُ	مَدَّ لَه
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فَرَّ يَا فَرِّرُ	فَارَّ	مَفْرُورُ	فَرَّ يَا فَرَّارُ لَه
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسَّ يَا مَسْسُ	مَاسَّ	مَمْسُوسُ	مَسَّ لَه
لَبَّ (ك)	يَلْبُ	لُبَّ يَا لُبُّبُ	لَبَّيْبُ		لَبَّابُهُ لَه

مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

۱۔ اَمَدَّ	يُمِدُّ	اَمَدَّ يَا اَمِدِّدُ	مُمِدُّ	مُمَدَّدُ	اِمْدَادُهُ
۲۔ مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدَّدَ	مُمَدِّدُ	مُمَدَّدُ	مَمْدِيدُهُ
۳۔ مَادَّدَ	يُمَادِّدُ	مَادَّدَ يَا مَادِّدُ	مُمَادِّدُ	مُمَادَّدُ	مُمَادَّةُهُ
۴۔ تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدَ	مَتَمَدِّدُ	مَتَمَدَّدُ	تَمَدُّدُهُ
۵۔ تَمَادَّدَ	يَتَمَادَّدُ	تَمَادَّدَ يَا تَمَادِّدُ	مَتَمَادِّدُ	مَتَمَادَّدُ	تَمَادُّدُهُ

لہ کہینا + لہ بھاگنا + لہ چھوڑنا + لہ عقلمند بننا + لہ مدد کرنا + لہ پھیلانا + لہ کہینا + لہ لانا + لہ کھینا
 لہ باہر کھیننا + لہ

۶۔ اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ اِیْ اِنْشَقَّ	وَنْشَقُّ	مَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ
۷۔ اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ اِیْ اِمْتَدَّ	مُمْتَدُّ	مُمْتَدُّ	اِمْتَدَّ
۱۰۔ اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمَدَّ اِیْ اِسْتَمَدَّ	مُسْتَمِدُّ	مُسْتَمِدُّ	اِسْتَمَدَّ

تنبیہ ۴۔ باب اِنْفَعَلَ سے مَد نہیں گردانا جاتا اس لئے
 مادہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَ اور اِفْعَالَ سے مضاعف
 نہیں آتا +

تنبیہ ۵۔ گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴)
 میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انھیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے +

تنبیہ ۶۔ باب ۳، ۴، ۵ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم
 مفعول اِدْغَام کی وجہ سے یکساں ہو گئے ہیں۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو
 کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔ اسم فاعل میں ماقبل آخر
 مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہئے پس مُمَادُّ
 اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدُّ اور اسم مفعول ہے تو
 مُمَادِدُّ ہے +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲

اَرْضِي (یَرْضِی) راضی کر لینا خوش کرنا اِسْتَحَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا	اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا اِعْتَرَفَ (۸) اقرار کرنا
--	--

اُغْتَرَا (۱) دھوکا کھانا۔ مغرور ہونا
اُغْتَنَمَ (۲) غنیمت جانا
اَحْسَنَ (۱-۲) محسوس کرنا
اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا
اَنْفَتَحَ (۲) کھل جانا
تَأَخَّرَ (۳) دیر کرنا۔ پیچھے ہٹنا
تَحَرَّكَ (۴) ہلنا
تَنَبَّهَ (۵) بیدار ہونا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا
جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا
حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا۔ مباحثہ کرنا
حَقَّقَ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت کرنا
(۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا
دَقَّ (ن-الجرس) گھنٹی بجانا
دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا
دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پینا۔ باریک کرنا
دَلَّ (ن-عَلَيْهِ يَأْتِيهِ) بتلانا

ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا
رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردید یا پس پیش کرنا
سَخَّرَ (۲) تابع کرنا۔ مسخر کرنا
سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
سَرَّ (مجهول آتا ہے) خوش ہونا۔ خوش کیا جانا
اِنَّا قَلَّ (۵) اصل میں { بوجھل ہونا
تَنَا قَلَّ ہے }
سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا
سَعَى (يَسْعَى) کوشش کرنا
شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا
(۴) پھٹ جانا
صَدَّ (ن) روکنا
طَمَعَ (س) طمع کرنا
ظَنَّنَ (ن) گمان کرنا۔ خیال کرنا
عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا
عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔ غالب ہونا
(۱) عزت دینا

مَرَّ (ن۔ پہ یا علیہ) گزرنا کسی پر	غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا
مَسَّ (س) چھونا	قَصَّ (ن۔ علیہ) قصہ سنانا۔ بیان کرنا
مَنَّ (ن۔ علیہ) احسان کرنا۔ احسان پہلانا	قَلَّ (ض) کم ہونا (۱۰) کم جاننا۔ خود مختار ہونا
نَفَرَ (ض) بھاگنا۔ لڑائی کے لئے نکلنا	قَنَعَ (س) قناعت کرنا
هَرَّ (ن) ہلانا	لَيْسَ (س) پہننا

حَيَّ (ج۔ أَحْيَانً) وقت	اٰخَرُ دوسرا
حَيْنًا مَّا کسی وقت	اِلَّا لیکن۔ مگر
خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے	بَرٌّ احسان کرنے والا
دَقِيقٌ باریک پیسی ہوئی چیز۔ آٹا	بَرْدٌ سردی۔ ٹھنڈک
دُونَ سوا	بَطِيئَةٌ سست رفتار
رُؤْيَا خواب	ثَمِينٌ قیمتی
رَبَاطٌ باندھنا	جَارِيَةٌ خادمہ۔ لونڈی
شَرِيْرٌ (ج۔ اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا	جَرَسٌ گھنٹی
صَوْتُ آواز	جَزَعٌ تنہ درخت کا
سَاعَةُ الْعَصْرِ مشکل کی گھڑی	جَنِيٌّ تازہ چنایا ہوا پھل
قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں	مُحْتَمِلٌ تپ (ج۔ مُحْتِمَاتٌ مَوْت ہے)

كَاشَفُ كھولنے والا
لِقَاءُ ملاقات
لَوْلَا اگر نہ ہوتا
لَأَبَاسُ کوئی مضائقہ نہیں

مَجِيْ انا
مَسْمَا کھیل کود ہے کی
مَلَا قِي ملنے والا

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ۔ چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جگہ میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔ اگرچہ تین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

(۱) دَقُّ الْجَرَسِ يَاحَامِدُ فَقَدْ قَدْ دَقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ بَحِيَّتِكُمْ يَا قَرِيبُ وَتُتِ الْمَدْرَسَةُ اُسْتَاذِي

(۲) مَنْ دَقَّ الْجَرَسُ؟ دَقَّتْهُ اَنَا يَا سَيِّدِي
(۳) كَيْفَ دَقَّتْ قَبْلَ الْوَقْتِ؟ السَّاعَةُ مَتَاجِرَةٌ (يَا بَطِيئَةُ)

يَا سَيِّدِي قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَحْرَكُ هُوَ يَنْظُرُ اَنْهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسَارِ
قُلْ لِلنَّجَّارِ اَنْ بَدَقَّ مِسْمَارًا

فِيهَا (۵) مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ

(۷) يَا جَارِيَةُ رُدِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا
انْظُرْ يَا سَيِّدِي! الدَّوَاءَ مَدُونًا

جَيِّدًا كَالدَّقِيقِ

(۸) إِلَى أَيْنَ تَفِرُّونَ يَا أَوْلَادُ؟
نَحْنُ نَفِرُّ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

(۹) فَفِرُّوا وَلَا تَتَأَخَّرُوا
هَذَا هُوَ مَطْلُوبُنَا

(۱۰) يَا خَلِيلُ! عُدَّ أَوْرَاقَ هَذَا
قَدْ عَدَدْتُهَا فَهِيَ خَمْسُونَ وَرَقَةً

الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ

(۱۱) يَا خَلِيلُ! هَلْ لِيَرِّكَ الذَّهَبُ
وَاللَّهِ يَسِّرُنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ وَقْتُ

إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ إِلَى
الدَّرْسِ وَاللَّعِبِ وَقْتُ اللَّعِبِ

صَيِّدَانِ اللَّعِبِ؟

(۱۲) هَلْ يَسِّرُ أَخَاكَ الدَّرْسُ
يَا سَيِّدِي يَسِّرُهُ اللَّعِبُ أَكْثَرُ مِنْ

أَمِ اللَّعِبِ؟
مَا يَسِّرُهُ الدَّرْسُ

(۱۳) أَظُنُّ أَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْإِمْتِحَانِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ

الْمَاضِي
أَعَدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ

(۱۴) صَدَقَ مَنْ قَالَ "مَنْ جَدَّ وَجَدَّ"
وَقَالَ تَعَالَى "لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ

إِلَّا مَا سَعَى"

(۱۵) لَكِنِّي أَسْأَلُكَ هَلْ أَعَدَدْتُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ أَعَدُّ لَهُ وَأَرْجُو مِنْ

لَا مُتَحَانَ الْكَبِيرَ مُتَحَانَ رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِي ذَلِكَ
 الْآخِرَةِ؟
 (۱۵) وَاللَّهِ لَقَدْ سَرَّنِي كَلَامُكَ وَأَنَا سَرَرْتُ بِلِقَائِكَ يَا سَيِّدِي
 يَا خَلِيلُ

(۱۴) يَا سَلِيمُ! هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى عَمَلٍ دُرِّحِي عَلَيْهِ مِنْ نَضِيكَ لِيَتَكُونَ
 يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا جُورًا - قَالَ آه عَلَى الْخَيْرِ
 كَفَاءَ عَلَيْهِ

(۱۶) كُنْ مُطِيعًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ يَا عَمِّي دَلَّتْنِي عَلَى عَمَلٍ
 وَبَرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدًّا جَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ - فَجَزَاكَ اللَّهُ
 إِلَى خَلْقِ اللَّهِ تَكُنْ غَرِيزًا خَيْرَ الْجَزَاءِ
 عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ النَّاسِ

(۱۸) الْأَحْسَيْنِ بِالْبَرْدِ يَالِيلِي كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِي! إِنِّي
 فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ أَيَّامِ الْبَرْدِ لَمْ أَحْسِسْ بِالْبَرْدِ؟
 وَالشِّتَاءِ

(۱۹) إِنِّي أَرَاكَ مَلْبُوسَةً فِي لَيْشَقٍ عَلَيَّ يَا سَيِّدِي لِبَاسٍ

الْصَّوْفِ

لِبَاسِ الصَّيْفِ

(۲۰) لَا بَأْسَ بِهِ، الْبَيْتُ لِبَاسِ
الْصَّوْفِ فِي الشَّتَاءِ لِي لَا
أَحْسَنُ يَا سَيِّدِي! أَنَا مَسْرُورٌ
وَمَمْنُونٌ بِطَيِّبِ عَوَاطِفِكَ

يَمْسِكُ الْحُمَّى وَالزُّكَامُ

(۲۱) هَلْ تَمَرِّينَ جِنَانًا عَلَى
حَدِيقَةٍ وَتَنْظُرِينَ أَشْجَارَهَا
نَعَمْ أَكُنْتُ مَرُوتٌ بِالْبُسْتَانِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةَ حَسَنَاءَ
فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشَمَمْتُ
أَزْهَارَهَا

(۲۲) لَا تَهْزِي الْأَغْصَانَ وَلَا
تَطْمَعِي فِي الْأَثْمَارِ، فَإِنَّ
الطَّمْعَ يُذِلُّكَ
صَدَقْتَ يَا أَسْتَادِي! كَأَنَّكَ تَقُولُ
أُمِّي "عَزَّ مِنْ قَنَعَ وَذَلَّ مِنْ طَمَعٍ"

(۲۳) أَلَمْ تَعْلَمُوا يَا إِخْوَانِي أَنَّ
أَهْلَ الْهِنْدِ كَانُوا يَسْتَحْفُونَ
أَهْلَ مِصْرَ قَدْ اسْتَقْلَوْا مِنْهُ
وَيَسْتَقِلُّونَ أَنْفُسَهُمْ لَكِنِ الْيَوْمَ
زَمَانٌ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ
أَهْلُ الْهِنْدِ؟
تَنْبَهُوا قَلِيلًا، فَالْيَوْمَ يُؤْمَلُ
مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْأَمْسِ

(۲۴) قَدْ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيرٌ مِنْ
نَعَمْ لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَأَسْبَابُهَا

رُعماءِ اِجَلَّتْ رَاۤتِ الْهِنْدِ لَمَّا انْفَعَجَ اَبْدًا لِاِجَلَّتْ رَاۤتِ الْفَتْحِ
 قَدْ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ فِي اَفْرِيقِيَّةٍ وَاِيطَالِيَّةٍ وَفِي
 بِاَمْدَادِهَا الشَّمِئِنَةِ فِي حُصُولِ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِي اُورْبَا
 الْفَتْحِ

(۲۵) وَهَكَذَا اَكُلُ مَمْلَكَةً مِنْ مَمَالِكِ صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرِطَانِيَّةِ
 الْاِسْلَامَ مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى اَنْ تَرْضَى الَّذِيْنَ اَمَدُّوْهَا فِي
 اِمْدَادِ الْبَرِطَانِيَّةِ فِي حُصُولِ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ
 الْفَتْحِ بِالْاِحْسَانِ قُلُوبَ الْاَصْدِقَاءِ لَا
 يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْاَعْدَاءِ

(۲۶) تَرْجُو مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرِطَانِيَّةِ هَكَذَا اَطَقْتُ يَا سَيِّدِي، مَعَ ذَلِكَ
 اَنْهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهَذَا الْفَتْحِ لَا نَغْتَرُّ بِوَعْدِهِمْ، فَاِنَّ الْحُرِّيَّةَ
 وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْ اِعْطَاءِ لَا تُوهَبُ، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ
 الْهِنْدِ حَقَّهَا وَالْاِسْتِعْدَادِ

مِنْ الْقُرْآنِ

(۱) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲) يَا بُنَيَّ اِنَّ اِيْمَانَ
 بِاِيْمَانِ لَا تَقُصُّ رُؤْيَاكَ عَلَى اِخْوَتِكَ (۳) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
 الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ؟ (۴) وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا

الذَّارِعُ إِلَّا آيَاتًا مَّعْدُودَةً (۵) وَإِنْ يَمَسُّكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا
 كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمَسُّكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ (۶) قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ (۷) قُلْ
 لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ
 تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (۹) أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ
 اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۱۰) وَحَاجَّةٌ قَوْمُهُ
 قَالَ اتَّخَذُونِي [أَتَّخَذُونِي] فِي اللَّهِ (۱۱) قُلْ إِنْ أَمَرْتُ
 الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۱۲) وَهَنِي
 إِلَيْكَ بِجِزْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقُطُ عَلَيْكَ رُطْبًا جَنِيًّا (۱۳) تَعْرِ
 مِنْ تَشَاءُ وَتَدُلُّ مَنْ تَشَاءُ (۱۴) يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا
 قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَذَا كُمْ
 لِلْإِيمَانِ (۱۵) وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ
 الْحَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ
 لَا تَعْلَمُونَهُمْ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ (۱۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ مَالَكُمْ إِذَا
 قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَثَأَقْلَقْتُمْ أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ
 الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ؟

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟ ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی

(۲) کس نے [اُسے] بجایا؟ شاید حامد نے بجائی

(۳) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوکر جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ

کیل سے پھٹ جائیگا

(۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا؟ شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے

ہے؟

(۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے! جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں

(۶) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی؟ چھوڑے جناب! ہم مدرسہ کی طرف

دوڑ رہے ہیں

ہو؟

(۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟ جناب! گھنٹی بج گئی

(۸) تو بھاگو دیر مت کرو یہی تو ہمارا مطلب ہے۔

ۛۛۛ

(۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خطانے والہ! میں اپنے والد کے خط سے

مسرور نہیں کیا؟ بہت ہی خوش ہوا

(۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا

کا پتہ دینگے جس سے [یہ] پتہ دو گنا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد

میرے لئے عربی سمجھنا آسان
دیگی ہو جائے

(۱۱) رشید! کیا تمہیں سرودی محسوس
جناب مجھے سرودی محسوس ہوتی ہے

نہیں ہوتی؟
(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے
جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس
پھاڑا؟
شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا

(۱۳) کیا تمہارے استاد تمہیں تاریخی
جی ہاں اودہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی
قصہ سناتے ہیں؟
قصہ سناتے ہیں



سوالات نمبر ۱۴

قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے:

دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلُّ،

دُلُّوا، يَدُلُّانِ، لَمْ يَدُلُّ

دَالٌّ، آدُلُّ، آدُلُّ، مُمَادُّ

إِذْ كَرَّ، مُظَلَّهَرٌّ، إِذْ خَلَّ

(۸) ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی

مزید کے کون کون سے ابواب

سے مضاعف نہیں آتا

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکد

کی گردان کرو

(۱۰) مشتق نمبر ۲۹ میں مضاعف

کی قسم کے افعال چُن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی

وَسُخِّي كِرُوْا

تَقْصُ عَلَيَّ أُمِّي تَقْصَا عَجِيْبَةً

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور

فَكِّ ادغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ

پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا

جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغہ

واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز

ہیں؟

(۶) ماضی و مضارع و امر کے

کون کون سے صیغوں میں

ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچاننا اور بتاؤ

کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس

(۱۲) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:-

یا اولاد! قد دق جرس المدرسة ففرّوا اليها ولا
تتأخروا عن الوقت - واجتهدوا في تحصيل الفلاح
واستعدّوا للنجاح - ولا تكسلوا، اما سمعتم؟
”عزّ من جدّ وذلّ من كسل“

الدَّرْسُ الثَّلَاثُونَ

الْمُعْتَلُّ

۱- معتل کی تعریف اور اس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتلائے جاتے ہیں

۲- فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوی اوری ہو تو مثال یا ثی کہتے ہیں:

۳- ذیل کے جملوں میں مثال واوی کے تغیرات میں غور کرو

ماضی	مضارع	امر
(۱) وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهُ	هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهُ	زِنْ خَاتَمَكَ
(۲) وَجَلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهَرَّةِ	هُوَ يَوْجَلُ مِنَ الْهَرَّةِ	اِيْجَلْ مِنَ الدِّبِ

ماضی	مضارع	امر
(۳) وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ	ضَعْ كِتَابَكَ
(۴) اتَّصَلَ الْحَدِيثُ بِالْبَيْتِ	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْحَدِيثِ	اتَّصِلْ يَا خَوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔ اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدہ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اوْتُصَلَ (ردزن اُتَّعَلَ)

سے اتَّصَلَ بن جاتا ہے اس لئے یہ بھی مثال واوی ہے اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع یَوْزُنُ اور امر یَزِنُ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہئے تھا یَوْزِنُ اور اَوْزِنُ پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین

کلمہ مکسور ہے اور یُوَجَلُّ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے اس لئے یُوَزِنُّ سے یَزِنُّ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لئے یَزِنُّ کا امر یَزِّنْ ہی ہو سکتا ہے (دیکھو درس ۲۱- تنبیہ ۱)۔

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلُّ میں واو کی جگہ ی دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدہ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ی سے بدل دیا گیا ہے

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہئے پھر جبکہ یُوَجَلُّ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیونکر حذف ہوا اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یُوَجَلُّ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں ع حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یَوْضَعُ میں جو

يَضَعُ کا مجھول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اَوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِئْجَلَ کی طرح اس میں بھی واو کو ی سے بدل کر اِئْتَصَلَ بنا دیا جاتا۔ مگر باب اِنْفَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کر تا ہے اِنْفَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے دیکھو قاعدہ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲ میں لکھے گئے)
قاعدہ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: يُوْزِنُ سے يَزِنُ، زِنُ +

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: يَوْضَعُ سے يَضَعُ، ضَعُ +

تنبیہ ۱۔ گر وَذَرَ، يَذَرُ، ذَرِیْنِ واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے +

تنبیہ ۲۔ حذف کیا ہوا اور مضارع مجھول میں کوٹ آتا ہے : یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجھول ہوگا یُوزَنُ اور یُوضَعُ
 تنبیہ ۳۔ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے
 کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے
 مگر آخر میں دُبِّرَھا دینا پڑتا ہے : وَزَنُ سے زَنَهُ ، وَهَبُ
 سے هَبَهُ (عطا کرنا) ؛

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرف صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک
 کی صرف کبیر تم خود بنا سکتے ہو ؛

تَصْرِيفُ مِثَالِ الْوَاوِيِّ مِنَ الثَّلَاثِي الْمَجْرِيِّ

وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زَنَ	وَاَزَنُ	مَوْزُونٌ	وَزْنٌ يَأْزِنُهُ
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعُ	وَاَضَعُ	مَوْضُوعٌ	رَضَعُ لَهُ
وَجَلَ (س)	يُوجَلُ	اِيَجَلُ	وَاِجَلٌ	مَوْجُولٌ	وَجَلٌ لَهُ
وَسَمَ (ك)	يُوسَمُ	اُوسَمُ	وَسِيمٌ		وَسَامَةٌ لَهُ
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثُ	وَارِثٌ	مُورِثٌ	وَرِثٌ لَهُ

مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

اَوْصَلَ	يُوصِلُ	اَوْصِلُ	مُوصِلٌ	مُوصَلٌ	اِیْصَالٌ لَهُ
----------	---------	----------	---------	---------	----------------

لے تولنا ؛ لے رکھنا ؛ لے ڈرنا ؛ لے خوبصورت ہونا ؛ لے وارث ہونا ؛ لے پہنچانا ؛ لے بلادینا

۲۔ وَصَلَ	يُوصِلُ	وَصِلَ	مُوصِلٌ	مَوْصَلٌ	تَوْصِيلٌ
۳۔ وَاصِلٌ	يُوَاصِلُ	وَاصِلٌ	مُوَاصِلٌ	مَوْاصِلٌ	مَوَاصِلَةٌ
۴۔ تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلَ	مَتَوَصَّلٌ	مَتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ
۵۔ تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلَ	مَتَوَاصِلٌ	مَتَوَاصِلٌ	تَوَاصُّلٌ
۶۔ اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصَلَ	مِتَّصِلٌ	مِتَّصِلٌ	اِتِّصَالٌ
۸۔ اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصَلَ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصِلٌ	اِسْتِصْصَالٌ

تنبیہ ۳۔ دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱)، اد۔ (۱۰) کے مصدر
 میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۳) واو کو ی سے بدلا گیا ہے۔ اور باب
 اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو ت سے بدلا گیا ہے۔ باقی
 کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے +

تنبیہ ۴۔ یَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو
 لَیْزِنَنَّ، لَیْزِنَانِ، لَیْزِنَنَّ الخ اور یَزِنُ میں نون
 تاکید لگائیں تو یَزِنَنَّ، یَزِنَانِ، یَزِنَنَّ، یَزِنَانِ
 یَزِنَانِ پڑھینگے +

لہ جڑنا + لہ باہم لہنا + لہ لہنا + لہ باہم لہنا + لہ لہنا + لہ در صل
 اِسْتَوْصَلَ وصال چاہنا۔ اس کا مادہ وَصَلَ ہے۔ ایک اِسْتِصْصَال (در صل
 اِسْتِصْصَال) مہموز الفاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں "جڑ سے اکھیر دینا" اس کا مادہ اَصَلَ (جڑ) ہے

اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ ہموزہ قائم رکھ سکتے ہیں +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸

وَزَرَدَ (يَزُرُ) بوجہ اٹھانا	افْهَمَ (۱) فْهَمَ (۲) سمجھانا
وَصَفَّ (يَصِفُ لَهُ) بیان کرنا	تَوَكَّلَ (۳) عَلَیْهِ سونپ دینا بھروسہ
وَصَلَ (يَصِلُ إِلَيْهِ) پہنچنا (یہ) ملنا	خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا
وَقَفَّ (يَقِفُ) ٹھہرنا۔ واقف ہونا	فَضَّلَ (يُضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا
وَلَدَ (يَلِدُ) جنمنا	عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا
وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا	كَثُرَ (۲) زیادہ کرنا
يَتَسَّ (يَتَسَّسُ) نا اُمید ہونا	صَاطَلَ (۳) ٹالنا۔ دیر لگانا
يَقِظُ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا	وَثِقَ (يَثْقِيهِ) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا
أَيْقَظَ (يُوقِظُ) جگانا۔ بیدار کرنا	وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا استعمال نہیں ہے)
يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا	وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا۔ کرنے دینا
میسر ہونا	(اس کا اردع بہت مستعمل ہے)

أَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید

(اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئیگی)

دَيَّارُ مکان میں رہنے والا

رَوْحُ رحمت، مدد

أُخْرَى دوسری (جِ اُخْرُ)

آذَى تکلیف

أَعْلَى (جِ اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر

أُورْبَا یورپ

مَائِدَةٌ (ج مَوَائِدُ) میز۔ دسترخوان

مَرَّةً (ج مِرَارًا) ایک بار

مِثْقَالٌ (ج مِثَاقِيلُ) وزن ۴۴۰ ماشہ

مُسْتَقِيمٌ سیدھا

وِزْرٌ (ج أَوْزَارٌ) بوجھ۔ گناہ

سَوَادٌ (ج أَسَاوِرُ) کنگن

حَمْدٌ بے نیاز۔ جس کے سب محتاج ہوں

فَاجِرٌ (ج فُجَّارٌ) بدکار

قِسْطًا سُرارو

كُفَّارٌ بڑا ناشکرا۔ بڑا کافر

مشق نمبر ۳

هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ! لَوْ يَأْسِدُنِي بَلْ أَرِنَهُ الْيَوْمَ

لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوزَنُ - دَعْنِي أَرِنَهُ

(۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ! لَوْ يَأْسِدُنِي بَلْ أَرِنَهُ الْيَوْمَ

(۲) زِنَهُ الْآنَ بِذَلِكَ الْمِيزَانِ

فِي الْبَيْتِ

طَيِّبٌ؟ فَأَفْعَلُ هَكَذَا

(۳) ضَعِ الْخَاتَمَ فِي كِفَّةٍ وَالْوَزْنَ

فِي كِفَّةٍ أُخْرَى

إِنَّمَا وَزَنَهُ مِثْقَالَانِ

(۴) مَا هُوَ وَزَنُ الْخَاتَمِ

أَحْسَنُ يَا سَيِّدِي! قَدْ قَرَأْتُ فِي

(۵) اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ

الْقُرْآنَ زِنُوهُ بِالْقِسْطِ

شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تَحْسِرُوا

الْمُسْتَقِيمِ

فِي الْمِيزَانِ



سَاهَبَ لَكَ كِتَابِي هَذَا إِنْ تَقِفْ

(۶) هَلْ تَهَبُ لِي كِتَابَكَ هَذَا

يَا عَيْتِي؟ فَإِنِّي أَحَدُهُ كِتَابًا عِنْدَ نَاشِرِ الْأَفْهَمِكَ مَطَالِبَةً
نَافِعًا

(۷) نَعَمْ إِسَاقِفْ عِنْدَكُمْ يَا عَيْتِي فَخُذْ يَا وَلَدِي هَذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ
(۸) هَلْ يَتَيَسَّرُ لِي فَهْمُ هَذَا اجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
الْكِتَابُ؟

(۹) مَالِي مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا خَلِيلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادٍ
يَا صَدِيقِي؟ قَتَشْتُ عَنْكَ مِصْرًا وَأُورَشَلِيمًا
مِرَارًا وَلَمْ أَجِدْكَ
(۱۰) أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيقِي وَصَلْتُ إِلَى بَيْتِي بِالْأَمْسِ فَقَطَّ
مَتَى جِئْتَ هَهُنَا؟

(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِي مَا رَأَيْتَ مِنْ كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى
الْعَجَائِبِ؟
الَّذِي كَانَ

(۱۲) هَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَصِفَ لِي لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ - لِأَنِّي الْيَوْمَ
أَحْوَالِ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ مَشْغُولٌ
فَأَحْضُرُ عِنْدَكَ؟

(۱۳) أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تَمَاطِلُنِي؟ لَا تَيَأْسُ يَا أَخِي! لَا أَصْفُرُ لَكَ

تِلْكَ الْأَحْوَالُ الَّتِي جَاءَتْ غَدًا
بِإِنْ شَاءَ اللَّهُ

(۱۴) اَلَمْ يَصِلْ اِلَيْكَ مَكْتُوبٌ مَا وَصَلَ اِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ لَا مِنْ
مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدُنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدُنْ

(۱۵) هَلْ تَقْضُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ لَا يَتَيَسَّرُ لِي اَنْ اَتَقَطَّ فِي
الصَّبَاحِ يَا خَالِدُ؟

(۱۶) فَمَنْ اَيَقْظُكَ الْيَوْمَ؟ الْيَوْمَ اَيَقْظُنِي اُخِي فَاسَيَقْظُ
(۱۷) دَعْنِي اَنَا اَوْ قِظْكَ وَقْتُ هَذَا مِنْ فَضْلِكَ لَنْ اَيَقْظُنِي

الصَّلَاةُ لَتَكُونَنَّ مُشْكُورًا وَلَا كُوفَرًا مَنُونًا
(۱۸) لَا اَمِنْ عَلَيْكَ - بَلْ يَحِبُّ كَثَرُ اللَّهِ خَيْرَكَ - وَاللَّهُ عَرَفَكَ

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يُعَاوَنَ الْيَوْمَ اَنْتَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ
اَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ

(۱۹) صَدَقَ اللَّهُ ظَنُّكَ وَجَعَلَنِي اَمِينِ اَمِينِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
وَاَيَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الصَّادِقِينَ

مِنْ الْقُرْآنِ

(۱) اللَّهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (۲) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرًا أُخْرَى (۳) دَعَاذِلَهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ (۴) رَبِّ

لہ ان پر لام تاکید بڑھا کر لیٹن لھا کرتے ہیں (دیکھو درس ۲ تنبیہ ۳) *

هَبْ لِي وَلِيًّا يَرْتُدِّي وَيَرِثُ آلَ يَعْقُوبَ (۵) وَقَالَ نُوحٌ
 رَبِّ لَا تَذَرْنِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا - إِنَّكَ إِن تَذَرْنِي
 يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۶) وَذُرُّوا ظَاهِرَ
 الْأَنْثَمِ وَبَاطِنَهُ (۷) لَا تَيْسُؤُوا اس كُولا تَأْيِسُوا بِي لَكْتِه مِي [مِنْ
 رُوحِ اللَّهِ - إِنَّهُ لَا يَيْسُ اس كُولا يَأْيِسُ بِي لَكْتِه مِي] [مِنْ رُوحِ
 اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمَ الْكَافِرُونَ (۸) لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ
 إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ +

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

زُتُوا بِالْقِسْطِ اِيْلِ الْمُسْتَقِيْمِ

تحلیل صرفی اس طرح :-

(زُتُوا) فعل امر حاضر متعدی، صیغہ جمع مذکر مخاطب

اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم
 مثال واوی ہے۔ اصل میں اُوْزُتُوا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع يَزِنُ
 سے حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر
 سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ يَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت
 مضارع حذف کرنے کے بعد يَزِنُ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو

سبق ۲۱ تنبیہ ۱) +

(ذ) حرف جَار (الْقِسْطَاسِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، جامد، معرب،

(الْمُسْتَقِيمِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، مشتق

اسم فاعل ہے اِسْتَقَامَ [سیدھا ہونا] سے، معرب،
تحلیل نحوی اس طرح

(يُرَوُّوا) فعل امر، متعدی اس میں (واو) ضمیر مرفوع

متصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُونًا) مقدّر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے کیونکہ فعل متعدی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیے اس لئے جب مفعول نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول مانا جاتا ہے۔

(ذ) حرف جَار (الْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے

(الْمُسْتَقِيمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جَار

مجرور ل کر متعلق فعل، فعل، فاعل، مفعول اور متعلق سے

ل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر

یا نہی ہوا ہے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (محموز، مضاعف

اور مثال واوی کے قسم کے، الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو:-

مُرِّ مَرِيٍّ، سَامُرٍّ، كَلَّا، شَتُّمًا، سَلِّ، ثِقُّ، لَا تَتَّخِذْ
 زَيْنَ، نِيرَنِي، ضَعُوءًا، هَبِّ، عُدِّي، دُلَّ، أَدُلَّ، لَا تَهْزُوا،
 يَسْرُ، أَحِبُّ، تُحِبُّ، تَوَكَّلْ، تَفَرُّونَ
 لِیَ یَا أَبَتِ سَاعَةً..... هَذَا الشَّيْخُ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟
 خَاتَمَكَ..... سِوَارَكَ یَا لَطِيفَةً..... عُدُّوكَ وَلِيًّا.....
 بِنْتِكَ بِالصَّلَاةِ..... هُنَّ بِالصَّلَاةِ..... هَلْ كَ
 عَلَى بَيْتِ الْوَزِيرِ نَعَمْ نِي عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ.....
 كُتِبَكُمْ عَلَى الطَّوَالَةِ..... إِلَى أَيْنَ يَا أَوْلَادُ؟ أَغْصَانِ
 الْأَشْجَارِ يَا أَوْلَادُ..... أَوْرَاقُ الْكِتَابِ يَا مَرِيْمُ..... هَلْ
 لَكَ اللَّعِبُ أَمْ التَّعَلُّمُ؟ فِي اللَّعِبِ وَالتَّعَلُّمِ كِلَاهُمَا.....
 هَلْ اللَّعِبُ أَمْ التَّعَلُّمُ؟ اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّمُ كِلَاهُمَا.....
 بِاللَّهِ وَ..... عَلَيْهِ..... اجْلِسَا انْتَمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ.....
 مِنَ الطَّعَامِ مَا.....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ابا جان [یا ابَت] کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گٹھی عطا فرمائیں گے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے [یا بُنَّی] میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گٹھی دوں گا۔
---	---

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے

پاتے ہیں؟

(۳) کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟ نہیں آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں

نہیں پائی جاتی

(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن

ہاں! میں نے اپنا کنگن تو لا تو اسے

بیش مشال پایا

تو لیا ہے؟

(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے

(۶) میرا خط لکھیں ملا؟

(۷) کیا تم ہمارے ہاں مٹی میں ٹھیکو گے؟

ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس

ٹھہریں گے

(۸) میں پارساں آپ کے ہاں دہلی میں

ٹھہرا تھا

(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال

ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟

(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟

(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے

دیکھئے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی

میں رکھ دو۔

کتاب صندوق میں رکھ دوں

(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟

ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں
آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد
نے مجھے جگا دیا

(۱۳) آج تمہیں کس نے جگایا؟

الدَّرْسُ الْحَادِيثُ وَالْثَّانِي

الْفِعْلُ الْأَجَوْفُ

الْأَجَوْفُ الْيَائِي

الْأَجَوْفُ الْوَارِي

الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ
قَالَ	يَقُولُ		بَاعَ	يَبِيعُ	
قَالَا	يَقُولَانِ		بَاعَا	يَبِيعَانِ	
قَالُوا	يَقُولُونَ		بَاعُوا	يَبِيعُونَ	
قَالَتْ	تَقُولُ		بَاعَتْ	تَبِيعُ	
قَالَتَا	تَقُولَانِ		بَاعَتَا	تَبِيعَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		بِعْنَ	يَبِيعْنَ	
قُلْتَ	تَقُولُ	قُلْ	بِعَتْ	تَبِيعُ	بِعْ
قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	قُولَا	بِعْتُمَا	يَبِيعَانِ	بِيعَا

تھیں معلوم ہے کہ اسے حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ
قُلْتُمْ	تَقُولُونَ	قُولُوا	بِعْتُمْ	تَبِيعُونَ	بِيعُوا
قُلْتَ	تَقُولِينَ	قُولِي	بِعْتِ	تَبِيعِينَ	بِيعِي
قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	قُولَا	بِعْتُمَا	تَبِيعَانِ	بِيعَا
قُلْتُنَّ	تَقُولْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِيعْنَ	بِيعْنَ
قُلْتُ	أَقُولُ		بِعْتُ	أَبِيعُ	
قُلْنَا	نَقُولُ		بِعْنَا	نَبِيعُ	

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیر ہوا ہے اور کیسا تغیر ہوا ہے ؟
 اول سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیر سے بچا ہو۔

پہلا تغیر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئیگا کہ واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۲) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیر نظر آئیگا (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علت گرا دیا گیا ہے جیسے ماضی میں قُلْنَ اور یَعْنَنَّ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح یَبْعَنَّ اور تَبْعَنَّ میں ی گرا دی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آ رہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ اس سے تحلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تحلیل کے ۱۳ قاعدے درس ۲۷ میں اور دو قاعدے درس ۳ میں لکھے گئے ہیں قاعدہ تحلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیان فی حرف علت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، یَقُلْنَ، یَعْنَنَّ، یَبْعَنَّ، قُلْ، لَمْ یَقُلْ + ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے یَعْنَنَّ بن گیا؟ بظاہر قُلْنَ اور یَعْنَنَّ ہونا چاہئے تھا بیشک ہے تو خلاف قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے:-

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین
یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے
ف کلمہ کو ضمہ پڑھا جائے اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ
پڑھا جائے: قَالَ (= قَوْل) سے قُلْنَ، طَالَ (= طَوْل) سے طُلْنَ، خَافَ
(= خَوْف) سے خِفْنَ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہئے
بَاعَ (= بَيْع) بِعْنَ +

تنبیہ ۱۔ یہ صیغے ماضی مجھول میں بھی معروف کی طرح
قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گروہوں میں تقسیم کیا
نظر آئیگے۔ ماضی معروف میں ماضی مجھول میں اور امر
حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہونگے یعنی ماضی معروف
ہوں تو اصل میں قَوْلُنْ، خَوْفُنْ اور بَيْعُنْ ہونگے ماضی
مجھول میں تو اصل میں قُولُنْ، خُوفُنْ اور بُيْعُنْ ہونگے
اور امر میں تو اصل میں اَقُولُنْ، اِخُوفُنْ اور اُبْيِعُنْ سمجھنا
چاہئے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لئے جاتے ہیں +

۴۔ قَالَ سے ماضی مجھول کی گردان: قِيلَ، قِيلَا، قِيلُوا،
قِيلَتْ، قِيلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہوگی اور خَافَ سے خِيفَ، خِيفَا

خَيْفُوا الخ اور بَاعَ سے بَيْعٌ، بَيْعَا الخ

۵۔ يَقُولُ سے مضارع مجہول: يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُسَالُونَ

تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقْلَنَ الخ۔ يَخَافُ سے يُخَافُ، يُخَافَانِ،

يُخَافُونَ، يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَفْنَ الخ۔ يَبِيعُ سے يُبَاعُ،

يُبَاعَانِ، يُبَاعُونَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، يُبَعْنَ الخ

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُولَا، لَمْ يَقُولُوا،

لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُولَا، لَمْ يَقْلَنَّ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُولَا، لَمْ تَقُولُوا،

لَمْ تَقُولِي، لَمْ تَقُولَا، لَمْ تَقْلَنَّ، لَمْ أَقُلْ، لَمْ نَقُلْ +

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (در اصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ

(در اصل بَائِغٌ) +

۸۔ اسم مفعول: مَقُولٌ (در اصل مَقْوُولٌ) مَبِيعٌ (در اصل مَبْيُوعٌ)

مَخَوْفٌ (در اصل مَخْوُوفٌ) +

تنبیہ ۳۔ باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو

دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں +

۔ ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے

صرف کبیر تم بنا لو۔

الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	اسْمُ الْفَاعِلِ	اسْمُ الْمَفْعُولِ	الْمَصْدَرُ
۱۔ اَدَارَ	يُدِيرُ	اَدِرْ	مُدِيرٌ	مُدَارٌ	اِدَارَةٌ
۲۔ دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيرٌ
۳۔ دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مَدَاوِرَةٌ
۴۔ تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مَتَدَوِّرٌ	مَتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ
۵۔ تَدَاوَّرَ	يَتَدَاوِرُ	تَدَاوِّرْ	مَتَدَاوِرٌ	مَتَدَاوَرٌ	تَدَاوُّرٌ
۶۔ اِنْقَادَ	يُنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ
۷۔ اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ
۸۔ اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوَدْ	مُسْوَدٌ	مُسْوَدٌ	اِسْوَدَادٌ
۹۔ اِسْوَادَّ	يَسْوَادُّ	اِسْوَادِ	مُسْوَادٌ	مُسْوَادٌ	اِسْوِيْدَادٌ
۱۰۔ اِسْتَدَارَ	يَسْتَدِيرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ

تنبیہ ۴۔ باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوْدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوْدٌ ہوگا۔

۱۔ پھرنا۔ انتظام کرنا ۲۔ گول بنانا ۳۔ کسی کے ساتھ چکر کھانا ۴۔ گول ہونا ۵۔ کسی کے ساتھ گول گول پھرنا ۶۔ مطیع ہونا ۷۔ مطیع ہونا ۸۔ سیاہ ہونا ۹۔ سیاہ ہونا ۱۰۔ گول ہونا۔

تنبیہ ۵۔ دیکھو اَدَّاسَرَ کا مصدر اِدَّاسَرَ اور اِسْتَدَّاسَرَ
 کا اِسْتَدَّاسَرَ آیا ہے جو اصل میں اِدَّوَّاسَرَ بروزن اِفْعَالُ
 اور اِسْتَدَّوَّاسَرَ بروزن اِسْتِفْعَالُ ہے۔ اجوف سے
 باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے
 اَفَادَ سے اِفَادَةُ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةُ +

تنبیہ ۶۔ اجوف یا ئی کی گردنیں بظاہر واوی کی طرح
 ہونگی۔ اصل میں فرق ہوگا: اَغَارُ (اَعْيِي)، اِسْتَخَارُ (اِسْتَحْيِي)
 سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں واوی لکھی
 ہے اس سے اجوف واوی اور یا ئی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو)

ہدایات نمبر ۵ +

اَفَادَ (۱۔ ی) فائدہ دینا۔ اطلاع دینا	اَرَادَ (۱۔ و) ارادہ کرنا۔ چاہنا
(۱۰) فائدہ لینا	اَضَاعَ (۱۔ ی) ضائع کرنا
اَعَانَ (۱۱) مدد کرنا (۱۔ و) مدد چاہنا	اَطَاعَ (۱۔ و) اطاعت کرنا (۱۰) کر سکا
بَاتَ (ض۔ ی) رات گزارنا	طَاقَتَ رکھنا
جَالَ (ن۔ و) تلک و دو کرنا	اَطَالَ (۱۰) دراز کرنا
مَالَ (ض۔ ی) کسی کی طرف مائل ہونا۔ [عَنْهُ] کسی کی طرف متنبہ پھیر لینا	اَصَابَ (۱۰) مصیبت آنا۔ لگ جانا بد قسمت چھنا یا کرنا

خَانَ (ن-و) خیانت کرنا

شَاءَ (ف-ی) چاہنا

شَاعَ (ض-ی) شائع ہونا (۱) شائع کرنا

شَافَ (ن-و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور

اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں

اَنْظُرْ کی جگہ شَفَّ عام طور پر

بولا جاتا ہے)

شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا

صَلَحَ (ك) سُدھرنا (۱) سُدھارنا

صَانَ (ن-و) بچانا

عَادَ (ن-و) لوٹنا (۱) لوٹانا۔ دُہرانا

فَانَ (ن-و) [یہ] حائل کر لینا۔ کامیاب ہونا

فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا

(۱) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا

قَامَ (ن-و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا

(۱) قیام کرنا۔ ٹھہرنا (۱۰) ثابت

قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا

نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا

نَالَ (س-ی) پانا۔ حاصل کرنا

نَاوَلَ (۳-و) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا

نَامَ (س-و) سونا

حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے

۳۰

سَحَرَّ بِحَرَارَةٍ گرمی

حَسَنَةُ نیکی

حَصَانٌ گھوڑا (خاص نر کے لئے)

الدَّارُ الْآخِرَةُ دوسری دُنیا

ذُو بَالٍ اہمیت والا

اَللّٰہُ آگہ۔ ہتھیار

اُولُو الْأَمْرِ (اُولُو جَمْع ہے دُوکِ)

حکومت والے (اُولِی الْأَمْرِ)

حالتِ نصبی و بتری میں)

بَقَاءُ زندگی

سَلْطَةُ غَلَبِ حُكُومَتِ

کَذِبُ جھوٹ۔ جھوٹی بات

عَرَضُ آبرو

مُنِيَّةٌ (بد مَنی) آرزو

عُسْرُ سختی۔ تنگی

مُقْيَاسُ اندازہ کرنے کا آلہ

کَافُوسُ گلاس۔ پیالہ

يُسْرُ آسانی۔ فراغت

مشق نمبر ۳

(۱) مَتَى جِئْتَ هَهُنَا؟ (۲) حَيْثُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) حَتَّى بِأَخِيكَ
 فَإِنِّي مُشْتَاتٌ إِلَى رُؤْيَيْتِهِ (۴) جِئْنَاكَ أَمْسٍ بِهِ وَلَمْ نَجِدْكَ
 (۵) يَا أَحْمَدُ هَلْ سَفَّتَ هَذَا الْكِتَابَ (۶) لَا! مَا سَفَّتُهُ
 سَأَشُوفُهُ الْيَوْمَ (۷) شَفَّ وَاقْرَأْ وَرُدِّهِ عَلَيَّ غَدًا (۸) هَلْ
 بَعَثَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟ (۹) لَمْ أَبْعَهُ وَلَكِنْ أَبَيْعَهُ (۱۰) هَلْ
 تُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ؟ (۱۱) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتَفْلِحُ
 فِي مُرَادِكَ؟ (۱۲) أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُولُ (۱۳) فِي
 الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ (۱۴) أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيمَةً (۱۵) مَنْ
 جَالَ نَالَ (۱۶) مَا نَدِمَ مَنْ اسْتَحَارَ (۱۷) هَذِهِ آلَةٌ يُقَاسُ بِهَا
 دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا مُقْيَاسُ الْحَرَارَةِ (۱۸) نَمَّا أَوَّلُ
 اللَّيْلِ وَتَيَقَّظُ أَوَّلُ الصَّبَاحِ (۱۹) لَا تَتَمَبَّعِدَ الْعَصْرَ (۲۰) أُرِيدُ
 أَنْ أَقِيمَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا نَحْوَ سَنَةٍ (۲۱) هَذَا الرَّجُلُ مَدِيرُ الْجَرِيدَةِ

(۲۲) اِخْوَانِي! اِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ سُلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ فَاتَّحِدُوا
وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ لِيَسْتَخْلِفَكُمْ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ
نَصِيحَةً مِّنَ الْوَالِدِ لَوْلَدِهِ

(۲۳) أَيُّهَا الْوَلَدُ الْبَتِّيبُ! اٰمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمَّ وَاطِيعُهُ فِي
جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ فِي سَبِيلِهِ وَاسْتَعِزْهُ
عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِزْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ
وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، اِنْ صُدَّتْهُ صَانِكَ وَإِنْ خُنَتْهُ خَانَكَ، وَدُمَّ
مَا بِلَا إِلَى الْعُلُومِ النَّافِعَةِ وَكُنْ مَا بِلَا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ لَتَقُوْرَ
الْمُنَى وَتَنَالَ الْعُلَى، أَطَالَ اللَّهُ بَقَاءَكَ لِعِطَاعَتِهِ وَخِدْمَتِهِ عِبَادِهِ
وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ اِنْ قِيلَتْ نَصِيحَتِي ۖ وَالنُّصْحُ أَوْلَى مَا يَبِاعُ وَيُوْهَبُ
مِنَ الْقُلُوبِ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) قُلْنَا
يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (۳) قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ
مَا هَذَا بَشَرًا (۴) قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
(۵) وَإِذْ أُقِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا كُنَّا مَصْلُوحُونَ
(۶) قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ (۷) وَلَا تَقُولُوا
لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَكِنْ

لَا تَشْعُرُونَ (۸) يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
 (۹) إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْحَسِنِينَ (۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى
 تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (۱۱) آتِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ
 الْمُسْرِكِينَ (۱۲) أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ
 مِنْكُمْ (۱۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ
 (۱۴) إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ (۱۵) لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ
 الْأَعْلَى (۱۶) إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفَ
 عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ÷

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) اگر تو تگ و دو کریگا تو کامیاب ہوگا (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے
- (۳) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق
- [سچی بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمہیں کہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں
- آئیگا (۶) اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ
- لوں (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے
- (۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد
- نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان
- کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ

رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۱۲) نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال ضائع ہو جائے (۱۴) تو اپنی اس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جاہلوں کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علماء سے رائے طلب کی *
 ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو
 بَاغٌ ، دُورٌ ، جَاءَنِي ، تَشِيْعٌ ، قُمْتُ ، بِنَا ، فَاسْتَحْزَنُ
 دَوَّرْتُ ، لَا أَقُولُ ، أَعَادْتُ

... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِي حَيْدَرِ ابَادٍ + ... إِلَّا الْحَقُّ
 مِنْ آيِنَ ... هَذِهِ الْجَرِيدَةُ + إِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا ذَا بَالٍ
 ... بِاللَّهِ + ... مَكْتُوبٌ مِنْ أُمِّي فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ +
 جَاءَنِي الْأُسْتَاذُ ذُفْرٌ ... احْتِرَامًا لَهُ + ... سُؤَالَهَا لِأَقْنَمِ
 مَا تَقُولُ + ... أَخِي حَصَانًا أَحْمَرَ اللَّوْنِ + ... أُخِي
 الدَّوَامَةُ فَذَرْتُ سَرِيْعًا + ... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ +

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو
لَا تَبِيعُ حِصَانَكَ الْاَبْيَضُ

تحلیل صرفی :

(لَا تَبِيعُ) فعل نفی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از
قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کر دی گئی،
مبنی ہے جزم پر، متعدی،

(حِصَان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد،
(كَ) اسم ضمیر مجرور متصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی

ہے فتحہ پر

(الْاَبْيَضُ) اسم صفت، معرف باللام، واحد مذکر معرب

مشتق +

تحلیل نحوی :

(لَا تَبِيعُ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِرِ یعنی پوشیدہ
ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نفی حالت جزمی میں ہے اور
اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائیگا، (حِصَان) مفعول ہے اس
لئے منصوب ہے، (كَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالت جزمی
میں سمجھا جاتا ہے۔ (الْاَبْيَضُ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب

ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مگر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
کیونکہ امر اور فہمی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے +

الدَّرْسُ الثَّانِي والثَّلَاثُونَ

الفعل الناقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ گردانیں دیکھو:-

تَصْرِيفُ لِفَعْلٍ مَاضِيٍّ مِّنَ النَّاقِصِ

الواوِيَّ	اليائيَّ	الواوِيَّ	اليائيَّ	الواوِيَّ	اليائيَّ
دَعَا (ن)	رَمَى (ض)	سَرَوَا (ك)	لَقِيَ (س)	ارْتَضَى (ع)	التَّقَى (ع)
دَعَوَا	رَمَيَا	سَرَوْا	لَقِيَا	ارْتَضَيَا	التَّقَيَا
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرَوْا	لَقُوا	ارْتَضَوْا	التَّقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرَوَتْ	لَقِيَتْ	ارْتَضَتْ	التَّقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرَوَتَا	لَقِيَتَا	ارْتَضَتَا	التَّقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	سَرَوْنَ	لَقَيْنَ	ارْتَضَيْنَ	التَّقَيْنَ
دَعَوَتْ	رَمَيْتِ	سَرَوَتْ	لَقِيَتْ	ارْتَضَيْتِ	التَّقَيْتِ
دَعَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	سَرَوْتُمَا	لَقَيْتُمَا	ارْتَضَيْتُمَا	التَّقَيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَيْتُمْ	سَرَوْتُمْ	لَقَيْتُمْ	ارْتَضَيْتُمْ	التَّقَيْتُمْ

لہ اس نے لایا + لہ اس نے پینا + لہ دو تر لب ہوا + لہ سنے ملاقات کی + لہ اس پسند کیا + لہ اسنے سامنے ہوا +

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کر لو: دَعَوْتُ، دَعَوْتُمَا،
دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔ اسی طرح دوسری گردانیں کر لو +

تنبیہ ۱۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین
یائی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔
اِمْرَاضِی اصل میں اِمْرَاضِی ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص
واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے +

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف
غائب کے چار صیغوں یعنی واحد و جمع مذکر اور واحد مؤنث و
تثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے +

مگر سَرَقَ اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر
غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے :-

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۃ تعلیل

نمبر (۱) واو ادوری کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَا سے دَعَا،
سَرَحَ سے سَرَحَ وغیرہ +

تنبیہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں

تو ثلاثی مجرد میں اے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے:

دَعَا۔ عَفَا۔ اور مزید میں ی کی شکل میں: اِرْتَضَى اور ی
کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَضِيَ النَّفَقَةُ۔
مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے
ہیں: سَرَّ مَا هُوَ (اس نے اس کو پسینا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھ کو پسند کیا) +

(۲) جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تحلیل

نمبر (۶) و (۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوْا سے دَعُوا سَرَّوْا سے
سَرُّوْا، لَقِيُوْا سے لَقُوا، اِرْتَضَوْا سے اِرْتَضُوا
اِلْتَقَوْا سے اِلْتَقُوا +

(۳) واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے:
دَعَتْ، دَعَتَا +

(۴) ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے
واو کو ی سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِيَ سے دُعِيَ، دُعِيََا، دُعُوا،
دُعِيَتْ، دُعِيْتَا، دُعِيْنِ، دُعِيَتْ الخ اسی طرح مَرِحِي سے مَرَمِيَا،
مَرَمُوا، مَرَمِيَتْ الخ۔ دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہر شکل ہو جاتے ہیں +

تَصْبِيْهِ الْمَضَاعِ الْمَجْرُوفِ مِنَ النَّاقِصِ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
يَدْعُو	يَرْمِي	يَسْرُو	يَلْقَى	يَرْتَضِي	يَلْتَقِي

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	یَسْرُوَانِ	یَلْقِیَانِ	یَرْتَضِیَانِ	یَلْتَقِیَانِ
یَدْعُوْنَ م	یَرْمُوْنَ	یَسْرُوْنَ م	یَلْقُوْنَ	یَرْتَضُوْنَ	یَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	تَسْرُوْ	تَلْقِیْ	تَرْتَضِیْ	تَلْتَقِیْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِیَانِ	تَرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
یَدْعُوْنَ م	یَرْمِیْنِ	یَسْرُوْنَ م	یَلْقِیْنِ	یَرْتَضِیْنِ	یَلْتَقِیْنِ
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	تَسْرُوْ	تَلْقِیْ	تَرْتَضِیْ	تَلْتَقِیْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِیَانِ	تَرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقُوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِیْنِ	تَرْمِیْنِ م	تَسْرِیْنِ	تَلْقِیْنِ م	تَرْتَضِیْنِ م	تَلْتَقِیْنِ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِیَانِ	تَرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِیْنِ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقِیْنِ م	تَرْتَضِیْنِ م	تَلْتَقِیْنِ م
اَدْعُوْ	اَرْمِیْ	اَسْرُوْ	اَلْقِیْ	اَرْتَضِیْ	اَلْتَقِیْ
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	تَسْرُوْ	تَلْقِیْ	تَرْتَضِیْ	تَلْتَقِیْ

تنبیہ :- اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابه ہیں
ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیر ہوا ہے بعض انہی اصلیت
پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو :-

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہو گا کہ چاروں تشبیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے (۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدہ تسلیل (نمبر ۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے؛ یَلْقَى سے یَلْقَى، یَرْضُو سے یَرْضَى، یَدْعُو سے یَدْعُو اور یُرْمِي سے یُرْمِي

یہی تغیر ان تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز سے خالی ہیں؛ نَدْعُو، اَدْعُو، نُدْعُو۔ تَرْمِي، اَرْمِي، نَرْمِي۔ تَلْقَى، اَلْقَى، نَلْقَى۔ تنبیہ ۲۔ یَرْضَى کی گردان یَلْقَى کے جیسی ہوتی ہے۔

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف

کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدہ تعلیل (نمبر ۱) و (نمبر ۶) = یَدْعُوْنَ سے یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، یُرْمِيْنَ سے یُرْمِيْنَ، یَلْقِيْنَ سے یَلْقِيْنَ۔

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوئی اور اِی سے اِی بن گیا

لہ فعل کے آخر میں جو حرف صیغوں کا اختلاف بتانے کے لئے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز و ظہر کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستور (پوشیدہ) فرض کر جاتی ہے

ہے اور آئی سے آئی ہو گیا ہے : تَدْعُوْنَ سے تَدْعِيْنَ، تَرْسِيْنَ سے
تَرْمِيْنَ، تَلْقِيْنَ سے تَلْقِيْنَ، تَرْضِيْنَ اور تَلْقِيْنَ سے
تَرْضِيْنَ، تَلْقِيْنَ ۛ

(۴) مجھول میں ناقص واوی اور یائی، مشکل ہو جاتے ہیں
يُدْعِي، يُدْعِيَان، يُدْعَوْنَ، نُدْعِي، نُدْعِيَان، يُدْعِيَان
اسی طرح يُرْمِي وغيرہ ہے ۛ

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۰

خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا

خَلَّان (۱) خالی ہونا
مَعَهُ کسی سے تنہائی میں ملنا

دَمَرِي (ص-ی) جانا (۱) بتلانا

دَعَان (۱) دُلانا [لَه] کسی کے لئے

دَعَا خیر کرنا [عَلَيْهَا] بد دعا کرنا

رَضِي (س-ی) راضی ہونا (۱) راضی کرنا

سَقِي (ض-ی) پلانا

سَمِي (۲-و) نام رکھنا

عَفَان (۱-و) مٹ جانا [عَنْهُ] معاف کرنا

گَفِي (ض-ی) کافی ہونا [بِجَالِنَا]

آئی (ض-ی) آنا (۱-ا آئی) دینا

أَجَابَ (۱-و) جواب دینا۔ قبول کرنا

أَصَابَ (۱-و) پہنچنا۔ لگ جانا۔ اُڑنا

اشْتَرَى (۱-ی) خریدنا

أَعْطَى (۱-ی) دینا۔ عطا کرنا

بَقِيَ (س-ی) باقی رہنا (۱) باقی رکھنا

بَكَى (ض-ی) رونا (۱) رُلانا

بَلَّان (۱-و) مبتلا کرنا۔ آزمانا

بَنَى (ض-ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا

نَحْسَى (س-ی) ڈرنا

بَبْدُوقَةُ گولی (بندوق کی)

رُغَبٌ دھاک - دبدبہ

سَهْمٌ تیر حصہ

شَتَّى متفرق - مختلف

ظہور بہت پاک

فَقَصٌ (جہ قصص) لکینہ

قَبْلَةُ (جہ قبلہ) ہم گولے

مَزْرَعَةٌ (جہ مزارع) کھیتی

مشق نمبر ۳۲

- (۱) دَعَا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ فَأَتَاهُ وَسَلَّمْ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ خَاتَمًا
 فِي قِصَّةِ الْمَأْسِ (۲) كُنْتُ دَعَوْتُ الْأُسْتَاذَ إِلَى الطَّعَامِ فَمَا
 أَجَابَ (۳) أَرْضَى حَامِدٌ أَبَاهُ بِخُذْمَتِهِ فَدَعَا لَهُ (۴) مَا كَانَتْ
 أُمُّ جَعْفَرٍ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ (۵) رَمَى هَاشِمٌ السَّهْمَ
 إِلَى الْأَسَدِ فَأَصَابَهُ وَمَاتَ حَالًا (۶) لِمَاذَا تَبْكِينَ يَا بِنْتُ مَا أَتَكَ
 (۷) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِي جِهَاتِ شَتَّى وَإِذَا [نَاجِيًا] أَصَابَتْ
 حَجَرَهُ أَخَاهُ الصَّغِيرَ فَقَعَدَ يَبْكِي (۸) مَا بَقِيَ لَهُ عُدٌّ (۹) مَا
 [سْتَهَامِي] أَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟ (۱۰) كَفَانِي مَا [مَوْصُولُهُ] أَعْطَانِي
 اللَّهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَقِيَتِ الْأُمُورُ عَلَى حَالِهَا (۱۲) عَفَتِ الدِّيَارُ
 فِي أَوْرَبًا بِالْقُنَابِلِ النَّارِيَّةِ (۱۳) عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) عَفَا اللَّهُ
 عَنْكَ (۱۵) عَفَى عَنْهُ (۱۶) أَتَانَا أَخُوكَ فَاتَّبِعْنَا كِتَابًا وَحَبْرَةً
 (۱۷) تِلْكَ الْبَسَاتِينُ تَسْتَفِي مِنْ مَاءِ الشُّهْرِ (۱۸) هَلْ تَدْرِي كَمْ

يَوْمًا مَضَى مِنْ أَيَّامِ هَذَا الشَّهْرِ (۱۹) لَا أَدْرِي يَا سَيِّدِي لِكَيْ
 أَظُنَّ أَنَّ الْيَوْمَ يَكُونُ التَّارِيخُ الْعَاشِرُ (۲۰) دُعِيتُ الْيَوْمَ إِلَى
 الْأَمِيرِ (۲۱) سَمِيتُ بِنْتَهُ بَرِيقَ (۲۲) أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ
 الْجَامِعُ الَّذِي بَنَى بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهِ جِهَانَ فِي دِهْلِي وَمِنْ
 عَجَائِبِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاجِ مَحَلٌّ فِي الْكَرَةِ
 الَّتِي بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمُوصُوفُ [رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى]

(۲۳) رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا ۖ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجَهَّالِ مَالٌ
 فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنَى عَنْ قُرْبٍ ۖ وَإِنَّ الْعِلْمَ يَبْقَى لَا يَزَالُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) وَسَقَمُ رَبُّهُمْ شَرًّا بَاطِلُهُورًا (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
 وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (۳) إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ
 الْعُلَمَاءُ (۴) سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۵) وَإِذَا
 لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنُوا وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا
 إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ (۶) مَا تَدْرِي نَفْسٌ
 بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ (۷) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى
 (۸) فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۹) وَقَضَى
 رَبُّكَ أَلَّا أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاهُ (۱۰) وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ

فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (۱۱) إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
بِالْآخِرَةِ فَلَا يَخَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ (۱۲) إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ بِأَنَّهُمْ الْجَنَّةَ ۖ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا
تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے
کے لئے بلایا تو انہوں نے ہماری دعوت قبول کر لی (۳) پیر صاحب
[شیخ] نے میرے لئے دعا [دعا کے خیر] کی (۴) اس کا باپ
اس سے راضی نہ تھا پس اسے بد دعا دی (۵) حامد نے بھڑے کی
طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں
روتا ہے تجھے کس نے رلایا؟ (۷) اب اس [عورت] کے لئے کچھ
مال باقی نہیں رہیگا (۸) تم اپنے بھائی کے لئے کیا باقی رکھو گے؟
(۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس کے
لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری
کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں ۖ

۱۔ اس جملے میں لفظ الْجَنَّةَ مستند ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنّ کی وجہ سے نصب دیا گیا

۲۔ لَہُمْ خبر مقدم ہے ۖ

زیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

دَعَا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ إِلَى بَيْتِهِ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،
از قسم ناقص واوی در اصل دَعَوَ، قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو
کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد،

(الرَّشِيد) اَلْ حرف تعریف ہے، (مرشید) اسم صفة،
مشتق ہے رَشَدَ [سمجھ دار ہونا] سے، مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر
از قسم صحیح، کیونکہ اس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں
اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(أَبَا) اسم جامد، واحد مذکر۔ از قسم ناقص کیونکہ اصل میں
أَبُو ہے، واو حذف کر کے أَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالت
نصبی میں ہے اس لئے أَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الْفَضْل) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر
از قسم صحیح، معرب۔

(إِلَى) حرف جر، مبنی۔

(بَيْت) اسم، واحد، مذکر، نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف
ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔ از قسم اجوف کیونکہ درمیانہ حرف ی

معرب ہے۔

(۱) ضمیر مجرور، واحد کرغائب، مبنی +

تحلیل نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرشد) فاعل ہے اس لئے

مرفوع ہے (آبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے

اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱-۲۰)، (الفضل)

مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (إِلَى) حرف جار، (بیت)

مجرور (۵) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ

حالت جری میں ہے جار و مجرور مل کر متعلق فعل

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہوا +

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُونَ

الْمُضَارِعُ الْمُجْرُومُ مِنَ النَّاقِصِ الْأَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ

لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَزِم	لَمْ يَلْقَ
لَمْ يَدْعُوا	لَمْ يَزِمُوا	لَمْ يَلْقُوا
لَمْ يَدْعُوا	لَمْ يَزِمُوا	لَمْ يَلْقُوا

الْمُضَارِعُ الْمَجْزُومُ مِنَ النَّاقِصِ			الْأَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا			
لَمْ يَدْعُونَ	لَمْ يَرْمُوا	لَمْ يَلْقُوا			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	أَدْعُ لَهُ	إِزْمِرْ لَهُ	إِلْقَ لَهُ
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا	أَدْعُوا	إِزْمِرُوا	إِلْقُوا
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا	أَدْعُوا	إِزْمِرُوا	إِلْقُوا
لَمْ تَدْعِي	لَمْ تَرْمِي	لَمْ تَلْقِي	أَدْعِي	إِزْمِرِي	إِلْقِي
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا	أَدْعُوا	إِزْمِرُوا	إِلْقُوا
لَمْ تَدْعُونَ	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا	أَدْعُونَ	إِزْمِرُوا	إِلْقُوا
لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ۱۔ حالت جزمی میں فعل ناقص کے مضارع

اور امر کا لام کلمہ (حرف علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا

جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعجمی گرا دیا جاتا ہے

مگر جمع مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ صیغی ہیں

اسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (در اصل دَاعِيٌّ) دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتٌ
 مَرْحِي سے مَرَامٌ، لَقِيَ سے لَاقٍ، مَرَّأَل لُكَايَا جَاؤَالِدَاعِيٌّ وغیرہ ہوگا +

اسْمُ الْمَفْعُولِ

مَدْعُوٌّ مَدْعُوَانِ مَدْعُوُونَ مَدْعُوَةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّتٌ
 مَرْحِي سے مَرْمِيٌّ مَرْمِيَّانِ الخ اور لَقِيَ سے مَلَقِيٌّ ہوگا +

اسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعَى (در اصل مَدْعُوٌّ) مَدْعِيَانِ { مَدْعِيٌّ (در اصل مَدَاعِيٌّ)
 مَدْعَاةٌ (در اصل مَدْعُوَةٌ) مَدْعَاتَانِ
 مَرْحِي سے مَرْمِيٌّ اور لَقِيَ سے مَلَقِيٌّ ہوگا +

اسْمُ الْأَلَةِ

مَدْعَى (= مَدْعُوٌّ) مَدْعِيَانِ { مَدَاعِيٌّ (= مَدَاعِيٌّ)
 مَدْعَاةٌ (= مَدْعُوَةٌ) مَدْعَاتَانِ
 مَدْعَاءٌ (= مَدْعَاؤُ) مَدْعَاوَانِ مَدَاعِيٌّ (= مَدَاعِيٌّ)
 اسی طرح مَرْمِيٌّ اور مَلَقِيٌّ وغیرہ ہوگا +

اسْمُ التَّفْضِيلِ

أَدْعَى (أَدْعُوٌّ) أَدْعِيَانِ أَدْعُوْنَ يَا أَدَاعِيٌّ
 دُعُوِيٌّ يَا دُعِيًّا دُعُوِيَانِ دُعُوِيَاتٌ يَا دُعِيٌّ

الصَّرفُ الصَّغِيرُ مِنَ النَّاقِصِ لِلثَّلَاثِ الْمُرِيدِ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱۔ اَلْتَقَى	يُلْقَى	اَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًى	اِلْقَاءٌ
۲۔ لَقِيَ	يَلْقَى	لِقِ	مُلَقٍّ	مُلَقًى	تَلْقِيَةٌ
۳۔ لَاقَى	يُلَاقِي	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًى	مُلَاقَاةٌ
۴۔ تَلَقَّى	يَتَلَقَّى	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًى	تَلَقٍّ
۵۔ تَلَاقَى	يَتَلَاقَى	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًى	تَلَاقٍ
۶۔ اِنْقَضَى	يَنْقَضِي	اِنْقَضِ	مُنْقِضٍ	مُنْقِضًى	اِنْقِضَاءٌ
۷۔ اِلْتَقَى	يَلْتَقِي	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًى	اِلْتِقَاءٌ
۸۔ اِرْعَوَى	يُرْعَوِي	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًى	اِرْعَوَاءٌ
۹۔ اِسْتَلْقَى	يَسْتَلْقِي	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًى	اِسْتِلْقَاءٌ

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم
بجوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں :-

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۸) اِوُ، اِی، اُو اور اُی سے اِ
ہو جاتا ہے : دَاعِو سے دَاج، تَلَاقِی (بر وزن تفاعل) سے تَلَاقِ +
مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِی بن جائیگا : الدَّاعِی، التَّلَاقِی
اسی طرح مَدَاعِو سے مَدَاعِی (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِی سے مَرَامِی +

لہذا انا کہ کسی کو کوئی چیز دے دینا + لہذا ملاقات کرنا + لہذا لیا سیکھ لینا + لہذا آئے سائے آنا +
لہذا ختم ہو جانا + لہذا آئے سائے آنا + لہذا باز آنا + لہذا چت لیٹنا +

تنبیہ ۳۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل میں اور باب
 ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے :
 قاعدہ تعلیل نمبر (۱۹) اُو اور اُحی سے اُی بن جاتا ہے
 مَدْعُو سے مَدْعُی (واحد اسم ظرف) مُلَقَّی سے مُلَقَّی (اسم مفعول
 از اَلْقَی) :

تنبیہ ۴ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم
 مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا :
 قاعدہ تعلیل نمبر (۲۰) اُوئی سے اُئی ہو جاتا ہے جیسے
 مَرْمُوی سے مَرْمُی (اسم مفعول از مَرَضَی)، مَرْمُوی سے مَرْمُی
 از مَرَضَی :

تنبیہ ۵۔ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدہ تعلیل
 نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے : اَلْقَائِی سے اَلْقَاءُ وغیرہ :
 تنبیہ ۶۔ ناقص سے باب فَعَّل کا مصدر بجا
 تَفْعِیل کے تَفْعِیلۃ کے وزن پر آتا ہے : لَقَّی سے
 تَلَقَّیۃ، سَشَی سے تَسْمِیۃ :

تنبیہ ۷۔ ناقص راوی ثلاثی مجرد کے باب
 نَصَرَ، سَمَّجَ اور کَرَّمَ سے آیا کرتا ہے : دَعَا یَدْعُو،

رَضِیَ یَرْضِیْ اور سَرَوْ یَسْرُو۔ اور ناقص یا ثی
باب ضَرَبَ، فَحَّحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: مَرَحِی
یَرْجِی، سَخِی یَسْخِی اور لَقِی یَلْقِی *

سلسلہ الالفاظ نمبر ۳

بَغِی (ض۔ ی) چاہنا۔ بَغِی (س)	صَلَّی (ی۔ ۲) نماز پڑھنا۔ [علیہ]
باغی ہونا	درود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا
اُبْغِی (ی۔ ۴) چاہنا	قَضِی (ض۔ ی) حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا
اُبْغِی (ی۔ ۶) مناسب ہونا۔ ہر	لَاقِی (ی۔ ۳) ملاقات کرنا۔ سامنے آنا
مضاع (یَبْغِی) ہی کثیر الاستعمال ہے	مَشِی (ی۔ ۲) شام کی سلام کرنا یعنی
اِسْتَجَابَ (ی۔ ۱۔ ۳) قبول کرنا	مَسَاكَ اللہ بِالْخَيْرِ کہنا
بالی (ی۔ ۳) پروا کرنا	مَشِی (ض۔ ی) چلنا
بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا	مَضِی (ی۔ ۲) گزارنا
تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا	نَادِی (ی۔ ۳) پکارنا۔ منادی کرنا
نَضِی (ی۔ ۳) آرزو کرنا	نَهَضَ (ف۔ ی) روکنا۔ منع کرنا (۱) روکنا
سَخِی (ف۔ ی) کوشش کرنا۔ دوڑنا	هَدِی (ض۔ ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک
صَبَّحَ (۲) صبح کی سلام کرنا یعنی صَبَّحَكَ	اِسْتَبَلَّ (۴) ہدایت قبول کرنا۔
اللہ بِالْخَيْرِ کہنا	ٹھیک راہ پر چلنا (۱) بد راہ دینا
	(۵) باہم ایک دوسرے کو تحقیر کرنا یعنی

غَالِ ہنگا

غَايَةً انتہا

غُيٌّ (غوی) کا مصدر ہے، بہکنا۔ مگر اسی

مَرَحًا اتراتے ہوئے۔ اکرٹے ہوئے

مِيلَادٌ پیدائش۔ پیدائش کا

وقت یاد دین

هَلَّا کیوں نہیں؟

أَبْلَقُ چمکا

مُنِيَّةٌ خواہش۔ آرزو

بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا خرید و فروخت

تَهْلِكَةُ ہلاکی

جِبْهَةٌ پیشانی

رَخِيصٌ سستا

عَسَى غالباً۔ اُمید ہے

مشق نمبر ۳۳

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَيْرِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا أَسْتَاذِي مَضِيَّتْ

أَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلَى جَبَلِ شَمْلَه

فِي أَحْسَنِ الْأَحْوَالِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ

نَعَمْ يُصَلِّي بِنَا أَبُونَا

ادْعُوهُ فَقَالَ أَنَا أَنِي خَلَقَكَ

أَعْطَانِيهِ صَدِيقِي خَالِدٌ

(۱) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَاكُمُ

اللَّهُ بِالْخَيْرِ

(۲) عَسَى أَنْ تَكُونَ مَضِيَّتْ

أَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ

وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ

(۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟

(۴) هَلْ تَصَلُّونَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟

(۵) ادْعُ أَخَاكَ

(۶) مَنْ أَعْطَاكَ هَذَا الْكِتَابَ؟

لے یُصَلِّي بِنَا ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے +

(۷) فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعَوَضِ

(۸) نَيْبِنِي لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ

مِيلَادِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوا وَاتَّحَابُوا

(۹) هَلْ تَمْشِي مَعَنَا إِلَى بَيْتِ

الْأُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيدِ الْهَاشِمِيِّ

(۱۰) فَصِلِ الْمَغْرِبَ فِي الْمَجْدِ الْجَامِعِ

وَامْشِ مَعِيَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(۱۱) بِكُمْ اشْتَرَيْتَ هَذَا الْحِصَانِ

الْأَبْلَقِ يَا فُؤَادُ؟

(۱۲) رَخِيصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ إِشْتَرِ

لِي مِنْ قُضَايَاكَ مِثْلَ هَذَا الْحِصَانِ

(۱۳) لَكِنْ لَا تَشْتَرِ لِي حِصَانًا أَبْلَقَ

إِنِّي أَحِبُّ الْأَسْوَدَ الَّذِي فِي

عُزَّتِهِ بَيَاضٌ

(۱۴) كَمْ تَتَعَلَّمُ أَوْ تُكَلِّمُنِي وَأَنْتِ

تَبْغِي مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟

لَمْ أَعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعَوَضَ

نَعَمْ أُرِيدُ أَنْ أَهْدِيَهُ شَيْئًا

يُحِبُّهُ وَيَرْضَى بِهِ

نَعَمْ أَمْشِي مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُورِ

لَا نِي مُتَمِّنٌ لِقَاءِ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ

عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأَصِلُ

هُنَاكَ

إِشْتَرَيْتَهُ بِمِثْلَةٍ وَعِشْرِينَ

رُبِيَّةً

طَيِّبٌ، لَا شَيْءَ لَكَ غَدًا

إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِي لَكَ كَمَا

تُحِبُّ وَتَرْضَى يَا سَيِّدِي

أَتَمْنِي أَنْ أَكُونَ دُكُورًا مَاهِرًا

لَا خِدَمَ الْمَرْصُوعِ

(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ مَا كُلُّ مَا
يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يَذَرُكَ

نعم سمعت، لکن کسٹ بقرانط
ولا ابالی یہ، اُریدُ اَن اُسعی
حق اذیرک ما اتمناه فان الله
لا یضیع اجر الحسین

(۱۶) أَحَسَنْتَ يَا أَحْمَدُ، مَنِيَّتَكَ
مُبَارَكَةً، جَعَلَ اللَّهُ سَعْيَكَ
مَشْكُورًا وَبَلَغَكَ غَايَةَ مَا
تَمَنَّا

امین، اُدع لی یا شیخ دائمًا
فی اوقاتک المخصوصة فی ان
دعوة الصالحین مستجابة

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۲) اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۳) اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً
(۴) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ [وَاحْشَوْنِي] اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۵) مَا
اَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۶) وَلَا تُلْقُوا
بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا
(۸) لَا تَمْشِي فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (۹) قَالَ أَلْقَهَا يَا مُوسَى فَلَمَّا
أَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى (۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَدَّى

لے پہلا مانا یہ یعنی نہیں دوسرا مانا رسولہ یعنی جو کچھ : علیہا اذاکے معنی ہیں ناہان

لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ
(۱۱) فَأَقْضُوا مَآئَاتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
(۱۲) نَسِيكَفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۳) أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ
عَبْدَهُ (۱۴) إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَّةٍ [حِصَابِي] (۱۵) يَا
أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً

اشعل

يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ الْمَعْلَمُ غَيْرَهُ هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا التَّعْلِيمِ
إِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَأَنْهَاهَا عَنْ غِييَا فَإِذَا نَشِئْتَ عَنْهُ فَأَنْتَ حَكِيمٌ
فَهَذَا لِيَسْمَعَ مَا تَقُولُ وَيُتَدَبَّرَ بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعْلِيمُ
(ابوالاسود الدؤلی۔ المتوفی ۶۵ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور صلیت پہچانو
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُونَ

لے اس کے آخر کی ہوا زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں + لے ذَا اسم اشارہ ہے۔ ”وہ“ +

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْفِعْلُ اللَّفِيفُ وَفِعْلُ رَأَى

- لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلہ میں دو حرف علت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) لفیف مقرون جس میں دونوں حرف علت باہم قرین (متصل) ہوں : رَأَى (= رَوَى - روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے :

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرف علت کے درمیان کوئی حرف صحیح حائل ہو : وَثَى (= وَثَى - بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے :

- لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہونگے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔ پس رَأَى کی گردان رُحَى کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَثَى کی صرفہ صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنا لینا :-

الماضی المضارع الامر اسم الفاعل المفعول المصدرا
وَثَى يَتَّى (= يُوَثِّى) قِ (= اَوْثَى) وَاثٍ مَوَثَّى وَثَايَةٌ

تنبیہ ۱۔ ق (۱) اصل میں اَوْقِ تھا۔ واو بروئے قاعدہ
تعلیل (۱۳) حذف کر دیا گیا اور ی حالت جزمی کی وجہ
سے گرا دی گئی :

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی : قِ، قِیَا، قُوا، قِی،
قِیَا، قِیْن

باب اِفْتَعَلَ سے وَقِی کی گردان اِتَّقِ (= اُوتَقِ)، یَتَّقِ،
اِتَّقِ، مُتَّقِ، مُتَّقِی، اِتَّقَاءُ (ڈرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا) :

تنبیہ ۲۔ اِتَّقِ اصل میں اُوتَقِ تھا۔ حسب قاعدہ
تعلیل (۱۲) واو کو ت سے بدل دیا گیا اور ی کو حسب قاعدہ
تعلیل (۱) الف سے بدل گیا :

۳۔ فعلُ سَرَعِی (دیکھنا۔ سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ سَرَعِی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے
مہموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔
(۲) اس کی ماضی کی گردان تو سَرَعِی جیسی ہوگی۔ مگر مضارع
اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان
اس طرح ہوگی :-

یَرٰی، یَرِیَانِ، یَرُوْنَ، تَرٰی، تَرِیَانِ، یَرِیْنِ، تَرٰی
تَرِیَانِ، تَرُوْنَ، تَرِیْنِ، تَرِیَانِ، تَرِیْنِ، اَرٰی، نَرٰی،

تنبیہ ۳۔ فعل رَءٰی کا مضارع مجھول یعنی یَرٰی
تَرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر
استعمال ہوتا ہے: ہَلْ تَرٰی (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب
کے لئے کبھی یَا تَرٰی بھی بولتے ہیں:

(۳) اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائیگی:

سَرِ سَرِیَا سَرُوا مَرِی سَرِیَا سَرِیْنِ
تنبیہ ۴۔ رَءٰی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال
ہے۔ امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر
اُنظر کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شَفَّ
(دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے:

(۴) اسم فاعل ”سَرِی“ مثل سَرِی کے اور اسم مفعول
مَرِی مثل مَرِی کے:

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَل میں
ہمزہ گرا دیا جاتا ہے:-

اَرٰی یَرٰی اَرِ مَرِی مَرِی اَمَرِ اَمَرِی

تنبیہ ۵۔ آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ہمزہ کو عین
کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین
کلمہ بنا کر اجوف (مُرِيدٌ - مُفِيدٌ) کی مانند سیفہ بنائے
گئے ہیں +

تنبیہ ۶۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر متصل ہے +
(۶) باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی
گردائیں ناقص کی طرح کر لو :-

باب فاعل سے مَرَّأَى، مَرَّأَى، مَرَّأَى، مَرَّأَى، مَرَّأَى
باب افتعل سے اَمْرَأَى، اَمْرَأَى، اَمْرَأَى، اَمْرَأَى، اَمْرَأَى

۴۔ مَرَّوَى (سیراب ہونا)، قَوَّى (قوی ہونا)،
سَوَّى (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردائیں
ناقص یائی (لَقَى يَلْقَى) جیسی ہونگی۔ چونکہ یہ سب لازم میں اس
لئے اسم فاعل کی بجائے ان سے اسم صفة فَعِيلٌ کے وزن پر آتا
ہے؛ مَرَّوَى (سیراب) قَوَّى (مضبوط) سَوَّى (برابر) +

۵۔ حَيَّ (در اصل حیو) زندہ ہونا، مضارع يَحْيَى، اسم صفة
حَيَّ (زندہ) +

۱۔ بعض دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا + ۲۔ غور کرنا۔ شک کرنا +

بابِ اَفْعَل سے اَحْيٰی، يُحْيِی، اَحْیٰ، مُحْیِ، مُحْیٰ، اِحْیَآءُ

(زندہ کرنا) †

باب فَعَلَ سے حَيَّ، يُحْيِي، حَيٌّ، تَحْيَا [مصدر]۔ (زندہ)

رکھنا۔ مراسم آداب و سلام بجالانا، ۛ

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْيٰ، يَسْتَحْيِي، اِسْتَحْيِ،

اسی صحیاء (شرمانا - زندہ رہنے دینا) *

اس میں سے پہلی گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اُسْتَحٰی، یَسْتَحٰی،

استیج *

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۲

آبِ دُی (۱-۱) ظاہر کرنا

طرح (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا

بجرع (۴) گھونٹ گھونٹ پینا

عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا۔

حَال (ن-و) حائل ہونا۔ اڑے آنا

لکھی (۲-۵) کسی کو کوئی چیز دے دینا

اُرتاح (رتاح - و) راحت پاز

(۴) حاصل کرنا

سرفوی (ض) روایت کرنا

مَاتَ (ن-و) مَرْنَا (ا)، مَارُؤَالِنَا

سیراب (س) سیراب ہونا (ا) سیراب

وَلِيَّ (یَلٰی-ح-ی) قریب ہونا متصل

نَزَلَ إِلَيْنَا (نَزُولُ) زَائِلٌ هُنَا - دَفْعٌ هُنَا

ہوتا (۲) والی سنانا۔ علیہ بحسبنا

سہا (۱۰-۹) بھولنا غفلت کرنا

(۴) والی تونیا۔ دوست رکھنا۔ ^{مط}مکھڑنا

ساکہ (اسم فاعل) بھولنے والا

فُسُوقٌ، سَبَبٌ شَتَمٌ گالی گھونچ	اِرتِقَاءُ (مصدر) ترقی کرنا
فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی	اُسْبُوعُ (ج) اسیابِیع ہفتہ سات دن
قَفَا (ج) اَقْفِیۃُ پیٹھ	اُنْسَرۃُ خاندان - گنبہ - گھر والے
قَطُّ کبھی نہیں (زمانہ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے)	اَلَا اِنِّی (ج) اَنَّا دن کا حصہ دن بھر
کِتَابٌ - رِسَالَةٌ مکتوب خط	جَہۃٌ طرف - سبب
لَا سَیۡمًا خصوصاً	حَزِیۡنٌ غمگین
کَاَنَّکَ گویا کہ تو	حِیْثُ جبکہ
مَمَامٌ نیند	حَوْنٌ مہربان
نَضْرۃٌ تازگی	رِشَادٌ سیدھا
وَوُدٌّ ایندھن	سَیۡرُ رفتار
وَبِلٌ بڑی مصیبت - عذاب	عُصۡۃٌ (ج) عُصَصٌ گلے میں رکھنے والا
مَاعُونٌ گھر میں رہنے کی چیزیں کا ذخیرہ	گھونٹ یا لقمہ
	غِنٰی تو نگری - بے نیازی

مشق نمبر ۳۴

- (۱) قَآکَ [دیکھو درس] اَکْیَ لَا یُضْرَبُ قَآکَ (۲) اِسْتَحْ مِنْ
 اللہ (۳) هَلَّا تَسْتَحْیُونَ یَا اَوْلَادُ؟ (۴) لِمَ لَا تَقِی لِسَانَکَ
 مِنْ الْکِذْبِ وَالْفُسُوقِ (۵) اِتَّقِ اللہَ وَاتَّقِ الْمَعْصِیۃَ

- (۷) كَانَ وَلِي هُرُونُ الرَّشِيدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلَى مِصْرَ
 (۸) لَمْ أَرِ مِثْلَ هَذِهِ الْإِبْنَةِ قَطُّ (۸) مَا لِي أَرَاكَ حَزِينًا؟
 (۹) هَلْ رَأَيْتُمُونِي آتِيَّ آتِ الْيَوْمِ؟ (۱۰) مَا تَرَى فِي هَذِهِ
 الْمَسْئَلَةِ أَيُّهَا الْفَاضِلُ؟ (۱۱) أَرَى أَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيحٌ
 (۱۲) أَرَى فِي كِتَابِكَ (۱۳) أَعْبُدِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ
 فَإِنَّهُ يَرَاكَ [الْحَدِيثُ] (۱۴) اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ
 يَرَى سُبُورَ اللَّهِ [الْحَدِيثُ] (۱۵) أَتَرُونَ هَذِهِ [الْمَرْءَةَ]؟
 طَارِحَةٌ وَكَدَّهَا فِي النَّاسِ؟ [الْحَدِيثُ] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ
 يَقْتُلُ أَبْنَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَيَسْتَحْيِي بَنَاتِهِمْ (۱۷) رَوَيْنَا
 هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (۱۸) هَذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ
 عَنِ الْأَصْمَعِيِّ (۱۹) نَهَضُ النَّبِيلَ يُرْوِي مَزَارِعَ مِصْرَ

أَشْعَارُ

- (۲۰) وَلَمْ أَرِ بَعْدَ الدِّينِ خَيْرًا مِنَ الْغِنَى + وَلَمْ أَرِ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
 (۲۱) قُلُوبُ الْأَصْفِيَاءِ لَهَا عِيُونٌ + تَرَى مَا لَا يَرَاهُ النََّاظِرُونَ

مِنَ الْقُرْآنِ

- (۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا

لَهُ مَالِي كَمَا يَحْتَجُّ، یعنی کیا سبب؟ اس میں ما استفہام کے لئے ہے، وہ ما موصولہ ہے، یعنی جو چیز

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ
 نَضْرَةً وَسُرُورًا (۳) أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ؟
 (۴) قَالَ [إِبْرَاهِيمُ] يَا بَنِي آدَمَ إِنِّي أَرَى فِي السَّمَاءِ آتٍ أَذْبَحُكَ
 فَأَنْظُرُ مَاذَا تَرَى؟ (۵) قَالَ [مُوسَى] رَبِّ أَمْرِئِي أَنْظُرْ
 إِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرَئِي (۶) فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ
 صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ
 (۷) إِذْ قَالَ [إِبْرَاهِيمُ] رَبِّيَ الَّذِي يُبْحِي وَيُمِيتُ قَالَ
 [الْمَلِكُ الْكَافِرُ] أَنَا أَهْجَى وَأَمِيتُ (۸) وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ
 فَجَودُوا بِأَحْسَنِ مِمَّا أَوْرَدُوهَا

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) اپنا ہتھ بچاؤ تاکہ تمھاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمھاری پیٹھ ماری نہ جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟ (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے ہیں؟] (۷) ہماری رائے ہے [ہم دیکھتے ہیں] کہ وہ صحیح نہیں ہے (۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر

تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم اُن کی تیز بینی [فراستہ] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دو بخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو ۛ

«كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ اِلَى وَلَدٍ ۝»
 وَلَدِي الْعَزِيزُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - مَا لَكَ يَا بَنِيَّ
 مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ ۚ حَتَّى نَقِفَ
 عَلَى اَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِي الْعِلْمِ - اَمْرَضُ حَالَ بَيْنِكَ وَبَيْنَ
 اِمْرِسَالِ الْمَكْتُوبِ ۚ اَمْ عَدُمُ نَحَاجِكَ فِي الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ
 اِلَى هَذَا السُّكُوتِ الْمَعْتُوبِ ۚ
 كَيْفَ نُبْدِي عَلَى الْقُرْطَاسِ حَالَ قُلُوبِنَا ۚ لَا سِيَّمَا

لہ اصل میں یا وَلَدِی الْعَزِیزُ ہے۔ حرف نداء محذوف ہے۔ [وَلَد] منادی مضاف ہوئی
 وجہ سے حالت نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) گو ضمیر متکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جاتا
 [العزیز] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے ۛ

حَالِ أَمِّكَ الْحَوْنَةَ يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِي كَيْفَ تَتَجَرَّعُ أُمِّكَ
 غُصَصَ الْهُمُومِ وَالْأَفْكَارِ أُنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ
 أَلَمْ تَرَ إِلَى رُفَقَاءِكَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُونَ كُلُّ سَبْعَةٍ
 مَكْتُوبًا إِلَى أُسْرَتِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُورُهُمْ وَيُسَرُّ قُلُوبُهُمْ
 وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِي الْهُمُومِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ
 لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ۔

إِرْحَمْنَا يَا بَنِيَّ وَأَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ لِيُطْمَئِنُّ
 قُلُوبُنَا وَتَرْوُلَ عَنَّا الْأَفْكَارُ۔

نَدْعُوكَ دَائِمًا أَنْ يُحْفَظَكَ اللَّهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْمُنَاءِ
 وَيَزِدَّكَ عِلْمًا يَهْدِيكَ إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ وَالْإِرْتِقَاءِ وَالسَّلَامِ
 وَالِدُكَ

خالد

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُونَ

بَقِيَّةُ أَبْوَابِ الثَّلَاثَةِ الْمَزِيدِ

۱۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں

وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے +

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب
بوقلیل استعمال میں ذیل میں لکھے جاتے ہیں :-

(۱۱) اِفْعَمَوْا عَلَ : اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشَنُ اِخْشَوْشَنُ مُخْشَوْشِنُ اِخْشِيشَانُ

(۱۲) اِفْعَمَوْا : اِجْلَوْدَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوْدَ يَجْلَوْدُ اِجْلَوْدُ مُجْلَوْدُ اِجْلَوْدُ

تنبیہ - مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم

مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں بالآخر پایا جاتا ہے

کتب صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے

ہیں۔ ان میں سے اکثر فَعَّلَ (مرباعی مجرّد) کے ہم وزن ہیں۔ اور

باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (فَعَّلَ، اِفْعَلَّ،

اور اَفْعَلَّ کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف

تین ہی ہیں۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ اس

لئے اس ابتدائی کتاب میں انھیں درج کرنے کی ضرورت نہیں +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱) گوزہ پشت ہونا

اِخْلَوَّقَ (۱) کپڑے کا پُرانا ہونا

اِجْلَوْلُ گاوں گاوں پھرتے رہنا

اِخْرَوَطَ (۱۲) لکڑی کا ترشنا

اَعْلَوْطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پر کٹے چڑھنا
 اَمْلُوْحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا
 سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا
 كَادَ (يَكَادُ) قریب ہونا
 اَرْنِيْكَ (جَا اَرْنِيْكَ) زینت دار کرسی
 جَوَادُ (جِ جِيَادُ) گھوڑا نیز فارسی آدھی
 نَرِيْجِيْ ہیات۔ فیشن
 ظَهْرُ (جَا ظَهْرُ) پیٹھ
 غُرْفَةٌ (جِ غُرْفَاتُ) پانی کا گھونٹ
 اَجْ غُرْفُ (کرہ۔ بالاخانہ)
 فَاخِرَةٌ اَعْلٰی درجے کی۔ امیرانہ

مشق نمبر ۳

(۱) اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرَهُ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ
 شِيَابُ الْعَبْدِ (۳) اَعْلَوْطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوْدَتْ وَكَادَتْ
 تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوْطَايْهَا التَّجَارُ ذَاكَ الْخَشَبِ
 وَاَصْنَعْ مِنْهُ اَرْنِيْكَ فَاخِرَةً (۵) اَمْلُوْحَ مَاءَ النَّهْرِ حَتَّى
 لَا يَقْدِرَ اَحَدٌ اَنْ يَشْرِبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ
 تَجْلَوْذَا النَّاقَةَ حَتَّى تَسْبِقَ اِلْحِيَادَ (۷) اِجْلَوْلَيْنَا بِلَادًا
 وَقَرِيْ كَثِيْرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ خِدْمَةِ الْاِسْلَامِ
 وَالسُّلَيْمِيْنَ لَكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِيْ نَرِيْ الْاَغْنِيَاءِ
 فَالْفِيْنَاءِ مُخْلِصًا غَيْرَ مُرَاءٍ حَرِيْصًا عَلٰی اَحْيَاءِ عَظَمَةِ السُّلَيْمِيْنَ *

لہ و لہ حتی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۲) +
 اَلْفِی (۱۱) پانا +

«كِتَابٌ مِنْ تَلْمِيزِ إِلَى أَبِيهِ»

إِلَى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمَكْرَمِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. رَاحِلُنِي يَا أَبِي الْعَطُوفُ كِتَابُكَ الْغَزِيرُ
يَا الْأَمْسُ فَعَلْتُ مِنْ عُنْوَانِ الْخِلَافِ مَصْدَرَهُ الشَّرِيفِ، فَقَبَّلْتُهِ أَكْرَامًا ثُمَّ
نَضَضْتُهُ مُشْتَقًّا إِلَى أَخْبَارِكُمُ السَّاتِرَةِ وَإِذَا هُوَ يَرِيضُنِي بِسَهَامِ الْعِيَابِ وَيَنْجِي
عَلَى الْقَلْبِ وَالْأَلَمِ مَا لِحَقِّكُمْ وَلَا سِيَّالًا لِمَيِّ الْحَوْنَةِ، فَمَا تَمَمْتُ قِرَاءَتَهُ حَتَّى
أَمْطَرْتُ عَيْنَايَ دُمُوعَ النَّدَمِ وَأَخَذْتُ الْيَوْمَ نَفْسِي، فَالْعَفْوُ الْعَفْوُ يَا أَبَتِ
فَإِنِّي عُدْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ

وَهَوَايَ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَكْذِبَ رَخَاطِرَكُمْ بِاطْلَاعِكُمْ عَلَيَّ مَا لَا يَسُرُّكُمْ، وَذَلِكَ أَنِّي
لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الْإِمْتِحَانِ الشَّهِرِ الْمَاضِي، وَسَبَبُهُ أَنِّي رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عَطْلَةِ رَمَضَانَ لِكُونِي مَرِيضًا، فَرَفَقَانِي سَبَقُونِي وَخَلَفُونِي
أَذِيرُ مِنْ النَّدَمِ دُمُوعًا، لَكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا قَدْ فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ عَنْ
جَمِيعِ الْأُمُورِ لِتَلَاوِي مَا فَاتَنِي، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُونَ فِي الْإِمْتِحَانِ الْآتِي مِنْ
التَّالِيَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ. أَرْجُو مِنَ اللَّهِ أَنْ أَبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ،
وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّي الْمَكْرَمَةَ أَنْ تَسْأَلَنِي بِدُعَاءِكُمْ. أَطَالَ اللَّهُ بَقَاءَكُمْ

محمد رفيع

لَا يُنْكِمَا الْمَطِيْعُ

لے ٹرم بران + لے پتہ + لے لفافہ + لے نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے + لے میں نے اس کو پسند کیا
لے قص (ان کہوں) + لے توڑنا + لے خوش کرنے والی + لے یہاں + لے اذ (معاذ) کا ہے یعنی کیا کیا + لے تبتہ (تبتہ) + لے
کرا + لے لاحق ہوا + لے برسا یا + لے دمع = آسو + لے گذر = بلا کرنا + لے بھیجے ڈال دیا

علاؤ الدین (رض) اس پر مایا + لے جو کچھ توت ہو گیا + لے تقویٰ + لے سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے لیے چھوڑنا + لے شکر ادا کرنا

سوالات نمبر ۱۵

- (۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟
- (۲) حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟
- (۳) ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون سی تبدیلیاں ہوتی ہیں؟
- (۴) ناقص سے باب فَعَلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟
- (۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
- (۶) اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟
- (۷) لفیف کی تعریف کرو
- (۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟
- (۹) ذیل کے سینے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:-
- دَعَوْنَ، رَضُوا، يَدْعُونَ، تَدْعُونَ، تَرْضَيْنَ، تُلْقَيْنَ، اِئْتُوا، اِئْتِي، اَلْقُوا، مَدْعَى، مَدْعَاءُ، مَرَامِي، مُرَامِي، اَدْعَى، اَلْقَى، قَى، قُوا، قَيْنَ، اِئْتُوا، اَلْمَوْلَى، دَاعُونَ، اِئْتِ، اِئْتِي، يَرُونَ، حَيُّوا، اَسْتَحْيِ، اِسْتَحْيِ، يَحْيَى، تَحْيَا
- (۱۰) ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْثَلَاثُونَ

خَاصِّيَّاتُ الْأَبْوَابِ

- ۱۔ فعل مجزؤ کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خَاصِّيَّت کہلاتی ہیں :
- ۲۔ خود مجزؤ کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ باب سَجَّع میں زیادہ تراو صاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں : فَرَح (خوش ہونا) حَزَن (غمگین ہونا) وَجَل (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے :
- باب کَرَم میں اوصاف دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے : حَسَن (خوبصورت ہونا) شَجَّع (بہادر ہونا) جَبِيْن (بزدل ہونا) :
- باب فَتَح میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں اُن کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۶ تنبیہ ۶) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہیں :
- باب حَسِب سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں اَحْسَب، نَعِمَ (ترتواڑہ ہونا) اور چند افعال مثال واری کے آئے ہیں : وَرِمَ (سوج جانا)

وَسِرَتْ (واردت ہونا) :-

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں :-

تنبیہ ۱۔ ذیل میں لفظ ماخذ بہت جگہ آئیگا۔ اس سے

مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل

بنایا جائے۔ عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچا) پس لفظ

عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے :-

(۱) باب اَفْعَلْ

امثلہ

ذَهَبَ (حانا) سے اَذْهَبَ (لیجانا)

أَصْبَحَ زُرَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبَحَ

أَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عِرَاق

أَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا) ماخذ عَظُمْتُ

أَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثَمَرَ

أَكْفَرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا)

ماخذ كُفِرَ

أَشْفَقَ زُرَيْدٌ (زید ڈرا) مادہ مَجَرَدٌ شَفَقَ

(بہربانی کرنا)

خاصیات

۱۔ تَعْدِيَّة = لازم کو متعدی بنانا

۲۔ بُلُوغ = ماخذ بنایا ماخذ

میں پہنچنا

۳۔ وَجَلَان = ماخذ سے شصت پانا

۴۔ صَبْر و ت = صاحب ماخذ ہونا

۵۔ نِسْبَةٌ إِلَى الْمَاخَذِ =

ماخذ کی طرف نسبت کرنا

۶۔ اِبْتِدَاءً نِسْبَتِ الْمَعْنَى لِمَا نَجَرَّ مَجَرَّدٌ

کے معنی سے بالکل الگ ہوں

(۲) بَابُ فَعَلَ

۱۔ تَعَدَّیْہ	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَحَ (خوش کرنا)
۲۔ بُلُوغَ	عَمَّقَ الْمَاءَ (پانی عمیق [گہرائی] میں پہنچا)
۳۔ صَیْرَ مَرْت	نَوَّرَ الشَّجَرُ (رخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوْمَر = گلی شگوفہ
۴۔ نِسْبَۃً اِلَى الْمَاخَذِ	فَسَّقَتْہُ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبْتَدَا	كَلَّمْتُهُ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ كَلَمَ = زخمی کرنا
۶۔ تَحْوِيلَ = کسی چیز کو پھیر کر ماخذ	نَصَرَ زَيْدٌ يَهُودِيًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا)
یا مثل ماخذ بنانا	ماخذ نَصْرَانِيًّا = عیسائی
۷۔ تَكْثِيرَ = کثرت ظاہر کرنا	قَطَعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قَصْرَ = بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	كَبَّرَ (اللہ اکبر کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللہ کہنا)

(۳) بَابُ فَاعَلَ

۱۔ مُشَارَكَتَ = کسی کام میں دُور	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
شخصوں کا باہم شریک ہونا	
۲۔ مُوَافَقَتِ مجرّد = مجرّد کے	سَافَرَ حَامِدٌ - سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
ہم معنی ہونا	
۳۔ مُوَافَقَتِ أَفْعَلَ	بَاعَدْتُهُ بِمَعْنَى أَبْعَدْتُهُ (میں نے اُسے دُور کیا)

۱۔ جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائینگے +

خاصیات	امثلہ
۴۔ مُوَافَقَتْ فَعَلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)
(۴) بَابُ تَفَاعَلَ	
۱۔ مُشَارَكَتٌ :	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَبِيدٌ (خالدا و عبید نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْيِيلٌ = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ يُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطَاعَتْ فَاعِلٌ یعنی فاعل کے بعد اس نے کیا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جاتا ہے	نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَا (میں نے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)
۴۔ ابتداء	تَبَارَكَ اللهُ (اللہ بڑا ہے) مادہ بَرَّكَ = اونٹ کا بیٹھنا
(۵) بَابُ تَفَعَّلَ	
۱۔ تَكَلَّفٌ کسی صفت کو خود میں پہنکھٹا کرنا	تَشَجَّعَ مُحَمَّدٌ (محمود نے تکلف بہادر بنا)
۲۔ تَجَنَّبٌ = ماخذ سے بچنا	تَأَنَّمَ عَلَيَّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثْمٌ = گناہ
۳۔ اِتَّخَذَ کسی چیز کو ماخذ بنا لینا	تَبَيَّنْتُ أَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اِبْنٌ = بیٹا
۴۔ تَحَوَّلٌ کسی چیز کا عین یا ضد یا مثل یا ضد بنا لینا	تَنَصَّرَ يَهُودِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نَصْرَانِيٌّ
۵۔ باب فاعل اور تفاعُل دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ باب فاعل میں بظاہر پہلا اسم فاعل اعداد و سرائع مفعول ہوتا ہے اور تفاعُل میں دونوں فاعل ہوتے ہیں : لے مطاع وعت اور موافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو : ۵۔ تَكَلَّفَ اور تَخْيِيلُ کا فرق یاد رکھو :	

خاصیات	امثلہ
۵۔ صَبْرٌ وَبَرٌ ۶۔ ابتدا	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مَال تَكَلَّمَ (کلام کرنا) مادہ کَلَمَ - رُخِی کرنا
(۶) بَابُ اِنْفَعَلَ	
۱۔ لُزُومٌ = لازم ہونا ۲۔ مُطَارَعَتِ فَعَلٍ ۳۔ مَطْلُوعَتِ مَجْرَدٍ ۴۔ ابتدا	كَسَرَ (توڑنا) سے اِنْكَسَرَ (ٹوٹنا) كَسَرْتُهُ فَأَنْكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا) قَطَعْتُهُ فَأَنْقَطَعَ (میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا) اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ - جَبَل ہونا
(۷) بَابُ اِفْتَعَلَ	
۱۔ اِتَّحَازَ ۲۔ مَطْلُوعَتِ فَعَلٍ	اِجْتَحَرَ الْفَارُ رُجْمَہ لے لیا (ماخذ شَحَرَ بِل حَمَلْتُهُ فَأَحْتَمَلَ (میں نے اس پر لاد تو وہ لد گیا)
(۸) و (۹) بَابُ اِفْعَلَ وَاِفْعَالٌ	
۱۔ لُزُومٌ ۲۔ لَوْنٌ ۳۔ عَيْبٌ	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لَوْنٌ یعنی رنگ کے مخنی میں یا عیب کے [منی میں آتے ہیں اِحْمَرَّ، اِحْمَارٌ (سُرخ ہونا) اِحْوَلَّ، اِحْوَالٌ (بھینکا ہونا)

مَثَلہ	مَخَصَّیَات
(۱۰) بَابُ اسْتَفْعَلَ	
۱۔ اسْتَوْطَنْتُ الْهَنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)	۱۔ اسْتَوَّضَ
۲۔ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)	۲۔ طَلَبَ
۳۔ اسْتَرْجِعْ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنا)	۳۔ قَصَرَ
۴۔ اسْتَحْسَنْتُہُ (میں نے اُسے اچھا لگایا)	۴۔ حَسَّبَانِ لَکَانَ کہنا
(۱۱) بَابُ افْعَوْ عَلَ	
۱۔ اخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)	۱۔ لَزُومَ
	۲۔ مَبَالِغَہُ
(۱۲) بَابُ افْعَوْلَ	
۱۔ اَجْلَوَّذَ (نیری سے دھڑنا)	۱۔ لُزُومَ اکثر لازم ہوتا ہے
	۲۔ مَبَالِغَہُ معنی میں مبالغہ ہوتا ہے
	۳۔ اِبْتِدَا اس باب کا کوئی فعل
	۴۔ مادہ مَجْرَسَہُ بمعنی نہیں
اَبْوَابُ مُرَبَاعِيٍّ مُجَسَّرٍ وَهَنْزِيْدِيَّةٍ	
(۱) بَابُ فَعَّلَ	
۱۔ جَعَلَ (اللہ تعالیٰ کہنا) بَسَّطَ (بسط اللہ کہنا)	۱۔ قَصَرَ

خاصیات	امثلہ
۲۔ اَلْبَاسُ = کسی کو ماخذ پہنانا	بَرَّقَتْهُ (میں نے اُسے بُرقع پہنایا) ماخذ بُرِّقُ = بُرِّقَ
۳۔ اِئْتَاذ	قَنَظَرَ (پُل بنانا) ماخذ قَنَظَرَةٌ
(۲) بَابُ تَفَعَّلَ	
۱۔ تَحَوَّلَ	تَرَنَّدَقَ (زندیق ہو جانا) ماخذ تَرَنَّدَقُ = بے دین
۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعَلَلِ	دَحَرَجْتُ الْكُرَّةَ فَتَدَحَرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔ تَلَبَّسَ = ماخذ کو پہن لینا	تَبَرَّقَعْتُ مَرْيَبَ (زینب نے بُرقع پہنا)
(۳) بَابُ افْعَلَ	
۱۔ اِبْتَدَا {	اِشْرَأَبَ (نہایت چوکھا ہوا)
۲۔ مَبَالَغَهُ }	رَأَيْتُ جَارِيَةً تَشْرَابُ كَالظَّبْيِ لَه
(۴) بَابُ افْعَلَّلَ	
۱۔ مَبَالَغَهُ	اِحْرَجْتُمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔ اِبْتَدَا	اِعْرَفْتُ الرَّجُلَ (مرد مُنْقَبِض ہو گیا)
لَه جَارِيَةً لَوْنِي۔ لڑکی + لَه ظَبْيٍ ہرن +	

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

اِنْ اَکْرَہِیْہِیْنَ

اَلْاَبُ الْیَسُوْعِیُّ پادری

اَسَفُ افسوس

اِخْتَانَ (و۔ ۷) خیانت کرنا

اِسْتَخَاتَ (و۔ ۱۰) فریاد چاہنا

اَکَلُ کھانا

اِنْتَشَرَ پھیل جانا

تِجَارَةُ بیوپار

تَدِیْنُ کسی دین پر چلنا

ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ ۳۳

سُوءُ بُرَا

شُرْبُ پینا

شَرْقِیُّ مشرق کا رہنے والا

صِنَاعَةُ ہنرمندی۔ کاریگری

صَنْمٌ بُت

عَابِدٌ (ج عبدۃ) پوجنے والا

عَلَيْكَ تَجھ پر لازم ہے

فِطْرَةُ اصلی طبیعت۔ طبعی دین۔ اسلام

مَجَسَّسٌ (۲) محسوس بنانا

مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو

مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل شرق کے علوم

اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے

مَنَامٌ سونے کا وقت۔ نیند

مَنْسُوخٌ روکیا ہوا

مَوْلُودٌ بچہ

نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت

نُصْبٌ (ج اَنْصَابُ) تھان یا مقبرہ

جسے پوجا جائے

هَوْدٌ (۲) یہودی بنانا

هِنْدُوْدٌ (هِنْدِيٌّ کی جمع ہے) ہندوستان

کے رہنے والے۔ یہ لفظ زیادہ تر

ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے

مشق نمبر ۳۴

(۱) فَلَمَّا رَأَيْتَهُ أَكْبَرْتَهُ وَقَطَّعْتَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا
 هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (۲) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ
 الْمَصَائِبُ وَأُمْسَتْ عَلَيْهِمُ التَّوَابِيتُ قَامُوا يُسْتَغِيثُونَ اللَّهَ وَحْدَهُ
 وَأَعْرَضُوا عَنْ أَصْنَائِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى
 الْفِطْرَةِ فَلَوْاءُهُ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ أَوْ نَجَسَانِيٌّ (۴) أَلَا بَاءُ
 الْيَسُوعِيِّونَ انْتَشَرُوا فِي الْبِلَادِ وَنَصَرُوا كَثِيرًا مِنَ الْهُنُودِ
 وَعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ وَالْأَسَفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ تَنَصَّرُوا
 لَا تَبَاعَ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِينٌ مَنسُوخٌ لَا
 يَقْدِرُ الْيَسُوعِيُّونَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا (۵) سَبَّحُوا بَعْدَ كُلِّ
 صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَحَقِّدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرُوا أَرْبَعًا
 وَثَلَاثِينَ وَهَكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ (۶) لَا تُكْفِرُوا وَلَا تُفْسِقُوا أَحَدًا
 بِالظَّنِّ السَّوِّءِ (۷) تَمَوَّلْ أَهْلُ أَمْرِيكَ وَأَرْبَابُ الْيَابَانِ بِالتَّجَارَةِ
 وَالصَّنَاعَةِ (۸) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ صَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ
 فَاسْتَرْجِعُوا (۹) وَجَدْنَا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِينَ يَخْتَانُونَ فِي
 بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا (۱۰) عَلَيْكَ
 بِالْبِسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشَّرَابِ وَالْحَمْدُ لَهُ بَعْدَهُمَا

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۸) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مربک تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدی (دیکھو درس ۱۸) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جَاءَ زَيْدٌ (زیادیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں :

۲۔ افعال ناقصہ وہ ہیں جو ہیں تو ”لازم“ لیکن فاعل پر تام نہیں ہونے بلکہ اُن کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے : صَارَ زَيْدٌ (زید ہو گیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہو گیا ؛ پس جب کہا جائیگا صَارَ زَيْدٌ غَنَبًا (زید غنی ہو گیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی +

نہیہ ۱۔ پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتل للام)

ذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں

حرف علت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی

خبر کہتے ہیں :

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالت رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالت نصبی میں : کان خالدٌ شجاعاً (خالد بہادر تھا) +

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر دخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالت رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالت نصبی میں آجاتی ہے :

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کر دینے کی وجہ سے افعال ناقصہ کو نواسخ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں :

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ اور اُس کے انخوات (ہیں) یعنی اَنَّ، کَانَ، کَیْتَ، لَکِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ مگر ان کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے یعنی اِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کر لو :-

جملہ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
الرَّجُلُ حَاضِرٌ	کَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرًا
الرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	کَانَ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَيْنِ	اِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَيْنِ

لے اِنَّ کا کچھ بیان حصہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے۔ حصہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا :

جملہ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	إِنَّ داخل ہوتا ہے
الرِّجَالُ حَاضِرُونَ	كَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِينَ	إِنَّ الرِّجَالُ حَاضِرُونَ
الْأَمْهَاتُ حَاضِرَاتٌ	كَانَتِ الْأَمْهَاتُ حَاضِرَاتٍ	إِنَّ الْأَمْهَاتِ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعال ناقصہ یہ ہیں :-

کَانَ (تھا۔ ہوا۔ ہے)، صَارَ (ہوا)، أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا۔ ہوا)، اَمْسَى (شام کے وقت ہوا۔ ہوا)، أَضْحَى (چاشت کے وقت ہوا۔ ہوا)، ظَلَّ (دن میں ہوا۔ ہوا)، بَاتَ (رات میں ہوا۔ ہوا)، دَامَ (ہمیشہ ہوا۔ رہا)، مَانَرَال (ہمیشہ رہا۔ رہا)، مَابَرَجَ (ہمیشہ رہا)، مَا قَتِيَ [ما قَتِيَ بھی آتا ہے] (ہمیشہ رہا)، مَا انْفَكَ (ہمیشہ رہا)، مَا دَامَ (جب تک رہا)، لَيْسَ (نہیں ہے) ۵

تنبیہ ۲۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں۔ ان کے مصدری معنی کے

بجائے ماضی ہی کے معنی لکھے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعل

ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانہ حال ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے) ۶۔

۹۔ مَا دَامَ اور لَيْسَ کے سوا تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی

بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نفی بھی بنتا ہے ۷۔

۱۰۔ لَيْسَ کی گردانِ اس طرح ہوگی :- لَيْسَ، لَيْسَا، لَيْسُوا،

لَيْسْتُ، لَيْسَتَا، لَسْنَا، لَسْتِ، لَسْتُمَا، لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا،

لے مَا دَامَ سے مضارع بنالیتے ہیں ۸۔

لَسْتُ، لَسْنَا

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَا دَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۲۔ كَانَ يَكُونُ کی گردانیں قَالَ يَقُولُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ يَصِيرُ اور بَاتَ يَبِيتُ کی گردانیں بَاعَ يَبِيعُ جیسی ہوتی ہیں، أَصْبَحَ يُصْبِحُ کی اگر کم جیسی اَمْسَى يُمْسِي اور اَضْحَى يُضْحِي کی اَلْقَى يُلْقِي جیسی ظَلَّ يَظِلُّ کی فَرَّ جیسی دَامَ يَدُومُ کی قَالَ جیسی زَالَ يَزَالُ کی خَافَ يَخَافُ جیسی بَرِحَ يَبْرُحُ اور فَتَى يَفْتَوُ کی سَمِعَ جیسی اور اَنفَكَ يَنْفَكُ کی گردانیں اَنشَقَّ جیسی ہونگی۔

۱۳۔ مذکورہ افعال ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں :-

(۱) كَانَ سے زمانہ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفت سے مُتَّصِف ہونا سمجھا جاتا ہے: كَانَ نَرِيْدُ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانہ ماضی میں زید علم کی صفت سے مُتَّصِف تھا۔

تنبیہ ۳۔ مگر اَللّٰہ کے ساتھ زمانہ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید

نہیں ہوتی: كَانَ اَللّٰہُ عَلِيْمًا (اللہ تعالیٰ برا علم والا ہے) ایسے

موقع پر لفظ گان محض تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے

(۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل

ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطَّيْنُ خَزْفًا (کیچڑ ٹھیکری ہو گئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری

میں منتقل ہو گئی۔ صَارَ الرَّشِيدُ عَالِمًا (رشید عالم ہو گیا) یعنی رسید کی

جھل کی صفتِ علم سے مُبَدَّل ہو گئی +

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں

کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام،

چاشت، دن، رات): أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا (حامد صبح کے وقت غنی

ہو گیا)، أَصْلَى خَالِدٌ حَزِينًا (خالد شام کے وقت آزرده ہو گیا)

کبھی صَارَ کی مانند محض ”ہونے“ کے معنی لئے جاتے ہیں:

أَصْبَحَ نَزِيدٌ غَنِيًّا (نزید غنی ہو گیا) اسی طرح أَضْحَى، ظَلَّ اور بَاتَ

کے معنی لئے جاتے ہیں +

(۴) نمبر ۸ ”دَامَ“ کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرنے میں

دَامَ عَدُوُّكَ مُحَمَّدٌ وَلَا تِيرَادْشَمْنِ ہمیشہ ذلیل رہے) +

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے استموا سے (ہمیشگی) کیلئے

استعمال ہوتے ہیں: مَا زَالَ نَزَاهِدٌ ذَكِيًّا (نزاد ہمیشہ بنزہم رہا) +

ان چار فعلوں میں ”مَا“ نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے

چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں ”قائم رہنے“ کی نفی ہے۔ اس لئے اس کے
 مائے نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور ”قائم رہنا“ کے معنی پیدا ہونے
 ہیں، نرال کے معنی ہیں ”زائل ہوا“ یعنی ”قائم نہ رہا“ تو مائرال کے معنی ہونگے
 ”زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا“۔ اسی طرح مَا بَرَحَ وغیرہ :

(۴) مادام میں ”ما“ ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں ”جب تک“
 اسی لئے مادام کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے، قَامَ التَّلَامِذَةُ
 مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا) :

تنبیہ ۳۔ فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں :

قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ يَا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ
 التَّلَامِذَةُ (جب تک اُستاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے) :

(۷) لَيْسَ نفی کے لئے آتا ہے، لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے) :

تنبیہ ۴۔ لَيْسَ کی خبر پر عموماً لگا کر مجرور کر دیتے ہیں، لَيْسَ الْوَلَدُ

بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں قی نہیں پڑتا (دیکھو سبق ۴-۸) :

تنبیہ ۵۔ فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو :

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۵

عَرَجَاءُ (آعِج کا مونث) لنگڑی

غَزِيْرٌ بہت زیادہ۔ موسلا دھار

حَامِضٌ کھٹا

زِحَامٌ بھیڑ

غَمَامٌ أَبْرٌ	مُصْبَاحٌ (ج مَصَابِيحُ) چراغ
قَصِيرٌ (ج قِصَارٌ) کوتاہ	مَطَرٌ (ج أَمْطَارٌ) بارش
قَمِيصٌ (قُمَصَانٌ) پیرہن	مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا
كَثِيفٌ گھنا	نَشِيطٌ خوش دل - چُست
مُتَالِمٌ دردناک - تکلیف دہ	هَادِئٌ با آرام - با سکون
مُتَقِدٌ سُلاک ہوا - روشن	جَوْفُضَا - زمینِ آسمان کی درمیانی جگہ

مشق نمبر ۳

تنبیہ ۵۔ دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالت نصبی میں بتلایا گیا ہے :

(۱) أَلْبَيْتٌ نَظِيفٌ	كَانَ أَلْبَيْتٌ نَظِيفًا
(۲) الْقَمِيصُ قَصِيرٌ	صَارَ الْقَمِيصُ قَصِيرًا
(۳) الْجَوُّ مُعْتَدِلٌ	أَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا
(۴) الْغَمَامُ كَثِيفٌ	أَمْسَى الْغَمَامُ كَثِيفًا
(۵) الزَّحَامُ شَدِيدٌ	أَضْحَى الزَّحَامُ شَدِيدًا
(۶) الْمَطَرُ غَزِيرٌ	ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيرًا
(۷) الْمِصْبَاحُ مُتَقِدٌ	بَاتَ الْمِصْبَاحُ مُتَقِدًا
(۸) هَلِ النَّهْرُ جَارٍ ؟	نَعَمْ ! دَامَ النَّهْرُ جَارِيًا

(۹) هَلِ الْبَابُ مَفْتُوحٌ

لَيْسَ الْبَابُ مَفْتُوحًا

(۱۰) هَلِ الشَّاةُ عَرَجَاءُ

لَيْسَتِ الشَّاةُ عَرَجَاءَ

(۱۱) الْوَلَدُ صَالِحٌ

مَا نَزَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا

(۱۲) الْوَلَدَانِ صَالِحَانِ

مَا نَزَالِ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ

(۱۳) الْأَوْلَادُ صَالِحُونَ

مَا نَزَالِ الْأَوْلَادُ صَالِحِينَ يَا صُلَحَاءَ

(۱۴) أَلَبْنْتُ مُهَذَّبَةً

مَا نَزَلَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً

(۱۵) أَلَبْنَاتٌ مُهَذَّبَاتٌ

لَا تَنَزَالِ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ۴۔ مذکورہ پندرہ جملوں پر اِن داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ

لفظ کرو۔

(۱۶) هَلِ التِّلْمِيزُ حَاضِرٌ

مَا قَعِيَ التِّلْمِيزُ حَاضِرًا

(۱۷) أَأَنْتَ جَالِسٌ إِلَى الظُّهْرِ؟

أَنَا أَجْلِسُ مَا دَامَ ابْنِي جَالِسًا

(۱۸) أَهَذَا أَخِي

لَيْسَ هَذَا أَخَاكَ

(۱۹) هَلِ الرُّمَانُ حَامِضٌ

لَيْسَ الرُّمَانُ بِحَامِضٍ

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو۔

(۱) كَانَ الْوَلَدُ

(۳) كَانَ الرَّجُلَانِ

(۲) صَارَ الْجَوُّ

(۴) أَصْبَحَ الرِّجَالُ

- (۵) کَانَتْ الْبَنْتُ (۱۱) لَيْسَ الْقَمِيصُ
 (۶) صَارَتِ الْمَرْءَتَانِ (۱۲) إِنَّا أَتَوْنَ صَادَامَ
 (۷) أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ (۱۳) أَلَيْسَ ... صَادِقًا
 (۸) أَمْسَى الْمَطَرُ ... (۱۴) مَا نَزَلَ الْغَمَامُ
 (۹) بَاتَ الْمَرِيضُ (۱۵) أَلَيْسَ ... مُهَذَّبًا
 (۱۰) سَيَكُونُ التَّلَامِيذَةُ (۱۶) مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو! نمبر ۳۹

(۱) صَارَ الطَّيْنُ حَرْفًا

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر

(الطَّيْنُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے

(حَرْفًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے

فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) قَدْ يَصِيرُ الْجَاهِلُونَ عَالِمِينَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعّیض ہے۔ یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور

مضارع پر تبعّیض کے معنی میں۔

(يَصِيرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے

(الْجَاهِلُونَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔ اس کے

رفع کی علامت اُوْنَ ہے۔

(عَالِمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی علامت ۛیْنَ ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چُست تھا (۳) پیر ہن لمبا ہو گیا
- (۴) شام کے وقت بغیر سخت ہو گئی (۵) بیمار نے آرام سے رات
- گزاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ ہنڈب رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک
- رہتے ہیں (۸) بارش دن میں مُوسلا بھار رہی (۹) فضا رات میں
- کشیف رہی (۱۰) سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی
- حاضر ہو گئی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

الدَّسْرُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ النَّاْقِصَةُ

(گزشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعل ناقص کے پڑھے ہیں۔
در اصل وہی افعال ناقصہ ہیں :

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعال تامہ (دیکھو درس ۳۷-۳۸)
لیکن کبھی وہ صائر کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعال
ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں :-

عَادَ يَعُوْدُ (کوٹنا۔ ہونا)، تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہو جانا)، اِسْرَتَدَّ
يِرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہو جانا)، اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا)

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعل ناقص کے طور پر آ جاتے ہیں :-
ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامہ ہیں اور
دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں، عَادَ الْخَلِيْلُ مِنْ مَكَّةَ
(خلیل مکہ سے کوٹنا)، عَادَ الْخَلِيْلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہو گیا)، تَحَوَّلَ نَرِيْدُ مِنْ
الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ (نرید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، اِسْرَتَدَّ نَرِيْدُ عَنْ دِيْنِهِ (نرید اپنے دین سے
اللبن جُنبًا (دودھ پینے بن گیا)، اِسْرَتَدَّ نَرِيْدُ عَنْ دِيْنِهِ (نرید اپنے دین سے

پھر گیا، اِمْرَتَدَّ الْأَعْمَىٰ بَصِيرًا (انہ کا بینا ہو گیا)۔ اِسْتَحَالَ الْأَمْرُ رَکَمَ
مشکل ہو گیا، اِسْتَحَالَتِ الْخُمْرُ خَلًّا (شراب سرکین گئی) +

۲۔ کبھی کان بھی تاقہ ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے
ہیں ”موجود ہونا“ یا ”پایا جانا“: کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَكُنْ غَیْرُهُ (اللہ
[موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں کَانَ
اور لَمْ یَكُنْ کا صرف فاعل آیا ہے۔ اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے
اس لئے وہ تاقہ کہلائیگا +

۳۔ اَصْبَحَ اور اَمْسَىٰ بھی تاقہ ہو جاتے ہیں۔ جبکہ ان کے معنی
ہونگے ”صبح کرنا“ یا ”صبح کے وقت آنا“۔ ”شام کرنا“ یا ”شام کے وقت
آنا“: اَصْبَحْنَا یا اَمْسَيْنَا بِالْخَيْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)۔ اَصْبَحَ
یا اَمْسَىٰ عَلَيْهِمُ الطُّوفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آ پہنچا)
۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تاقہ ہو جاتا ہے، دَامَ مُحَمَّدٌ کَرَمَ (آپ کی
بزرگی ہمیشہ رہے) +

۵۔ یاد رکھو دعائیں یا بددعائیں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے
مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور ملتے نافیہ کی جگہ لا کا استعمال
کرتے ہیں: کَانَ اللّٰهُ فِیْ عَوْنِکَ (اللہ تیری مدد میں رہے)۔ لَا یَزِلُّکُمْ
سَالِیْنٌ (تم ہمیشہ سلامت رہو)۔ طَالَ عُمْرُہُ (اس کی عمر دراز ہو)۔ لَا بَأْسَ لَکَ

اللَّهُ فَيْكَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے۔ یہ بد دعا ہے)۔ کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ (اللہ تمہیں بخش دے) +

۴۔ فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں: كَانَ قَائِمًا نَزِيذًا (زید کھڑا تھا)۔ اس کو كَانَ الْقَائِمُ نَزِيذٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صغیرا کا یا وکبیرا + اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف ترعوما خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: كَانَ لِي غُلَامٌ۔ كَانَ عِنْدِي غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا) +

۵۔ يَكُونُ (كَانَ کا مضارع) پر کوئی حرف جازم (دیکھو سبق ۲۰۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ يَكْ، لَا تَكُنْ سے لَا تَكْ، لَمْ أَكُنْ سے لَمْ أَكْ ہو جاتا ہے: لَمْ أَكْ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بد بخت نہیں تھا)

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا: لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ يَكِ الْوَلَدُ نہیں کہا جاسکتا + ۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمہیں کسی قدر معلوم

ہو چکا ہے اور چوتھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفعول ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۴-۵)

خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آسکتا ہے اور شبہ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آسکتا ہے۔ اسی طرح فعل ناقص اور اِنَّ اور اُس کے انخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آسکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:-

خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَهُ	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَهُ	إِنَّ خَالِدًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَهُ
الْإِشْتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيدٌ لَهُ	كَانَ الْإِشْتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيدٌ لَهُ	إِنَّ الْإِشْتَاءَ بَرْدُهُ شَدِيدٌ
الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ	إِنَّ الْهَرَّةَ فِي الْبَيْتِ
لَحَارِيسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ لَحَارِيسُ عِنْدَ الْبَابِ	إِنَّ لَحَارِيسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو۔ سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر ھُو مُسْتَتِر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القرآن مفعول ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ سرفچی میں سمجھا جائیگا۔ مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ کان کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالتِ نصبی میں سمجھا جائیگا۔ دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور

لہ خالد قرآن پڑھتا ہے + لہ خالد قرآن پڑھتا تھا + لہ بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے + لہ موسم ہرما کی سردی سخت ہے + لہ موسم ہرما کی سردی سخت تھی +

ہے۔ اور چوتھی میں (عِندَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے :

تنبیہ ۱۔ اعراب محلی اور تقدیری

تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو ان پر اعراب کی حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مَبْنِیٰ ہیں یا مرکب تو محل و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کر لیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں مثلاً جَاءَ هَذَا میں ”هَذَا“ فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مَبْنِیٰ ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ اس لئے اس جملے میں ”هَذَا“ کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہینگے۔ رَأَيْتُ هَذَا میں ”هَذَا“ مفعول ہے اس لئے اسے محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائیگا اور قُلْتُ لِهَذَا میں ”هَذَا“ حرف جر کے بعد آیا ہے اس لئے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہینگے۔ تم نے حصہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہو کر تا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب

لے تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مَبْنِیٰ ہوتا ہے +

نہیں پڑھا جاتا اور اسم منقوص (جس کے آخر میں ی ہوا) پر
حالت رفعی و جری میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں
پر جو اعراب فرض کر لیا جائے، بے تودہ بھی محلی، مگر کتب صرف
میں اسے تقدیری کہتے ہیں +

مشق نمبر ۴۴

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱۔ قَدْ يَصِيرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قَدْ) حرف تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں
اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔
(يَصِيرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔
(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

۲۔ بَاتَ الْمَرْضَى مُتَأَلِّمِينَ (بیماروں نے دُکھ میں رات گزاری)

(بَاتَ) فعل ناقص، ماضی ہے مبتدی ہے فتوحہ پر۔

(الْمَرْضَى) جمع ہے مَرِيضٌ کی۔ اسم ہے فعل ناقص کا حالت رفعی
میں ہے مگر اسم مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا

اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔

(مُتَالَمِّینَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت - یُنَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱-۵)

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدًا شَدِيدًا (لفظی معنی: ہوا جاڑا اس کی

سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہو گئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدًا شَدِيدًا)

جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے تفصیل حسب ذیل ہے :-

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل یہ

پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدًا شَدِيدًا) بَرْدٌ دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ ہ ضمیر مجرور ہے۔

مبنی ہے۔ مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور کہینگے۔

(شَدِيدًا) خبر ہے دوسرے مبتدا کی مرفوع ہے۔

مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے

مبتدا (الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل

ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ہے
 ۴۔ مَا زِلْنَا نَرَىٰ عَجَائِبَ خَلْقِ اللَّهِ (ہم ہمیشہ اللہ کی
 مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)۔

اس جملے میں (مَا زِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص
 اور اِس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص
 کی نیچے تفصیل دیکھو۔

(مَا زِلْنَا) فعل ناقص، ماضی جمع متکلم مَا زِلْنَا سے۔ اِس میں
 (نَا) ضمیر ہے۔ مَبْنِیٰ ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اِس
 لئے محلاً مرفوع

(نَرَىٰ) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اِس میں ضمیر جمع متکلم
 کی پوشیدہ ہے وہی اِس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع
 (عَجَائِبَ) مفعول ہے اِس لئے منصوب ہے۔ مضاف بھی ہے۔
 (خَلْقِ اللَّهِ) مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
 ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ اِس لئے اُسے محلاً منصوب کہا جائیگا۔
 فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ہے

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۴

عَبَّرَ (ن) عبور کرنا۔ پار کرنا	اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا
عَكَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھہرے بیٹھا	اَوْصَى (۱) وصیت کرنا
حَقَّقَ (۲) اس کا مصدر تحقیق ہے	تَدَارَكَ (۵) تلافی کر لینا۔ اصلاح کر لینا
ثابت کر دیکھانا	تَوَقَّعَ (۴) توفیق پانا۔ مقصد کو پہنچنا
هَدَّدَ (۲) اس کا مصدر تھدید ہے	ثَابَرَ (۳) درپے ہو جانا۔ لگاتار کوشش کرنا
ڈرانا۔ ڈھمکانا	جَادَ (ن۔ و) سخاوت کرنا

نَزَهَوْتُ تازگی۔ خوشنمائی۔ پُھول	اَلْاَلَمَانُ جرمنی
سَمَاحَةٌ سخاوت۔ چشم پوشی	اِدِيسُون اِیڈین، امریکہ کا مشہور موجد
سَوَاءٌ برابر	اَمَلٌ (ج اَمَالٌ) اُمید
طَائِفَةٌ گروہ	اَنَّى (اسم استفہام ہے) کس طرح؟
طَائِرٌ پرندہ	اِنْتَقَالَ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا
طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز	بَسَاطٌ فرش۔ غالیچہ
طَيَّارٌ (مصدر ہے طائر کا)	بَغْيٌ سرکش۔ بدکار
طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا	لِحَاكِي نَقَالَ۔ آج کل فونوگراف کے لئے
طِينٌ کچھڑ	استعمال ہوتا ہے

مُذْنِبٌ گناہگار	عِزْم پختہ ارادہ
مِرْيَةٌ شک	فَتَاۃ جوان عورت داس کا مذکر گوتی
مُسْتَحِيلٌ مشکل - محال	(۶)
مُسْتَرِيحٌ با آرام	فُضُولُ ضرورت سے زیادہ - بچا ہوا
مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا	لَدَى پاس لَدَيْكَ تیرے پاس
مَوَدَّةٌ دوستی	مَبْلَغُ رسائی - پہنچنے کی حد
نَجَاحُ کامیابی	الْمَحِيطُ بَراسمندر
هَفْوَةٌ (جَهْفَوَاتٌ) نعرش غلطی	الْمَحِيطُ الْاِطْلَاقِيٌّ بحر اٹلانک

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعال ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو

غور سے دیکھو +

- (۱) لَا آخَافُ اَنْ اَصْبَحَ فَقِيْرًا لِّكُنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَمْسِيَ مُذْنِبًا
- (۲) قَدْ رَضِيَ الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَافَتَاۃً كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَّ
- الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى اَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الْمَرِيضُ مُسْتَرِيْحًا
- وَاَضْحَى صَحِيْحًا (۶) دُمْتُ سَالِمِيْنَ (۷) اَلَسْتَ ابْنُ الْاَمِيْرِ؟
- (۸) النَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَاطِرِيْنَ اِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ
- (۱۰) لَا تَزَالُ تُعْبِدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ (۱۱) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا

أَنْفَكَ الْبَاطِلَ مَهْزُومًا (۱۳) مَا قَسَيْتَ طَائِفَةً قَائِمَةً عَلَى
 الْحَقِّ (۱۴) أَسَكْتَ مَا دَامَ السُّكُوتُ نَافِعًا (۱۵) إِنِّي لَا أَبَالِي
 بِالْتَّهْدِيدِ مَا دُمْتُ بِرِيئًا (۱۶) مَا بَرِحَ إِدْيُسُونَ الْأُمْرِكِيُّ
 يُجَرِّبُ حَتَّى تَوْفَّقَ إِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِي [الْفُونُونُغَرَفِ] الَّذِي
 يَحْفَظُ الصَّوْتِ وَيُعِيدُهُ (۱۷) قَدْ لَا يَسْتَحِيلُ الْهَوَاءُ مَاءً
 (۱۸) كُنُوا مُسْلِمِينَ وَلَا تَعُودُوا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسُ مَا
 لَمْ يَجْلِسِ أَبُوكَ (۲۰) اللَّهُ فِي عَوْنِ عَبْدِهِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ
 (۲۱) إِنَّ الْعَدَاةَ تَسْتَحِيلُ مَوَدَّةً + يَتَذَكَّرُ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ
 (۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُولِ سَاحَةً + حَتَّى تَجُودَ وَمَا لَدَيْكَ قَلِيلٌ
 مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] أَنِّي يَكُونُ لِي عَلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ
 وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا (۲) فَلَا تَكُ فِي مَرْيَمَ مِنْهُ، إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
 (۳) قَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى
 لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ (۴) وَقَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّى
 يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَى (۵) وَأَنْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ تَظَلَّتْ
 عَلَيْهِ عَاكِفًا (۶) أَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا
 اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ (۸) فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ الْقَاهُ

[اَلْفِی قَمِیصَ یُوسُفَ] عَلٰی وَجْهِہٗ [عَلٰی وَجْہِہٖ یَعْقُوبَ]
 فَارْتَدَّ بَصِیْرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمَسُّوْنَ [تَامَّہٗ]
 وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ [تَامَّہٗ] (۱۰) خَالِدِیْنَ فِیْہَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ *

مشق نمبر ۴۴

ذیل کی عبارت میں افعال ناقصہ اور اِنَّ اور اُس کے

اَخَوَات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا

شُبہ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں *

كَانَ النَّاسُ يَطْمُتُونَ اَنْ فَنَ الطَّيْرَانِ نَجَاحُہٗ مُسْتَحِيلٌ
 وَصَارُوا يَسْخَرُونَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِیْقِہٖ لِاَنَّهُمْ
 یَرَوْنَ اَنَّ الْاِنْسَانَ عَزْمُہٗ مُحْدُوْدٌ، وَاَنَّهُ لَنْ یَزَالَ عَلٰی حَالِیْہِ
 الَّذِیْ خُلِقَ عَلَیْہَا مَا دَامَ لَمْ یُخْلَقْ کَالطَّایْرِ، وَلَکِنَّ الْمُخْتَرِعِیْنَ
 اَمَّا لَہُمْ بَعِیْدَةٌ، فَتَابَرُوا حَتّٰی تَمَّ نَجَاحُ الطَّیْرَانِ، وَاصْبَحَتْ
 الطَّیْرَارُ مِنْ اَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ
 اَنْ یَعْبُرُوْا بِہَا الْمَحِیْطَ الْاِطْلَنْطِیَّ مِنْ اَمْرِیْکَا اِلٰی اُوْرُوْپَا
 بِاَخْوَفٍ کَاَنَّهُمْ فَوْقَ بَسَاطِیْلِ سُلَیْمَانَ

وَاصْبَحَ حُكَمَاءُ الْاَلَمَانِ سَبَقُوا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ

طَائِرَةٌ تَطِيرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا
 مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ
 ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

(من النحوا الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔
- (۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی (۷) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات گزاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّينَ] رات گزاری (۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انھیں پالیا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے] +

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْثَلَاثُونَ

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قریب ہونا)، کَرَبَ (قریب ہونا)، أَوْشَكَ (قریب ہونا)،

عَسَى (امید ہے۔ شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں؛

تنبیہ ۱۔ کَرَبَ اور أَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئے؛

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع

کا آنا ضروری ہے؛ کَادَ الطِّفْلُ يَقُومُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)؛

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعال مقاربہ بھی افعال

ناقصہ کی طرح جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعال

مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع

اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر شتر ہوتی ہے جملۂ فعلیہ بن کر خبر

واقع ہوتا ہے۔ افعال مقاربہ کا اسم حالت مرفعی میں اور خبر

حالت نصبی میں سمجھو؛

۳۔ اِن فَعْلُوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اَنْ داخل کرتے

ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسَى اور أَوْشَكَ کے بعد اَنْ کا لانا ہی بہتر ہے؛

عَسَى نَرِيْدُ اَنْ يَقُوْمَ (قریب ہے کہ زیر کھڑا ہو جائے)، کَادَ اور کَرَبَ کے بعد

نہ لانا بہتر ہے *

۴۔ عَسَىٰ اور اَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں؛ عَسَىٰ اَنْ يَّقُوْمَ زَيْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ اور کَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں *

۵۔ کَادَ کا مضارع يَكَادُ (خَافَ، يَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَكَ کا يُوْشِكُ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسَىٰ کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ اس کی گردان سُرْجی کی طرح کر لو۔ کَوْبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے *

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعال مقاربتہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ ان سب کے معنی میں ”شروع کرنا“ یا ”کرنے لگنا“: اَخَذَ الْيَطْفُلُ يَمْشِي (بچہ چلنے لگا) *

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) عَسَىٰ اللّٰهُ اَنْ يَّشْفِيْكَ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کر دے)

(۲) تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَكَ اَنْ يُّفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:-

(عَنْسَى) فعل مقاربه،

(اللَّهِ) فعل مقاربه کا اسم،

(أَنْ) حرف ناصب مضارع،

(يَشْفِي) فعل مضارع معروف، منصوب ہے اُن کی وجہ سے،

اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے

اور وہی اس کا فاعل ہے،

(لَيْ) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول

ہے، اس لئے اسے منصوب المحل کہیں گے،

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ

ہو کر خبر ہے عَنْسَى کی محلاً منصوب، عَنْسَى اپنے اسم و خبر

سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ

تیسرے جملہ میں فعل مقاربه کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۷

أَذَابَ (و-ا) پگھلانا

أَشْتَعَلَ (ع) بھڑکنا

أَبَى (يَأْبَى) انکار کرنا

أَحْرَقَ جَلَّانَا

اَسْفَرَا (۱) صبح کا خوب اُجالا ہونا
 اَقْبَلَ توجہ ہونا۔ کسی کی طرف مٹنے کرنا
 اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
 بَادَرَا (۳) جلدی کرنا
 بَعَثَ (ف) بھیجا۔ اٹھانا
 تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
 تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا
 جَرَى (ضی) جاری ہونا۔ دوڑنا
 خَصَفَ (ض) لپٹانا
 طَارَ (ی ض) اُڑنا
 فَاَقَ (و-ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)
 فَقِهَ (س) سمجھنا
 قَطَفَ (س) ٹوڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)
 لَامَ (و-ن) ملامت کرنا
 وَقَعَ (يَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا
 اُمْنِيَّةٌ (جہ آمائی) آرزو
 حَطَبٌ جلانے کی کٹری

خَبِلَ (اسم جمع ہے) گھوڑے
 دَوَّنَ بغیر سوا
 مَرَكُوْبٌ سواری
 سَبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے
 سے آگے بڑھنا۔ گھڑ دوڑ
 شَابٌ (جہ شَبَابٌ) جوان
 عَادِيٌّ معمولی
 غَزَالٌ ہرن
 فَوْجٌ کشادگی
 فَرَحٌ یا فَرَحَةٌ خوشی
 مَقَامٌ مَحْمُودٌ جس مقام سے جناب
 رسول خدا قیامت کے روز اللہ
 تعالیٰ سے شفاعت کی لہاں
 کرینگے
 هَوْنٌ وقار۔ نرمی
 وَرَقٌ پتہ کتاب کا ورق
 وَطْأَةٌ شدت

مشق نمبر ۴۶

(۱) كَذَنَّا نَاطِرٌ مِنَ الْفَرَجِ (۲) اَوْشَكْتَ اَمَانِي الْكَسْلَانِ
 تَقْتُلُهُ لَا نَ يَدِيهِ تَأْبِيَانِ الْعَمَلِ (۳) اَخَذْتُ الْوَمُ نَفْسِي
 (۴) لَمَّا اسْلَمَ عَمَارُ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يُحْرِقُونَهُ بِالنَّارِ فَمَرَّ
 عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ
 وَيَدْعُو لَهُ (۵) كَرَبَ الْحَطَبِ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ
 الْحَرِّ (۶) يُوشِكُ الْحَرُّ يَذِيبُ الْأَجْسَامَ (۷) اَخَذْنَا نَصْلِي
 ثِيَابَنَا وَاسْلَحَتْنَا (۸) عَسَيْنَ اَنْ يَحْضُرَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفْحِصِ
 اَحْوَالِ اَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوقُ نَرْوَجَهَا فِي الْعِلْمِ
 (۱۰) اِذَا اسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِي يَقْطِفُ الْاَنْرَهَارَ
 وَالْاَثْمَارَ (۱۱) كَذَن يَمُتْن مِنْ شِدَّةِ الْاَلَمِ

(۱۲) عَسَى الِلهُ الَّذِي اَمْسَيْتُ فِيهِ + يَكُونُ وِرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيبٌ
 (۱۳) اِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ + اِلَيْهِ بِوَجْهِ اٰخِرِ الدَّهْرِ تُقْبَلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۴) فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ (۱۵) عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ
 رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا (۱۶) طَفِقَا اٰدَمَ وَحَوَّاءَ اِيْخَصِفَانِ عَلَيْهِمَا
 مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (۱۷) عَسَى اَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

(۱۸) تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَقَطَّرْنَ (۱۹) لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ
 حَدِيثًا (۲۰) عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا (۲۱) قَالَ
 هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَنْ لَا تُقَاتِلُوا
 (۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكْدُ
 بِرُهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ

مشق نمبر ۲۷

تنبیہ۔ ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:-

کان لی حصان عربی جمیل المنظر سمیناہ بالخرال
 لائہ کان سریع السیر، حتی کاد ان یسبق السیارات،
 وکان لایزال یسبق الخیل فی السباق، وفانربکثیر من
 الانعامات، حتی صرت غنیاً بسببہ۔

یوماً رأیتہ قد اصبح مریضاً و اوشک ان یموت
 فظلل قلبی متألماً، وبادرت الی علاجہ و انفقت علیہ
 الف ربیۃ ليعود الی حالہ السابق، لکن لم یعد صحیحاً کما
 کان اولاً، وما انفکت واحدة من رجليه ضعیفۃ فلم یبق
 اھلاً للمسابقۃ، لکنہ ما یرجى جری عادیاً۔ فلم انزل
 استعملہ للزکوب مادام شاباً قویاً۔

وكان ولدى الصغیر يركبه فيفرح ويصهل ليستر الولد
ويمشى به هونا لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الأرض -
وكان يفهم القول والاشارة كالانسان ويفعل ما يقال
له، فكان ذلك الحيوان كان يجيبنا بغير اللسان - وفي السنة
الماضية مرض ومات فتأسفنا كثيرا - وبعد ذلك الحصان
ما وجدنا مثله الى الآن :

اشعار

ان الخزال حصاننا قد كان كالانسان
هو كان يفهم قولنا ويجيب دون لسان
ولد صغير يركبه فيستر كالفرحان
يمشى ويصهل فرحة يجري بالاطمئنان

الدَّرْسُ الرَّابِعُونَ

(۱) أفعال المدح والذم

۱ - نَعِمَ (در اصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بُئِسَ
(در اصل بُئِسَ) ذمّت کے لئے - ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا
ہے یا وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو - فاعل کے بعد

ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذم ہوتا ہے :
 نِعَمَ الرَّجُلِ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) یُسَ غَلَامٌ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم
 مرد کا بُرا غلام ہے) ان مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور
 مقصود بالذم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخر
 سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مل کر خبر مقدم مانتے ہیں +

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شئی) آتا ہے۔ نِعِمَّا هِیَ

(در اصل نِعَمَ مَا هِیَ = اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب
 واقع ہوتا ہے : نِعَمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس
 صورت میں نِعَمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا
 فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تینز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے
 (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئیگا) فعل و فاعل اور تمیز مل کر
 جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے
 وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا +

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں :

نِعَمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعَمَ الْعَبْدُ اَیُّوبُ = اَیُّوبُ اچھا بندہ ہے) نِعَمَ
 الْمَوْلَى وَنِعَمَ النَّصِيرُ [اللَّهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے) +
 نِعَمَ كَامُوثٌ نِعْمَتٌ اور یُسَ كَامُوثٌ نِعْمَتٌ ہے : نِعْمَتِ

الْإِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءُ غَادِرَةٌ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بُری عورت ہے) ❖

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تشبیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا ❖

۵۔ حَبَدًا (اچھا ہے وہ) کو نِعَم کے معنی میں اور لَا حَبَدًا اور سَاء کو بُئْس کے معنی میں استعمال کرتے ہیں؛ حَبَدًا اِلِیْتِفَاقٌ وَلَا حَبَدًا (یا سَاء) اِلِیْتِخَالَفٌ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف بُرا ہے) ❖

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ

ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے ❖

تنبیہ ۲۔ سَاء (بُرا ہونا۔ بُرا لگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل

ہے اور اس کی گردان قَالَ يَقُولُ کی طرح ہوتی ہے ❖

(۲) صِيغَتَا التَّعَجُّبِ

تعجب کے دو صیغے

۱۔ مَا أَفْعَلُہُ اور أَفْعِلُ بِہُ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل

ہیں اور ان دونوں کو صِيغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں

مَا أَحْسَنُہُ یا أَحْسِنُ بِہُ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح ھُ اور

ھُ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث،

واحد، تنبیہ یا جمع لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے
 بعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا: مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا (رشید کیا ہی
 خوبصورت ہے) اور أَحْسِنُ بِرَشِيدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا
 أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ أَقْصَرَ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی
 کوتاہ ہیں) ✽

۴۔ مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا کے لفظی معنی ہونگے ”کس چیز نے حَسِین
 (صاحبِ حُسن) بنایا رشید کو“ گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو
 پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ ”رشید کتنا حَسِین ہے“۔
 أَحْسِنُ بِرَشِيدٍ کے لفظی معنی ہونگے ”رشید کو حَسِین سمجھ“
 یعنی رشید اتنا حَسِین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حُسن کا
 اعتراف کرے۔ اس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے
 کے لئے بڑھایا گیا ہو ✽

تنبیہ۔ نحو یوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور
 ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز مؤلف کی
 سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی
 مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائیگی ✽

۵۔ ماضی کے لئے گان اور مستقبل کے لئے یَکُونُ بڑھا کر

بولتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنظَرِ الْبَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوش نما تھا) مَا يَكُونُ أَطْيَبَ مَنظَرًا لِّبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا) ÷
- ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور

ثلاثی مجرد کے جو مادے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدر پر أَشَدَّ یا أَشَدُّ یا أَعْظَمَ یا أَعْظَمُ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں: مَا أَشَدَّ إِعْزَازُ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزت دیتے ہیں)، أَعْظَمُ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَدِّهِ إِلَى الْفَقْرِ (فضل خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا أَعْظَمَ حُزْرَةَ وَجْنَةَ الْإِبْنَةِ (ڑکی کا رُخسار کیا ہی سُرخ ہے) مَا أَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ

(جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے) ÷ مشق نمبر ۴۸

- ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا

(۲) أَحْسَنُ بِرَشِيدٍ

اس طرح:-

(مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے،
(أَحْسَنُ) فعل ماضی، مبنی ہے فتح پر، اس میں ضمیر (هُوَ)

مُسْتَرْتَب ہے جو مآ کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلّا مرفوع،
(رَشِيدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب

فعل و فاعل و مفعول مگر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلّا مرفوع،
مبتدا و خبر مگر جملہ اسمیہ ہوا۔

(أَحْسِنُ) فعل امر، تَجَبُّب کے لئے ہے، جسنی ہے سکون پر،
اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلّا مرفوع،
(ب) حرف جار ہے۔ اس جگہ زائد واقع ہوا ہے،
(رَشِيدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے
منصوب المحل ہے،

فعل تَجَبُّب فاعل اور مفعول کے ساتھ مگر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۸

رَابِعَةُ عَشْرَةَ چودہویں	اَوَابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا
شَرِكٌ شریک کرنا	خدا کی طرف
شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان	اَخْفَى (۱) چھپانا
کے کنارے کی شُرخی	اِبْيَاضٌ سفیدی (اِبْيَضٌ کا مصدر)
عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا	خِيَارٌ لکڑی۔ کھیرا

عَاذِلْ مَلامت کرنے والا	مَا أَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جِدُّ سے بنا ہے)
عَاقِبَةُ انجام	مَرَّتَقَى آرام گاہ
عَاشِرُ دوست - رشتہ دار	مُشْرِكُ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفوی
قَتَلَ وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)	یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
قُصَوَاءُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی	مَقَّتْ غصہ
ایک اُونٹنی کا نام ہے	مَوْلَى آقا
مَا أَحْلَى کیا ہی میٹھا ہے (حُلُو سے بنا ہے)	هَوَى محبت، عشق، خواہش
مَا أَرَدَ کیا ہی ردی (رَدِی سے بنا ہے)	

مشق نمبر ۴۹

- (۱) نِعَمَ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَحْسَنَهُمْ (۲) بِئْسَ هَذَا الْخِيَارُ
 مَا أَرَدَاهُ (۳) نِعَمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتُ عَاقِبَتُهُ وَبِئْسَ الْكِذْبُ
 وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ (۴) حَزَنًا إِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَزَنًا عِصْيَانُهُمَا
 (۵) سَاءَتِ الْمَرْءُ سَلَمَى مَا أَقْبَحَمَا (۶) مَا أَسْبَقَ الْفَاسِقَ
 إِلَى مَقْتِ اللَّهِ (۷) مَا أَكْبَرَ مَقْتِ اللَّهِ عَلَى الْمُشْرِكِ (۸) مَا
 أَحْسَنَ هَذِهِ الْمَرْءُ وَمَا أَقْبَحَ تِلْكَ الْإِبْنَةُ (۹) هَذَا الْكِتَابُ
 سَهْلٌ وَمَا أَسهَلُهُ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا أَصْعَبُهَا
 (۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةُ قُصَوَاءُ مَا أَجْوَدَهَا (۱۱) مَا أَشَدَّ تَكْرِيمَ

الْعُلَمَاءُ وَمَا أَعْظَمَ تَذَلُّلَ الْجُهَّالَةِ (۱۲) نِعَمَ الْوَلَدِ أَنْتَ وَمَا
 أَحْسَنَكَ (۱۳) أَعْظِمُ بَعْلِيهِ وَأَشَدُّ بِجَهْلِكَ (۱۴) نِعِمَّتِ
 الشَّجَرَةُ نَخْلَةً (۱۵) مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةِ (۱۶) مَا
 يَكُونُ أَعْظَمَ ابْيَاضَ نُورِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ
 (۱۷) أَلِمَدَا دُنِيَ هَذِهِ الدَّوَاةِ [يَا الْمِحْبَرَةَ] أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ
 سَوَادَهُ (۱۸) سَرَّنِي مَا سَمِعْتُ وَسَاءَ فِي مَا رَأَيْتُ
 (۱۹) أَلَا جَدًّا عَازِرِي فِي الْمَوِيَّ وَلَا جَدًّا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۲۰) قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (۲۱) أَسْمِعْ بِهِ وَأَبْصِرْ (۲۲) يَبْسُ
 الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۳) نِعَمَ الْعَبْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ (۲۴) لَيْسَ
 الْمَوْلَىٰ وَلَيْسَ الْعَشِيرُ (۲۵) يَكْسِمُ اشْتَرَا بِهِ أَنْفُسَهُمْ (۲۶) إِنْ
 تَبَدُّوا لِلصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفَوْهَا وَتُؤْتَوْهَا الْفُقَرَاءَ
 فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۲۷) سَيَبْتَغُوا وَجْهَ الدِّينِ كَفَرُوا

مشق اردو سے عربی نمبر ۵

- (۱) یہ کتاب کیا ہے اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہے
- خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہے علم والا ہے
- (۴) شرک بُری چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ تبروز نکما ہے اور کیا ہے

ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور نخل بُری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی بُرا ہے (۱۰) بُرا ہے فضول خرچ اور بُرا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے *

شق (کِتَابٌ مِنْ تَلْمِیْذِ اِلٰی اَبِیْہِ) نمبر ۵

سَیِّدِی الْوَالِدِ الْاَبْجَد

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ بَعْدَ اِهْدَءِ وَاجِبِ الْاِحْتِرَامِ
اَعْرَضُ لِحَضْرَتِکَ اِنِّی طَالَمْتُ تَعَنُّیْتُ اَنْ اَلْکُتِبَ اِلَیْکَ رِسَالَةٌ تَسْرِّکُ
وَاُمِّی الْمُحْتَرَمَ وَجَمِیعِ اَهْلِ الْبَیْتِ وَحِیثُ اِنِّی ظَفَرْتُ الْیَوْمَ بِمَنَیْ
بَادَرْتُ بِہِ لِمَسْرَتِکُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اَوَّلًا، اِنِّی تَمَمْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِہٖ مَعْرِفَةَ الْاَفْعَالِ وَاَقْسَامِہَا
فَاَلَا اَنَا اسْتَطِیْعُ اَنْ اَعْرِفَ عَنْ کُلِّ فِعْلِ زَمَانُہٗ وَصِیغَتُہٗ وَقِسْمُہٗ
وَلِهَذَا قَدْ اِنْدَدَتْ لِی قُوَّةُ الْفَہْمِ وَالتَّحْکُمِ فِی الْعَرَبِیَّةِ
ثَمَّ اَنْبَشْتُ بِجَمِیعِ اَبْخَایَةِ السُّرُودِ اِنِّی نَلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

لے عصر دراز سے لے ظفر (س) کامیاب ہونا۔ لے مٹی اُڑو + لے طاقت *

وَبِرَّكَ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْإِمْتِحَانِ وَالْمَزِيدُ إِنِّي صِرْتُ
الْأَوَّلَ فِي فَصْلِي۔

یَا ابْنِ الْمُحْتَرَمِ! إِنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ نِقْصَةِ الْإِمْتِحَانِ
وَذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ أَجْرَى حَضَرَاتُ الْمُفْتِشِينَ اِمْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْمَوَادِّ
الَّتِي تَلَقَّوْهَا فِي مُدَّةِ ثَلَاثَةِ الْأَشْهُارِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْإِمْتِحَانُ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ أَغْنَى قَبْلَ آمَسٍ، وَأَمْسٍ وَالْيَوْمِ إِلَى الْعَصْرِ، ثُمَّ بَعْدَ صَلَوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ
الْمُفْتِشُونَ وَالْأَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيرُ التَّلَامِذَةَ فَصَلَّاهُ بَعْدَ فَصْلِ
وَأَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهِ وَنَتِجَةِ اِمْتِحَانِهِ۔

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِي وَأَصْطَفَ التَّلَامِذَةُ أَعْلَنَ الْمُدِيرُ أَنِّي
كُنْتُ الْأَوَّلَ فِي فَصْلِي۔ فَتَوَجَّهْتُ نَحْوَ الْوُجُوهِ وَشَخَّصْتُ إِلَى الْأَبْصَاحِ
وَرَمَقْنِي الْمُدِيرُ بَعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُورِ وَقَالَ "أَكْرَمَ تِلْمِذٍ جُمُتِهِدِ
قَدْ عَرَفَ الْغُرُصَ مِنْ وُجُودِهِ فِي الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهِ نَصَبَ
الْعَيْنِ، نَعَمَ التِّلْمِذُ أَنْتَ وَمَا عَقَّلَكَ، بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ يَا بَنِي
وَوَقَّفَكَ لِحَيْرِ الْأَعْمَالِ۔

اَمَّا اَنَا يَا وَلَدِي! فَبَقِيتُ كَأَنِّي مَلَكَتُ الدُّنْيَا وَمَا نِيَهَاوْ شَرَعَ

۱۔ چاری کرنا + ۲۔ عنی یعنی قصد کرنا۔ ۳۔ مراد لینا + ۴۔ یہاں درجۃ کے معنی
نمر کے ہیں + ۵۔ اصطفیٰ۔ ۶۔ اصطفیٰ (۷)۔ صف باندھنا + ۸۔ طرف + ۹۔ نظر کی
ننگلی بندہ جانا + ۱۰۔ کن انکھوں سے دیکھنا +

قَلْبِي يَرْقُصُ رَكِدَتِ أَطِيرُ بِالسُّرُورِ، وَتَحَوَّلَ تَرَجِي فَرَحًا، وَالْجُرْحُ
 الَّذِي كَانَ أَصَابَنِي بِالسَّقُوطِ فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي صَارَ مُنْدَمِلًا -
 يَا أَبَتِ بِمَا أَنْتَ عَوْدُ تَنِي عَلَى آدَاءِ شُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ
 نَحْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكَعَتَي الشُّكْرِ وَحَدَّثْتُ
 اللَّهَ كَثِيرًا عَلَى مَا أَسْبَغَ عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ -
 وَلَمَّا أَن فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةٌ غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ
 الْأَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيبَةِ وَنَلْبِثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ -
 ثُمَّ نَعُودُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ - إِنَّمَا قَصَصْتُ هَذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ
 الْمَكْتُوبَ لِيَزِيدَ انْبِسَاطُكُمْ جَمِيعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ -
 هَذَا * - وَأَهْدِي إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَإِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي
 سَلَامًا مُحْفُوفًا بِأَشْوَاقٍ مُشَاهِدَتِكُمْ أَجْمَعِينَ -

اَطَالَ اللَّهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطَفَتِكَ عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ

الْبَيْتِ - وَالسَّلَامُ

إِبْنُكَ الْمُطِيعُ

محمد رفیع

لہ جُرح زخم + لہ رِجنا - فیل ہوجانا + لہ عَوْدَ عادت ڈالنا + لہ صاحبِ جلال
 ہونا + لہ خوب عطا کرنا + لہ انْبِسَاطُ (۴) خوشی + لہ حَقَّ (ن) ہر طرف سے
 لیٹ لینا + لہ دیکھنا - ملاقات کرنا + یہ ہے جو کہ چکا اور اس کے علاوہ ...

سوالات نمبر ۱۶

- (۱) افعال ناقصہ و تامہ کی تعریف کرو۔ درس ۳۲ میں افعال ناقصہ کیسے ہیں؟
- (۲) افعال ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟
- (۳) اِنَّ کے اخوات کیا ہیں؟
- (۴) افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اخوات کا عمل کیا ہے یعنی ان کے اثر سے جملہ اسمیہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
- (۵) اِنَّ اور گان کے عمل میں فرق کیا ہے؟
- (۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں گان یا اُس کے اخوات کا استعمال ہوا ہو ؟
- (۷) اِنَّ " " " " " " " " " " " "
- (۸) افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ میں کیا فرق ہے؟
- (۹) افعال مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد اَنْ آتا ہے؟
- (۱۰) افعال مقاربہ سے دلش جملے مرتب کرو۔ پانچ اَنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر اَنْ کے ؟
- (۱۱) افعال مدح کون سے ہیں اور افعال ذم کون کون سے ہیں؟
- (۱۲) افعال مدح و ذم سے دلش جملے مرتب کرو؟

(۱۳) ان جملوں کی تحلیل کرو :-

قَدْ يُمِيسِي الْعَدُوَّ صِدْقًا - كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ - كَادَ الْأَعْدَاءُ
يُولُونِ أَدْبَارَهُمْ - نَعِمْتُ بِالْبَيْتِ صِدْقَةً - عَشَى أَنْ يَنْزِلَ
الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ - دُمْتُ سَالِمِينَ - مَا بَرِحْنَا نَعْلَمُ الْقُرْآنَ
مَا أَجْمَلَ وَجَنَّتِيهِ - أَخَذَ الْمُفْتِشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ أَسْمَاءَ
الْأَوْلَادِ - نَعَمَ الْعَبْدُ - أَعْظَمُ يَعْلَمُ عَلِيٌّ +

(۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ :-

تنبیہ جو الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں ان کے معنی حاشے

پر لکھ دئے ہیں +

كان لاسرة غنيّة صبي لم تبلغ سنّه خمس سنين، وكان
جميلاً وما أجمله - فبات ليلة من ليالى الشتاء بغير لحاف^١
فاصبح مريضاً بالزكام والحشى واوشك ان يموت - فظلل^٢
الوالدان مغمومين ودعوا الطبيب، فجاء وشخص^٣، ثمّ
التفت الى ابويه وقال لا بأس ان شاء الله تعالى - انما
مسّه البرد، سيبرئ^٤ بحول الله تعالى الى الغد - ثمّ
اعطى دواءً واشرب^٥ المريض شربةً واحدةً بيد^٦ وذهب

له لحاف رضائي + ٢ تخيّن کیا + ٣ بری (س) تندرست ہو جانا + ٤ پہلایا +

فاضى الصبى بعد ساعة قد فتح عينيه وصار ينظر الى
 ابويه وجعل يتبسم ففرحوا وفرح جميع اهل الاسرة حتى
 كادوا يطيطرون فرحاً ويرقصون سروراً - ثم اعطوه الدواء
 كما هداهم الطبيب - حتى آتاه بفضل الله امسى الصبى
 صحيحاً -

نحمد والله حمداً كثيراً وتصدقوا اموالاً كثيرة في سبيل
 الله الذى يشفى المرضى +

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ

الضَّمَائِرُ

۱۔ ضمیر وہ مختصر لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو متکلم کے لئے ہو: أَنَا، نَحْنُ۔ یا مخاطب کے لئے: أَنْتَ، أَنْتُمْ۔ یا غائب کے لئے: هُوَ، هُمَا، هُمْ۔

تنبیہ ۱۔ متکلم بات کرنے والا: أَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: أَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ۔

تنبیہ ۲۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو۔

۳۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے، مُنْفَصِلَةٌ اور مُتَّصِلَةٌ۔

(۱) منفصلہ تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: أَنَا،

أَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور اَيَّايَ، اَيَّاكَ، اَيَّاهُ وغیرہ (دیکھو درس ۶ اور ۷)۔

(۲) ضمائر متصلہ کا تلفظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا

فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: كِتَابِي، كِتَابُنَا میں ي اور نَا

کَتَبْتُ، کَتَبْنَا میں ت اور نا۔ لِي، لَنَا میں ی اور نا۔

۳۔ ضمائر تو مبني ہیں۔ ان پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ مگر محلی اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالت نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرف جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔ مثالیں اوپر کے فقرے میں گزریں۔

مرفوع اور منصوب تو متصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ مگر مجرور صرف متصل ہوا کرتی ہیں۔

۴۔ اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں :-

(۱) ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیر ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: کَتَبَ، کَتَبَا، کَتَبُوا الخ (دیکھو درس ۱۲-۱۴) اور يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُونَ (دیکھو درس ۱۵-۲)۔

(۲) ضمیر مرفوع منفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ الخ (دیکھو درس ۱۶)۔

(۳) ضمیر منصوب متصل: عَلَمُهُ، عَلَمُهُمَا، عَلَيْهِم الخ (دیکھو درس ۱۵-۱۶)۔

(۴) ضمیر منصوب منفصل: اِيَّاهُ، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۱۶)۔

لِہ الخ یہ مختصر ہے اِلٰی اٰخِرہ کا۔ یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو۔

(۵) ضمیر مجرور متصل: لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ۔ كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا

الخ (دیکھو درس ۱۱-۱۲)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہئے جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آہی نہیں سکتی۔
هُوَ رَجُلٌ يَأْكُلُكَ لَنَ: ذَهَبَتْ أَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لئے ہوا کرتا ہے: أَعْطَيْتُكَ إِيَّاكَ (میں نے تجھی کو دیا)، إِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

الْضَّمِيرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتَرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں)

دو قسم کی ہیں:-

(۱) بارز [ظاہر] جن کے لئے ظاہر کوئی لفظ ہو: كَتَبْتُ میں ت اور كَتَبْنَا میں نا، يَكْتُبَانِ میں الف، تَكْتُبِينَ میں می ضمیر بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کے سات صیغوں میں نونِ اعرابی آتا ہے وہ

نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں

وہ فون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲۰-۲۱) +

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیر میں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں؛ کَتَبَ کے معنی ہیں ”اُس نے لکھا“ مگر ”اُس“ کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَكْتُبُ وہ لکھتا ہے یا لکھیگا“ یہاں بھی ”وہ“ کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ ان میں ہو پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے +

۵۔ ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبْتَ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَكْتُبُ، تَكْتُبُ [واحد مؤنث غائب]، تَكْتُبُ [واحد مذکر مخاطب]، اَكْتُبُ اور تَكْتُبُ میں ضمیریں ”مُسْتَتِر“ ہیں۔ امر حاضر اور نفی حاضر کے پہلے صیغے [اَكْتُبُ اور لَا تَكْتُبُ] میں بھی اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بازن ہیں

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کَتَبْتَ میں تٌ محض تانید کی علامت ہے ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر

یا تانید کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں +

نَوْنُ الْوَقَايَةِ

۶۔ یائے متکلم (ضمیر متکلم کی ی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون

بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایہ (بچاؤ کا قانون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچا لیتا ہے +

ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یا م متکمل لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ی، لگا دینا چاہئے : عَلِمَیْ، عَلَمُوْنِ، عَلِمْتَنِیْ، یُعَلِّمَنِیْ، یُعَلِّمَانِیْ، تَعَلِّمُونِیْ، عَلِمَنِیْ، عَلِمِیْنِ۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہتا ہے +

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ، عَنْ اور اِنَّ اور اُس کے اخوات کے ساتھ بھی آتا ہے : مِیْنِ (= مِنْ نِیْ)، اِنِّیْ، کَاتِّیْ، لَیْتِّیْ، لَکِنِّیْ (کبھی لَکِنِّیْ) البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر تَعَلِّیْ کہا جاتا ہے۔ اِنِّیْ کو بھی زیادہ تر اِنِّیْ کہتے ہیں +

ضمیر الشَّانِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرَجَّح نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لڑے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشَّانِ یا ضمیر الشَّانِ کہتے ہیں اور مؤنث ہو تو ضمیر القِصَّة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کئے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں ”بات یہ ہے“

لہ مِنْ، عَنْ اور لَیْتُ کے ساتھ نون وقایہ لازمی طور پر آتا ہے +

مَثَلًا هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (اللہ ایک ہے) فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبَ (کیونکہ ”بات یہ ہے“ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں) +

تنبیہ ۴۔ بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے صرح کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے

ضمیر فاصل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفت کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہئے جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)، أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں) +

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی بن جائیگا اور مطلب ہی بدل جائیگا۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفت میں فرق کر دیتی ہے +

اسی طرح خبر کی جگہ أَفْعَلُ التَّفْضِيلِ کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ خَالِهِ +

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو نمبر ۵۲

(۱) اَنْتَ تُکْرِمُنِیْ

(اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب مبتدا ہے
(تُکْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر "اَنْتَ"
مُسْتتر ہے،

(نِیْ) نون و قایہ کا ہے، (ی) ضمیر منصوب متصل واحد متکلم
مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مگر جملہ فعلیہ ہو کر

خبر۔ یہ جملہ مثل رفع میں ہے مبتدا اور خبر مگر جملہ اسمیہ ہوا

(۲) اَنْلِزْمُکُمُوْهَآ (کیا ہم لپٹا دیں گے تم سے وہ چیز)

(اَنْلِزْمُ) حرف استفہام۔ حرف کے لئے اغراب میں کوئی محل نہیں ہوتا

(کُمُوْهَآ) مضارع معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر "نَحْنُ" مستتر

ہے جو فاعل ہے اس لئے محلاً مرفوع ہے

(کُمُوْهَآ) ضمیر منصوب متصل، جمع مخاطب، مفعول ہے اس

لئے محلاً منصوب ہے،

(هَآ) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول

ثانی ہے اس لئے محلاً منصوب ہے،

فعل، فاعل اور دونوں مفعول مگر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیر میں پہچانو :-
 (۱) اَنَا اَكْرَمُ الصَّيْفِ (۲) اَنْتَ تَنْصُرَانِ الْمَظْلُومِ
 (۳) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ (۴) هُنَّ يُحِبُّنَ الْمُدْرَسَةَ
 (۵) اَنْتِ تُنْظِفِينَ الْحَجْرَةَ (۶) هُمْ يَرْحَمُونَ الْيَتَامَى
 ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا

فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو :-

(۱) اَعْطَيْتُكَ كِتَابًا (۲) رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ
 (۳) وَهَبْتَنِي سَاعَةً (۴) هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ
 (۵) مَنَحْتَنِي مِقْلَمَةً (۶) سَافَرْنَا إِلَى دِهْلِي

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا اِنَّا سَمِعْنَا مَنَادًا يَّأَيُّنَادِي لِلْاِيْمَانِ فَاْمَنَّا بِهِ

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تشبیہ و جمع

مذکر و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو :-

هَلْ اَحْضَرْتَ كُتُبَكَ ؟ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں؟)

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹

اِمْلَأْ (۱) مفلسی ہونا - مفلسی

اِسْتَمَعَ (۲) کان لگا کر سنا

اَوْحٰی (۱) وحی بھیجا۔ دل پر کوئی بات ڈال دینا	سَرَّهَب (س) ڈرنا
تَجَدَّد (۵) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا ہونا	شَطَطُ عَقْلٍ وَاَصَافُ كَيْفَ بَاتِیں
تُرَابٌ مَّتٰی	صَرَفَ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا
خَشْبَةٌ دُرّ	فَشَلَّ (س) بُزول۔ کم ہمت ہو جانا
رُشْدٌ طَھِیْکَ بَاتِ	نَفَرٌ جَنْدُ لَوْگ

مشق نمبر ۵۴

پہچان کر کے ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں ؟

(۱) اِذْ يَرْيَكُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكُمْ قَلِيْلًا وَلَوْ اَرٰكُمْ كَثِيْرًا لَّفَسَلْتُكُمْ (۲) فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَسْقَيْنَاكُمْوَهُ (۳) قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی (۴) قَالَ يُقُوْمُ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۵) لَا تَمْشِيْ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا (۶) اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ (۷) قُلْ اُوْحٰی اِلَیَّ اَنْهٗ اَسْمَعُ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْۤ اِلَی الرُّشْدِ فَاَمَّا بِهٖ (۸) وَاَنْهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلٰی اللّٰهِ شَطَطًا (۹) وَاَنْهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (۱۰) اِنَّهٗ مِّنْ يَّاتِ رَبِّهٖ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ (۱۱) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشِيَةً اِمَّا لَوْ تَحْنُوْنَ نَزَرُكُمْ وَاِیَّاهُمْ (۱۲) وَاِیَّايْ فَارْهَبُوْنَ
[فَارْهَبُوْنِیْ اِیَّای] (۱۳) وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ لَیْسَ بِنَبِیٍّ كُنْتُ تُرَابًا

(۱۴) یَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفُ مِنْكَ یَسْمَلُنِیْ وَقَدْ تَجَدَّدَ دِیْ مَا اَنْتَ تَعْلَمُهٗ
فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ کَمَا عَوَّدْتَ نِیْ کَرَمًا فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ یَرْحَمُهُ

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ

الْمَوْصُولَاتُ

- اسم موصول ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آکر مقصود کو متعین کرتا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماء معروفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ ہے۔
- اسماء موصولہ حسب ذیل ہیں :-

مؤنث	مذکر	
الَّتِي (جو ایک عورت)	الَّذِي (جو ایک مرد)	واحد
الَّتَانِ { الَّتَيْنِ (جو دو عورتیں)	الَّذَانِ { الَّذَيْنِ (جو دو مرد)	ثنیۃ
اللَّاتِي يَا اللَّوَاتِي يَا اللَّائِي (جو بہت عورتیں)	الَّذِينَ (جو بہت مرد)	جمع

تنبیہ ۱- اسماء موصولہ سب مبنی ہیں۔ صرف ثنیۃ

میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے +

تنبیہ ۲- واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لا

لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اللَّائِي کو آئِي بھی لکھتے ہیں۔

اس موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑ بھر یہ اسم اپنے معنی میں بتلا سکتا ہے مثلاً صلہ جوڑا۔ امداد۔ انعام +

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماء موصولہ کے معنی میں

آتے ہیں :-
 مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکر مؤنث دونوں کے لئے

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکور مَوْتِ دونوں کے لئے۔

آیہ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لئے
 آیہ (جو شخص یا جو چیز) " " " مؤنث کے لئے

تنبیہ ۳۔ مذکورہ چاروں الفاظ اسماء استفہام بھی ہیں
(دیکھو درس ۱۲) :

تنبیہ ۴۔ اسماء موصولہ کے معنی اُردو میں ”جو، جس“

۳۔ مَنْ اور مَا اور اَيُّ اور اَيَّةُ جملہ میں ہمیشہ مبتدایا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور الَّذِي اور اُس کے تمام صیغے زیادہ تر

صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدایا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَامَضَى فَاَتَ (جو کچھ گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں "مَا" مبتدا ہے۔ فَاَتَ مِّنْ اَجْتِهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں "مِّنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلِمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔ يَعِزُّ اَيْكُمُ بِجَهْدٍ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں اَيْ فاعل ہے۔ يَهَانُ اَيْكُمُ لَا بِجَهْدٍ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَيْ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے +

۴۔ اسم موصول میں چونکہ ابہام (معنی کی غیر تعین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو ابہام کو صاف کر دے۔ اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہئے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائِد کہتے ہیں: اَكْرِمْ الَّذِي عَلَّمَكَ وَالَّتِي عَلَّمَتْكَ وَالَّذِينَ عَلَّمَكَ وَالَّتَيْنِ عَلَّمَكَ وَالَّذِينَ عَلَّمُواكَ وَالَّتِي عَلَّمَتْكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمَكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ +

تنبیہ ۳۔ پہلی، دوسری ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائِد ضمیر مستتر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائِد ضمیر بار نہ ہے :

تنبیہ ۴۔ مَنْ اور مَا کے بعد عائِد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو۔ هَذَا مَا رَأَيْتُہُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هَذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں =

تنبیہ ۵۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی صنفی لانا ہو نَوْصَفِیْ بَلَمْ (دیکھو درس ۲۰-۲۱) کا استعمال کریں: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکر یہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکر یہ نہیں ادا کیا۔ الحدیث ۱)۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا) :

- اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہئے کیونکہ اسم

موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيتُ الْوَلَدَ الَّذِي تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ رِیْنُ اُس

لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف

کر دیتے ہیں: لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے

لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد الَّذِي کو حذف کر دیا گیا ہے :

اسی طرح الْقَاهِرَةُ مَدِيْنَةٌ فِيْهَا عَجَائِبُ كَثِيْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر

ہے جس میں بہت سی عجائبات ہیں) اس مثال میں مَدِيْنَةٌ کے بعد سے اَلَّتِي

کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۷ میں :

۶۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (ال) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: الضَّارِبُ زَيْدًا یعنی الَّذِي ضَرَبَ زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)، الْمَضْرُوبُ عَلَامَةٌ یعنی الَّذِي ضَرَبَ عَلَامَةً، الضَّارِبَةُ بَنِي آلِثِي ضَرَبَتْ، الْمُشَارُّ إِلَيْهِمَا بَعْنِ اللَّذَانِ أُشِيرَ إِلَيْهِمَا، الْمُشَارُّ إِلَيْهِمْ بَعْنِ الَّذِينَ أُشِيرَ إِلَيْهِمْ :

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :-

(۱) الَّذِي يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)
(الَّذِي) اسم موصول واحد مذکر کے لئے، مبنی ہے۔

(يَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر ہو مُشْتَرِک ہے جو موصول کی طرف کوٹتی ہے وہی فاعل ہے اور اسی کو عائِد کہتے ہیں

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا،
صلہ موصول ملکر مبتدا، محلاً مرفوع،

(يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع،
فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلاً مرفوع،

مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا :

(۲) مَا مَضَى قَاتَ (جو گذر گیا وہ اتھ سے نکل گیا)

(مَا) اسم موصول

(مَضَى) فعل ماضی اس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف

لُٹتی ہے وہی فاعل ہے،

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول کا،

موصول و صلہ ملکر مبتدا،

(قَاتَ) فعل ماضی، اس میں ضمیر ھُوَ مُستتر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی

موصول کی طرف لُٹتی ہے،

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر،

مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

(۳) لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحَيَاكَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بننا سیکھا ہے)

(لَقِيتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلم فاعل ہے،

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب،

(تَعَلَّمَ) ماضی، واحد کر غائب، اس میں ضمیر ھُوَ مُستتر ہے جو

موصوف کی طرف لُٹتی ہے۔ وہی فاعل ہے

(الْحَيَاكَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے،

فعل، فاعل اور مفعول بلکہ جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہے ولد کی،
 پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے بلکہ جملہ
 فعلیہ ہوا ÷

(۴) الْمُؤْمَلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)
 (الْمُؤْمَلُ) اس میں (الْ) بمعنی الَّذِي اسم موصول ہے،
 مُؤْمَلٌ بمعنی يُؤْمَلُ صلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر ھُو مُشْتَرِک
 ہے جو موصول کی طرف کوٹتی ہے،
 موصول اور صلہ بلکہ مبتدا، مرفوع،
 (غیب) خبر، مرفوع، مبتدا اور خبر بلکہ جملہ اسمیہ ہوا ÷

(۵) اِنْ جُلُوں کی ترکیب تم خود کرو: هَذَا الَّذِي سَرَقَ، اِحْتَرِمِي مَنْ
 عَلَمَتِكَ، السَّارِقُ تَقَطَّعَ يَدُهُ

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴

اِنْ تَابَ (۷-ی) شک کرنا	اَنْقَنَ (۱۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا
اَسْكَرَ (۱۱) تشہ سے بیہوش کر دینا	اِسْتَحْقَرَ (۷) اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا
اِسْتَوَى (۱۰-ی) برابر ہونا قابض ہونا	اِحْتَاجَ (۷-و) حاجت مند ہونا

تَطَفَّ (رض) پھل پھول ٹورنا	اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا
كَالَ (رضی) ناپنا۔ گیل ناپ	اِلْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا۔ شبہ پڑ جانا
نَفَدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا	اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا۔ غالب ہونا
اُمَّةٌ (ج اُمم) جماعت۔ قوم	اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
اُنْثٰی (ج اِنَاث) مادہ۔ عورت	بَنٰی (ض ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا
بَسَالَةٌ جو اندری	بَغٰی (ض ی) چاہنا۔ تلاش کرنا
جَسَدٌ (ج اَجْسَاد) بدن۔ جسم	جَنٰی (ض ی) اور اِجْتَنٰی پھل پھول ٹورنا
ذَكَرٌ (ج ذُكُور) نر۔ مرد	حَصَدَ (ن) کسیت کاٹنا
رُقْعَةٌ (ج رِقَاع) چٹھی۔ پیوند	حَمَلَ (ص) بوجھ اٹھانا۔ آمادہ کرنا
صَانِعٌ (ج صُنَاع) کاریگر	رَبَّی (۲-۱) پرورش کرنا۔ تربیت دینا
صَعِيفٌ (ج صُعَفَاء) غریب کمزور	رَجَبَ (ک) کشادہ ہونا
طَلَبَةٌ مَطَالِبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا۔ مطالبہ	نَزَّیْنِ (۲) سبانا
عَدَّةٌ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شوہر سے جدا	ضَاقَ (ض ی) تنگ ہونا
ہونیوالی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے	عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔ سلوک کرنا
عَجُوْ بزرگی۔ عزت	عَلَا (ن-ی) بلند ہونا۔ نرخ چڑھ جانا
حَبِیْضٌ حیض۔ عورتوں کی ماہواری عادت	عَلَا (ن-و) ہنگام ہونا۔ مہنگائی
	عَنِمْ (س) لوٹنا (۷) عنینت جاننا

مَعْرَكَةُ جَنگ - میدان جنگ	مَنْكَرُ ناپسند بات - اجنبی
مَعْرُوفُ پسندیدہ بات - مشہور	رَاشِدُ راہِ راست پر چلنے والا

مبشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے
صلہ کو پہچاننا اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ
ائمہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائیگا تم خود موقع کے
مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو +

(۱) اِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِي تَكْيُلُوْنَ بِهِ يُكَالُ لَكُمْ (۲) اِنَّ الرَّجُلَيْنِ
الَّذِيْنَ يَتَوَكَّلَانِ اَوْقَافَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوََالَ
الَّتِيْ فِيْ اَيْدِيْهِمَا كَيْفَ تُنْفَقُ وَعَلَى مَنْ تُنْفَقُ (۳) اِنَّ مَا رَأَيْتَهُ
مِنْكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَالْبَسَالَةِ اللَّتَيْنِ اَظْهَرْتَهُمَا فِي الْمَعْرَكَةِ
الْاٰخِرَةِ حَمَلْنِيْ عَلَى تَكْرِيْمِكَ (۴) اَعْجَبُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّتِيْ يُزَيِّنْنَ
اَجْسَادَهُنَّ الْفَانِيَةَ وَلَا يُزَيِّنْنَ نَفُوسَهُنَّ الْبَاقِيَةَ (۵) اَوَّلُ
مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الشُّبَّانِ هُوَ ابُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ [رضی اللہ عنہ]
وهو اَوَّلُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (۶) خُلَاصَةُ مَا ذَكَرَهُ الْاِسْتَاذُ
اَنَّ الْعَمَلَ بِالْقُرْآنِ الَّذِي نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ يَكْفِيْنَا لِفَلَاحِ الدَّارَيْنِ
(۷) مَنْ زَمَعَ الشَّرَّ حَصَدَ النَّدَامَةَ (۸) كُنْتُ كَمَنْ اَسْكُرُهُ الْخَمْرُ

(۹) الصَّادِقُ لَا يَذِلُّ وَالْكَاذِبُ لَا يَعِزُّ (۱۰) وَرَدَّ بَنِي مُرْقَعَةَ مَكْتُوبٌ
فِيهَا مَا يَأْتِي : - اِيهَا التَّلِيدُ النَّبِيُّ اِقْدِ قُرْبَ الْاِمْتِحَانِ الَّذِي يُمَيِّزُ
الْمُجْتَهِدَ مِنَ الْكَسَالِ - فَكُنْ مِمَّنْ اجْتَهِدَ وَفَارِ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ وَالسَّلَامِ
(۱۱) اِنَّ الَّذِي يُحِبُّ وَطَنَهُ هُوَ مَنْ يَبْدُلُ جُهْدَهُ فِيمَا يَرْفَعُ قَدْرَهُ
اُمَّتِهِ الَّتِي يَنْتَسِبُ اِلَيْهَا، فَالضُّعَافُ الَّذِينَ يُتَّقِنُونَ اَعْمَالَهُمْ
يُخْدِمُونَ وَطَنَهُمْ، وَالنِّسَاءُ اللَّاتِي يُرَبِّينَ اَبْنَاءَهُنَّ عَلَى
الْفَضِيلَةِ يَرْفَعْنَ شَأْنَ وَطَنِهِنَّ، وَالتَّلَامِيذُ الَّذِينَ يَجِدُّونَ
فِي دُرُوسِهِمْ يَبْنُونَ مَجْدَ اُمَّتِهِمْ *

*

(۱۲) مَا مَضَى قَاتَ وَالْمُؤَمَّلَ غَيْبٌ * وَلَكَ السَّاعَةُ الَّتِي اَنْتَ فِيهَا

(۱۳) اَنَا كَالَّذِي اَحْتَاجُ مَا يَحْتَاجُهُ * فَاُعْظِمْ ثَوَابِي وَالشَّيْءَ الْوَاقِعِي

مشق من القرآن نمبر ۵۶

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) هَلْ

يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۳) وَاللَّاتِي

يَتَّسِنْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَاءٍ كُفْرًا اِنْ اُرْسِلْنَ فِيْهِنَّ ثَلَاثَةُ

اَشْهُرٍ (۴) مَنْ كَانَ فِيْ هَذِهِ الدُّنْيَا اَعْمٰى فَمَا فِيْ الْآخِرَةِ اَعْمٰى

(۵) مَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۶) مَا

عِنْدَكُمْ يَنْقُدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ (٤) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ
 وَأُنْتَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ
 بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (٨) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
 تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

مشق نمبر ٥٤

(١) مَا هَذَا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا
 إِبْرَاهِيمُ وَمَنْ ذَاكَ الَّذِي
 قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ؟

(٢) وَاللَّهِ جَوَابُكَ عَجِيبٌ، مَا
 فَصَمْتُ مَا تَقُولُ
 يَا أَخِي يُوسُفُ! هَذَا مَا تَعَلَّمَهُ
 وَذَاكَ مَنْ تَعْرِفُهُ
 هَذَا مَا فِي يَدِي هُوَ الْكِتَابُ
 الَّذِي أَعْطَيْتَنِي بِالْأَمْسِ وَذَاكَ
 الْقَائِمُ بِالْبَابِ هُوَ الْخَادِمُ الَّذِي
 أُرْسِلَتْ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأَمْسِ،
 أَلَسْتُ تَعْرِفُهُ؟

(٣) بَلَى يَا أَخِي أَعْرِفُهُ لَكِنَّهُ
 التَّبَسُّ عَلَى الْيَوْمِ لِأَنَّهُ مَا
 لَيْسَ مَا كَانَ يَلْبَسُ عِنْدَنَا
 نَعَمْ! أَعْطَيْنَاهُ لِبَاسًا مِثْلَ
 مَا نَلْبَسُ وَهَكَذَا أَمَرْنَا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 (٤) أَحْسَنْتَ يَا إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ
 أُرْسِلْتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الَّذِينَ

- رَأَيْتُهُمَا إِلَى حَدِّ يَقْتِي لِقُطْفِ الْأَشْجَارِ
 رَأَيْتُهُمَا عِنْدَكَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ؟
 (۵) وَابْنَ ذَهَبٍ أُولَئِكَ الرِّجَالُ
 الَّذِينَ كَانُوا يَسْقُونَ الْأَشْجَارَ
 فِي حَدِّ يَقْتِكُمْ؟
 (۶) هَذَا مِنْ فَضْلِكَ، وَمَا ذَاتُ صَنْعٍ
 أُولَئِكَ النِّسْوَةُ الَّتِي كُنَّ يَعْمَلْنَ
 فِي الْمَعْمَلِ؟
 (۷) نَعَمْ إِلَى حَاجَةٍ شَدِيدَةٍ فِي
 الْعُمَالِ فَإِنَّ الْأُمُورَ كُلَّهَا تَكَادُ
 تَفْسُدُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدِي مَنْ
 يَخْصُصُ الزَّرْعَ أَوْ يَعْمَلُ فِي الْعَمَلِ
 وَلَيْسَ أَجِيرٌ يُسَاعِدُ التَّجَارِيزَ
 وَالْبَنَائِيْنَ فِي بِنَاءِ بَيْتِي
 (۸) يَا أَخِي! هُمْ كَانُوا يَطْلُبُونَ أَجْرَهُ
 زَائِدَةً، فَمَا قَبِلْنَا طَلِبَتَهُمْ
 أَبُوكَ طَلَبَ مِنِّي أُولَئِكَ الرِّجَالُ
 لِإِصْلَاحِ حَدِّ يَقْتِهِ فَأَرْسَلْتُهُمُ الْيَمِينُ
 لِأَسْئُوعِ وَاحِدٍ
 أَرْسَلْتُ تِلْكَ النِّسْوَةَ إِلَى مَزَارِعِ
 الْقُطْنِ لِيَجْتَنِينَ الْقُطْنَ، وَلَمْ
 تَسْأَلْ يَا يُوسُفُ عَنْ هَؤُلَاءِ الرِّجَالِ
 وَالنِّسْوَةِ، هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيهِمْ
 كَيْفَ ذَلِكَ يَا أَخِي! وَكَانَ عِنْدَكُمْ
 عَدَدٌ كَبِيرٌ مِنَ الْعُمَالِ وَالْأَجْرَاءِ
 مَاذَا "يَأْتُرِي" أَصَابَ بِهِمْ؟
 يَا أَخِي يُوسُفُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ!
 كَانَ يُنْبَغِي لَكَ أَنْ تَقْبَلَ طَلِبَاتِهِمْ

فَأَصْرَبُوا عَنِ الْعَمَلِ

الَّتِي تَرَى كَيْفَ غَلَبَ الْغَلَاءُ وَعَلَتِ
الْأَسْوَاقُ

(٤) وَاللَّهُ الْيَوْمَ فَهِمْتُ أَنْ هُوَ
الْمَسَاكِينِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ
فِي الْمَصَانِعِ وَالْمَزَارِعِ وَيَبْنُونَ
بُيُوتَنَا لَهُمْ مَدْخُلٌ عَظِيمٌ فِي
الْإِثْرِ تَقَاءَ وَحَصُولِ الْهَنَاءِ
وَالْإِنْتِصَارِ عَلَى الْأَعْدَاءِ

صَدَقْتَ يَا أَخِي! لَوْلَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ
تَحْسِبُهُمْ ضَعَفَاءَ، وَتَحْتَقِرُهُمْ،
لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الْحَيَاةُ وَضَاقَتْ
عَلَيْنَا الْأَرْضُ بِمَا رَجَبْتُ، وَلِهَذَا
قَالَ الْمَصْلِحُ الْأَعْظَمُ الرَّسُولُ الْأَكْرَمُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْغُوثِي فِي
ضَعَفَاءِكُمْ، فَإِنَّمَا تُنْصَرُونَ،
وَيُزْرَقُونَ بِضَعَفَاءِكُمْ - أَنْظُرَا
كَيْفَ الْحَقُّ نَفْسَهُ الشَّرِيفَةَ
بِالضُّعَفَاءِ وَالْمَسَاكِينِ الْعَامِلِينَ
كَيْ تَكْرَهُهُمْ وَلَا تُحَقِّقَرَهُمْ .

(١) أَعْظَمُ بِهَذَا النَّبِيِّ الْأَتَمِّي
الَّذِي كَانَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ
حَقًّا، مَا أَجَمَ كَلَامَهُ وَمَا
أَصْدَقَ، كَيْفَ أَقَامَ الْأَمْوَءَ

صَدَقْتَ وَاللَّهِ، فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ
نُصْنَعَ بِهِمْ مَا يُحِبُّ لَا نَفْسِنَا وَ
نُعَامِلَهُمْ مُعَامَلَةَ الْإِخْوَانِ إِذَا
تَهَنَّا الْمُعِيشَةَ وَتَصْلَحَ الْأُمُورُ

وَيَسُدُّ بَابُ الْإِضْرَابِ
وَالضَّعْفَاءُ فِي صَفِّ وَاحِدٍ يَا
لَيْتَنَّا لَوْ اتَّبَعْنَاهُ مَا زِلْنَا
غَالِبِينَ

مشق اردو سے عربی بناؤ نمبر ۵۸
(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل کی گئی ہے۔
(۲) کیا تو ان دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آ رہے ہیں؟ (۳) جس نے
کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ
جا رہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جا رہی
ہیں وہ استانیاں ہیں (۶) مجھے دکھا دے جو تیرے ہاتھ میں ہے (۷) یہ
وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (۸) وہ اس جیسے ہو گئے جسے شراب لے
مذہوش کر دیا ہو (۹) ہم نے جو آپ کا [تیرا] علم دیکھا اس نے ہمیں آپ
کی [تیری] تعظیم پر آمادہ کر دیا (۱۰) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئیگا
جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے۔

بیٹا! تم جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے مجھے
امید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کر لی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے
تمہاری پرورش کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنہوں نے تمہیں تعلیم دی
ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں *

سوالات نمبر ۱

- (۱) ضمیر کتنی قسم کی ہیں؟
- (۲) ضمیو بارز کیا اور مستتر کیا؟
- (۳) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟
- (۴) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟
- (۵) اسماء موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟
- (۶) اسماء موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟
- (۷) اسماء موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماء استفہام بھی ہوتے ہیں؟
- (۸) صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟
- (۹) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پُر کرو جو مناسب ہو۔
 يُقَالُ لِلرَّجُلِ يُفَصِّلُ الثِّيَابَ وَيَخْطُهَا خِطًّا
 الْمَرْءَةُ تَخْدِمُ الْمَرِيضَ يُقَالُ لَهَا مَرِيضَةٌ
 أَخْيَاطُونَ هُمْ يَخْطُونَ الثِّيَابَ
 وَالْأَسَاكِفَةُ هُمْ يَصْنَعُونَ النَّعْلَ

اَشْتَرَيْتَ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ . هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ

الرَّجُلَانِ جَاءَ الْكُهُمَا اخَا يُوْسُفَ

النِّسَاءُ يَعْلَمَنَّ الصَّبِيَّانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّمَاتُ

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو

قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِي ...

جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِي

هَذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ

خُذِ الْكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ وَالَّذِينَ

هَذِهِ السَّاعَةُ الَّتِي

أَكَلْتُ التَّفَاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

أَرَأَيْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِي ؟

أَحْزَنُ مَنْ

كُلُّ مَا .

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هُوَ الَّذِي عَلَّمَكَ

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْارْبَعُونَ

اعراب الاسم

۱۔ تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدأ یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۲-۶) تو ان صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالت رفع میں) ہوتا ہے۔ اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیأت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا اِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالت نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرف جر کے بعد واقع یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالت جر میں) ہوتا ہے۔

۲۔ اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں۔ جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی اس لئے یہاں بِالْإِخْتِصَارِ بطور تہدید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔

(۱) الْمَفْعُولُ بِهِ

۳۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مُحَمَّدٌ مُّظْلَمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ

محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول بہ کہلائے گا
تنبیہ ۱۔ پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے۔

وہ یہی مفعول بہ ہے +
(۲) المفعول المطلق

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر رہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکیدیہ
کے لئے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اَصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا
صبر کر (اچھا صبر) یہاں صَبْر مصدر رہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے دَقِيتِ
السَّاعَةَ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے +

(۳) المفعول لہ یا المفعول لِاجلِہ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرف جرّ
کے مستعمل ہو اُسے مفعول لہ یا لِاجلِہ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں
وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لئے
مارا) اس جملہ میں تَأْدِيبِ اَدَب کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے
لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهُ لِتَأْدِيبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں
اسے مفعول لہ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے +
اور اگر اَدَب تَهُ تَأْدِيبًا کہیں تو معنی ہوں گے ”میں نے اُسے ادب دیا“

ایک ادب دینا اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائیگا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادہ ایک ہی ہے۔

(۴) الْمَفْعُولُ فِيهِ يَا الظَّرْفُ

۴۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتلاتا ہے اور أَمَامَ جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرفِ زمان ہیں۔

فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرفِ مکان ہیں۔

(۵) الْمَفْعُولُ مَعَهُ

۵۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو راومعیت کے بعد واقع ہو واو

معیت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں ”ساتھ“۔ اس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارِع کو مفعول معہ کہیں گے۔

اس مثال میں واومعیت ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس

معنی ہیں ”اور“) اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے ”میں گیا اور نئی سڑک گئی“ یہ معنی بالکل بے نیکی ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۳۔ مفعول معہ اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اگر واو عطف اور واو معیۃ دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاء الامیرُ والجندُ یا الجندُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہونگے ”سردار لشکر کے ساتھ آیا“ یا ”سردار اور لشکر دونوں آئے“ مگر تضاربِ نریذ و عمر و (زیادہ عمر دینے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے۔

تنبیہ ۴۔ کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے۔
 (۶) الْمُسْتَشْنٰی بِالْآ (الآ کے ذریعے استثنا کیا ہوا)
 ۸۔ وہ اسم ہے جو آلآ کے بعد مذکور ہوتا کہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جَاءَ الْقَوْمُ الْأَنْزِيْدَا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنیٰ منہ اور زید کو مستثنیٰ کہا جائیگا۔
 مستثنیٰ منہ مذکور ہوا اور کلام مُثَبَّت ہو تو آلآ کے بعد ہمیشہ مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گزری۔ اور اگر کلام منفی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَا جَاءَ الْقَوْمُ الْأَنْزِيْدَا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالتِ فاعلی کی وجہ سے الْأَنْزِيْدُ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنیٰ مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق

۱۔ کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

اعراب ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: ماجاء اِلَّا زَيْدٌ، مَا
ضَرَبْتُ اِلَّا لَصًا +

تنبیہ ۵۔ استقنا کے لئے لفظ غَيْرُ اور سِوِی بھی آتا ہے۔
ان کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی
استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے
حصے میں آئیگی +

(۷) الْحَالُ

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل
یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے۔ جاءَ اِلَا مِيْرُ
مَا تِسِيَا (سردار چلتا ہوا آیا) +

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ کس طرح "یا" کس حالت میں
کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت
میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا +

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحبِ حال)
کہتے ہیں۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے
والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابطہ اکثر اُو ہوتا ہے جسے واوِ حالیہ
کہتے ہیں: لَا تَأْكُلْ وَالطَّعَامُ حَاشٍ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی

ہے، جاء الخلیل یضحک (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں ھو کی ضمیر
مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں
جاء الرشید وَھو یضحک (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں ”ھو“ مبتدا ہے اور
”یضحک“ جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر
جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا، محلاً منصوب :

(۸) التَّمْیِزُ

۱۲۔ تَمْیِزُ وہ اسم ہے جو ایک مُبْتَهَم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے؛
رُطْلُ نَرِیْتَا (ایک رطل تیل) یہاں رُطْلُ اسم مُبْتَهَم ہے جو بہتری چیزوں کے
لئے بولا جاسکتا ہے۔ نَرِیْتَا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل
کی تعیین ہو گئی :

۱۳۔ تَمِیزُ کو مُمَیز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے
اِبْھَام دُور کرے اُسے مُمَیز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں :

۱۴۔ مُمَیزُ عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں؛
اشتریت عَشْرَینَ کِتَابًا وَمِائَتًا سِمْنًا (گھی) وَصَاعًا بُزًّا (گیہوں) :

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی اِبْھَام ہوا کرتا ہے؛ کوئی کہے اَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ
(میں تجھ سے زیادہ ہوں)۔ اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ

سے زیادہ ہے۔ جب کہنگے مَا لَا یَا عَلَمًا تو مطلب معین ہو جائیگا کہ مال کی رو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے۔

۱۴۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ”کیا چیز“ یا ”کس چیز میں سے“ یا ”کس حیثیت سے“ کے جواب میں واقع ہو۔

۱۵۔ تمام تمیزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماء عد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشْرَةٌ تک کی تمیزیں مجرور اور جمع ہوتی ہیں۔ أَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ (۹۹) تک کی تمیزیں منصوب اور واحد ہوتی ہیں، مِثَّةٌ (۱۰۰) اور أَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے۔

تنبیہ ۴۔ اسماء عد کا خوب مفصل بیان ابھی چوتھے حصے کے شروع میں آئیگا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصے میں ملیگی۔

(۹) الْمُنَادَى

۱۸۔ منادی وہ اسم ہے جو حرفِ ندا (یَا، آ یا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادی کا کچھ بیان حصہ اول سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو۔

۱۹۔ منادی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللَّهِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا

حَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے یا رَجُلًا جَدُّ بَدِيدِي (اے آدمی میرا نانا تمام لے)

۲۰۔ اگر منادی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالت رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے پھر وہ اسم علم ہو یا نکرہ مقصود ہو خواہ واحد ہو خواہ ثنیہ جمع: يَا حَامِدُ، يَا رَجُلُ، يَا رَجُلَانِ، يَا مُسْلِمُونَ +
۲۱۔ حرف ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: يُوسُفُ! أَعْرِضْ عَنْ هَذَا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ يَا رَبِّي كُفْرًا كَثِيرًا لَتَيْتُكَ: رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا +

تنبیہ، - تم نے پہلے ہی سبت میں پڑھ لیا ہے کہ حرف ندا نکرہ پر

داخل ہوتا وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصود ہو +

تنبیہ ۸۔ منادی کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں

منادی اور جواب ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے

کبھی جواب ندا کو منادی پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْ لِي

يَا اَللّٰهُ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ يَا اَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے +

(۱۰) الْمَنْصُوبُ بِلَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ

۲۲۔ جنس کی نفی کے لئے جب لاکہ استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلٌ فِي الْبَيْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ کی مدد سے)

مگر مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اسے مُعَرَّب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُومٌ۔ لَا سَاعِيًّا فِي الْخَيْرِ مَذْمُومٌ۔ بھلائی میں کوئی کوشتس کرنے والا مذموم نہیں ہوتا۔ ایسے لاکے بعد نشیہ جمع بھی حالتِ نصبی میں ہونگے: لَا مُتَّحِدِينَ مَغْلُوبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ لَا مُخْتَلِفِينَ مَنصُورُونَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتنہ نہیں ہوتے) +

تنبیہ ۴۔ اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم اور کان اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳ میں گذر چکا ہے +

تنبیہ ۱۰۔ مرفوعات و منصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئے گا

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۱

اَيْشَرُ (بہ) خوش خبری پانا۔ خوش ہونا
اِسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبر کرنا
اَقْبَلَ (۱) سامنے آنا

اَفْسَسَ (س) مانوس ہونا
تَرَجَّى (۴-و) پرورش پانا
اَنْزَالَ (۱-و) دُور کرنا۔ مٹا دینا
اَبَدًا ہمیشہ
اَسِفُ افسوس کرنے والا
تَحْتَ نیچے

ثَقَلُ (مصدر ہے وثق کا) بھروسہ کرنا
جَبُنُ بُزدلی۔ کم ہمتی
دَاءُ بیماری
دَهْرُ زمانہ
ذِرَاعُ (جہ اذرع) گز
رَعُوفُ بڑا نرمی کرنے والا
صَوْنُ (مصدر ہے صان کا) بچانا

تَمَكَّنَ (مِنْهُ) قابو پا لینا۔ قاور ہونا
حَاسِبَ (۱) کل مصدر حاسبۃ یا حساب
حساب لینا دینا

صَادَقَ (۲) پانا۔ ملنا
عَاشَ (ض-ی) زندگی گزارنا
وَدَّعَ رخصت کرنا۔ چھوڑ دینا
عَشِيرَةٌ (جہ عشائر) قبیلہ۔ گنبد
عِقَّةُ پاکدامنی
عَیْشُ زندگی

قَمَحُ گیہوں
مُرَاعَاةٌ ویر عایۃ رعایت کرنا بچال کرنا
مَعَاهِدُ (جہ معاہد) مقام
مَوْرِدُ (جہ موارِد) گھاٹ۔ پانی کی جگہ
نَجَاحُ کامیابی
نَمِرُ (جہ نومور و نماسر) چیتا
مَلَانُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا
ظَمَانُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشتق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو
مفعول مطلق کی مثالیں :-

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا - كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا - تَدُّوْا الْأَرْضَ
دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ - يَثْبُ الثَّمَرُ وَثُوبَ الْأَسَدِ - يَعِيشُ الْبَحْلُ
عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَنَحَاسَبُ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ *
مفعول لہ کی مثالیں :-

إِخْتَرْتُ الْخَلِيلَ ثِقَةً بِأَمَانَتِهِ وَاعْتِمَادًا عَلَى عِفَّتِهِ
وَاحْتِرَمَتُهُ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهِ - يَحْبُوبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً
لِلزَّرَقِ وَطَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالنَّجْدِ *

مفعول فیہ یعنی ظرف زمان و ظرف مکان کی مثالیں :-
عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا وَدَعَا قَوْمَهُ لَيْلًا وَنَهَارًا فَمَا أَجَابُوهُ
وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے) - وَضَعْتُ الْكِتَابَ
فَوْقَ الطَّائِلَةِ وَالْحِذَاءِ تَحْتَهَا - سِرْتُ مِيلًا مَا شِئًا وَمِئَةً
مِيلًا بِالسَّيَّارَةِ وَالْفَمِيلِ بِالطَّيَّارَةِ *

مفعول معہ کی مثالیں - ذیل کی مثالوں میں واو معیہ ہی ہو سکتا ہے :-
سِرْتُ وَطُلُوعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع ہوتے ہی

میں چل پڑا۔ حَضَرَ خَالِدٌ وَغُرُوبَ الشَّمْسِ۔ سَارَ التَّلْمِیْذُ وَالْكِتَابُ۔
اِذْهَبْ وَالتَّسَارِعَ الْجَدِیْدَ۔ ان مثالوں میں واو عطف کے معنی بن نہیں
سکتے کیونکہ سِرْتُ وَطُلُوعَ الْفَجْرِ میں واو عطف ہو تو معنی ہونگے "میں نے
اور طلوع فجر نے سیر کی" یہ بے تکی بات ہو جائیگی

ذیل کی مثالوں میں واو معیّۃ بھی ہو سکتا ہے اور واو عطف بھی
سَا فَرَّخَالِدٌ وَآخَاهُ (یا وَآخُوهُ)۔ حَضَرَ الْقَائِدُ وَالْجُنْدُ (یا وَالْجُنْدُ)
بَحَثَ سَعَادٌ وَآخَتَهَا (یا وَآخَتَهَا)۔ جَاءَ السَّيِّدُ وَخَادِمُهُ (یا
وَخَادِمُهُ)

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شکریوں کے بغیر
ناممکن ہے اس لئے ان میں واو عطف ہی آ سکتا ہے۔ اسی لئے ان میں مفعول
معه نہیں بن سکتا: تَعَانَقَ خَالِدٌ وَآخُوهُ۔ تَخَاصَمَ أَحْمَدٌ وَحَسَنٌ۔
اشْتَرَكَ فِي التِّجَارَةِ فَجِیْبٌ وَ مُحَمَّدٌ

حَال کی مثالیں :-

عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا۔ لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا۔ أَقْبَلَ الْمَظْلُومُ
بَاكِيًا إِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صَغِيرًا سَادَ كَبِيرًا۔ رَجَعَ مُوسَى إِلَى
قَوْمِهِ غَضَبَانٍ أَسْفًا۔ قَابَلْتُ الْقَاضِيَّ رَاكِبِينَ۔ لَا تَحْكُمُ
لَهُ رَاكِبِينَ فاعل ومفعول دونوں کی حالت مبتلا ہے یعنی میں قاضی سے ملا جبکہ دونوں سوار تھے +

وَأَنْتَ غَضَبَانُ

الْمُسْتَشْنَى بِآلَاكِي مَثَالِيں۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے کلام تام مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنیٰ کا نصب متعین ہے :-

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ - فَشَرُّ بَوَائِمِهِ إِلَّا قَلِيلًا - اَثْمَرَتْ
الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً - فَرَّ اللَّصُوصُ إِلَّا وَاحِدًا

کلام تام منفی۔ اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی۔
لَمْ يَرْجُ أَحَدٌ إِلَّا الْجُتْهَدَ (يَا إِلَّا الْجُتْهَدُ) - لَمْ يَسْمَعْوا النَّصِيحَ
إِلَّا بَعْضُهُمْ (يَا إِلَّا بَعْضُهُمْ) - لَمْ يَقْطَعْ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً (يَا شَجَرَةً)
ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے
ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں إِلَّا کا کوئی
عمل دخل نہیں ہے :-

مَا حَضَرَنِي الْمَدْرَسَةُ إِلَّا تِلْمِيذٌ - لَمْ يَرْجُ إِلَّا الْجُتْهَدُ - لَا
تُصَاحِبُ إِلَّا الْأَخْيَارَ - لَا يَقَعُ فِي السُّوءِ إِلَّا فَاعِلُهُ - لَمْ يَقْطَعْ
إِلَّا شَجَرَةً

تمییز کی مثالیں۔ تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمییز :-
عِنْدِي مَنْ سَمْنَا وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَحَّارٍ ذِرَاعٌ حَرِيرًا

عدد کی تمیز:-

عِنْدِي أَحَدٌ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً
وَتَلْثُونَ دِينَارًا۔

جملوں کی تمیز:-

طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً - حَسَنَ الْغَلَامُ كَلَامًا - أَلَذَّ هَبُ
أَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزَنَا وَرَقِيمَةً - أَلْأَنْبِيَاءُ أَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا۔
مُنَادِي کی مثالیں (منادی مضاف کی مثالیں)
يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللَّهِ - يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا
لِقَوْمِكَ - رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ - رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي۔

(منادی مشابہ بالمضاف کی مثالیں)

يَا سَامِعًا دُعَاءَ الْمَظْلُومِ - يَا سَاعِيًّا فِي الْخَيْرِ - يَا رَعِيًّا بِالْعِبَادِ
(منادی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں)

يَا مُغْتَرًّا دَعِ الْخُرُورَ - يَا مُجْتَهِدًا ابْشُرْ بِالنَّجَاحِ - يَا مُؤْمِنًا
لَا تَعْتَمِدْ عَلَى غَيْرِ اللَّهِ۔

منادی نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:-

قُمْ يَا وَلَدُ - يَا أَمْتًا دَعِلْمَنِي - يَا صَبِيَّانُ اجْلِسُوا - لَا تَخَافُوا

غَيْرَ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ (دیکھو درس ۱)

مُنَادَى عِلْمِ مُفْرَد کی مثالیں :-

يَا مُحَمَّدُ، يَا أَحْمَدُ، يَا اللَّهَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمْدُ کی مثالیں :-

لَا نِعْمَةَ أَكْبَرُ مِنَ الْإِيمَانِ - لَا شَفِيعَ أَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ -
لَا آيِسَ أَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ أَنْفَعُ مِنَ الْقُرْآنِ لَا نَاصِرَ
حَقِّ مُحَمَّدٍ - لَا قَبِيحًا فَعَلَهُ مُحَمَّدٌ

تنبیہ - مفعول پہ، اسمِ اِنّ اور خبرِ کان کی مثالیں
پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں :-

مشق نمبر ۴۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :-

۱ - آدَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھانا)

آدَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا

فعل بافاعل - مضاف مضاف الیہ مفعول پہ - مفعول مطلق سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۲ - ضَرَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

ضَرَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا

فعل بافاعل - مرکب اضافی مفعول پہ - مفعول لہ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تنبیہ ۱۱۔ لفظ تَأْدِیْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور
دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۲ اور
۵ میں دیکھو +

۳۔ مَكَّنْتُ فِي مَكَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)
(مَكَّنْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے (فی)
حرف جر (مکة) مجرور، غیر منصرف ہے اس لئے حالت جبری میں اس پر
فتحہ آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۷) جار مجرور متعلق ہے فعل سے (شَهْرًا)
ظرف زمان، مفعول فیہ۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ فعل، فاعل اور متعلقات ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۴۔ سَرَّ الشَّارِعَ الْجَدِيدَ (نئی شرک کے ساتھ ساتھ چلا جا)
(سَرَّ) فعل امر حاضر سارے سے۔ معنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر
(أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔
(و) حرف معیت ہے (الشَّارِعَ الْجَدِيدَ) موصوف اور صفت ملکر مفعول
معہ ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی
ہو اسے انشائیہ کہتے ہیں +

۵۔ عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا (شکر فتنہ کی حالت میں کوٹا)
(عَادَ) فعل ماضی (الجيش) فاعل ہے ذوالحال (ظافراً)

حال ہے فاعل کا۔ اس لئے منصوب ہے۔ سب مگر جملہ فعلیہ ہوا +

۴۔ لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كِدْرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)

(لَا تَشْرَبِ) فعل با فاعل (الماء) مفعول بہ ہے اور ذُو الْحَال

ہے (کِدْرًا) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل مفعول

اور حال مگر جملہ فعلیہ ہوا +

۵۔ لَا تَحْكُمُ وَأَنْتَ غَضَبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)

(لَا تَحْكُمُ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے۔ جو

اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے۔ یہی فاعل ذُو الْحَال ہے (وَأَنْتَ)

واو حالیہ کہلاتا ہے (أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے محلاً مرفوع

(غَضَبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین

نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر مگر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا۔

یہ جملہ اسی لئے محلاً منصوب سمجھا جائیگا۔ فعل فاعل اور حال مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

۸۔ اشترینا عشرين کتاباً (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اشترینا) فعل متعدی با فاعل (عشرين) اسم عدد مفعول بہ

ہے اس لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس

۵-۱۰) یہ عدد متمیز ہے، (کتاباً) تمیز یا حمیز ہے اس لئے منصوب ہے

فعل، فاعل اور مفعول بہ بل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا:

۹۔ یا عبدَ الکَرِیمِ اِقْرَأْ هَذَا الْکِتَابَ

(یا) حرف ندا (عبد) منادی مضاف ہے اس لئے منصوب (الکریم) مضاف الیہ مجرور ہے (اِقْرَأْ) فعل امر حاضر مبنی بر سکون اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحل ہے (هَذَا) اسم اشارہ مبنی ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے (الکتاب) مُشارٌ اِلَیْہِ وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشارٌ اِلَیْہِ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا۔ ندا اور جواب بل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے) :

مشق نمبر ۶۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تیز کرو:-

لَا شَيْءَ اعْرِضُ عِنْدَ الْعَاقِلِ مِنْ وَطْنِهِ الَّذِي تَرَبَّى صَغِيرًا
فَوْقَ أَرْضِهِ وَتَحْتَ سَمَائِهِ، وَانْتَفَعَ نَرْمًا بِنَبَاتِهِ وَحَيَوَانِهِ،
وَعَاشَ فِيهِ إِنْسًا وَاهْلًا وَعَشِيرَتَهُ، لَمْ يَأْلَفِ إِلَّا مَعَاهِدَهُ،
وَلَمْ يَرِدْ إِلَّا مَوَارِدَهُ، نَظَرَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ شَكْلَهُ، فَصَادَفَ حُبَّهُ
قَلْبًا خَالِيًا فَتَمَكَّنَ مِنْهُ۔ وَلَا يَعِيشُ الْإِنْسَانُ عَيْشًا رَعْدًا، وَلَا

يَسْعُدُ سَعَادَةً تَامَةً إِلَّا إِذَا أَصْبَحَ أَهْلُ بِلَادِهِ عَارِفِينَ لِحَقِّ قَوْلِهِمْ
وَرِاجَاتِهِمْ، رَامِسِي الْعِلْمَ بَيْنَهُمْ أَرْفَعَ الْأَشْيَاءَ قِيمَةً، وَاعْتَزَّهَا
مَطْلُوبًا - فَيَا طَالِبَ الشَّرَفِ أَحْبِبْ وَطَنَكَ حُبًّا وَصُنْهُ صَوْنًا عَالِيَةً
لِحَقِّهِ - فَإِنَّ حُبَّ الْوَطَنِ مِنْ حَمِيدِ الْخِصَالِ، بَلْ كَمَا قِيلَ حُبُّ الْوَطَنِ
مِنْ الْإِيمَانِ :

مِنْ الْقُرْآنِ شَق

نمبر ۶۲

قسم کے منصوبات کو پہچانو

(۱) إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا (۲) وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ
تَبَتُّلًا (۳) وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (۴) يَا أَيُّهَا الْمَرْفُوعُ قَسِمِ
الْأَيْلَ الْأَقْلِيلَ (۵) وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۶) وَمِنَ
اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (۷) قَالُوا لَيْثًا يُومًا أَوْ
بَعْضَ يَوْمٍ (۸) وَجَاءُوا بِأَهْمٍ عِشَاءً يَبْكُونَ (۹) أُحِلَّ لَكُمْ
صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ (۱۰) الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ وَتَشْبِيهًا لِنَفْسِهِمْ (۱۱) فَاتَّبِعْهُمْ فَرَعُونَ

۱۔ بالکل ظاہر ہے کہ تَبَتَّلْ (۵) سب سے کٹ کر خدا کا ہر رہنما ہے رَتِّلْ ٹھہر کر
پڑھنا ہے کلمی یا چادر اور ہنسنے والا ہے صبح سویرے ہے شام کا وقت ہے فائدہ
کام کی چیزیں ہے رضامندی ہے مضبوط بنانا ہے پیچھا کیا ہے

وَجُودُهُ بَغِيَارٌ عَذْوًا (۱۲) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
 (۱۳) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا (۱۴) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ
 مَاءً مُّبَارَكًا فَأَنبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ رَّحَتِ الْحَصِيدُ، وَالنَّخْلُ بَاسِقَاتٍ
 لِّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ (۱۵) وَجَزَلْنَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَ
 حَرِيرًا، مَتَّكِعِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ، لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا
 وَلَا زَمْهَرِيرًا (۱۶) وَلَا تَمْشِي فِي الْأَرْضِ مَرَحًا، إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ
 الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا (۱۷) إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كُوفًا
 (۱۸) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۱۹) وَوَاعَدْنَا مُوسَى
 ثَلَاثِينَ لَيْلَةً (۲۰) اللَّهُ خَيْرُ حَافِظٍ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (۲۱) كَبُرَ
 مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲۲) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
 رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ (۲۳) مَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا
 (۲۴) مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ (۲۵) هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

۱۔ غلاش کرنا ۲۔ دوڑنا ۳۔ خوشخبری دینے والا ۴۔ ڈرانے والا ۵۔ نخل
 (اس جنس ہے) کھجور کے درخت۔ واحد کے لئے نخلۃ کہیئے ۶۔ باسِقُ اونچا (درخت) ۷۔
 کھیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں ۸۔ کچھ دار گزدا
 ہوا ۹۔ اتکا ۱۰۔ تکیہ لگانا ٹیک لگانا ۱۱۔ سخت سردی ۱۲۔ خرق (رض) شگاف
 ڈالنا ۱۳۔ گردی ۱۴۔ رائیں اُتھالے یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دین تھیں انہ مال دے جائیئے ۱۵۔

(۲۶) اِنَّ هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا اَنْتُمْ وَاَبَاؤُكُمْ (۲۷) لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ (۲۸) لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ (۲۹) فَلَا تَرْفَعِ يَدَكَ وَلَا تَسْوَقْ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (۳۰) لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (۳۱) بِاِذْنِ رَبِّهِمْ بِاسْمَائِهِمْ (۳۲) يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (۳۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً (۳۴) قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ (۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ (۳۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ لَيْسَ لَنَا اَوْ اِخْطَاْنَا (۳۷) اِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ (۳۸) اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا (۳۹) اِنَّ الْمُبْذَرِينَ كَانُوا اِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ مَكْتُوبٌ مِّنْ تِلْمِيزٍ اِلَى عَمِّهِ ۴۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عِزِّي الْمُحْتَرَمُ! السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
بَعْدَ اِهْدَاءِ تَحِيَّةِ السَّلَامِ مَعَ الْاَكْرَامِ اُبْدِي لِحَضْرَتِكَ مَا

لہ یہ اِنْ نافیس ہے۔ یعنی نہیں ہے۔ نہ تجوی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا ہے۔

نہ ہم بستی ہے۔ نہ جھگڑا ہے۔ نہ اگرہ (۱) مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا۔ نہ امن، صلح،

اسلام ہے۔ نہ سبک سب۔ پورے پورے ہے۔ نہ نزع (ص) چھین لینا ہے۔ نہ اخطا

(۱) غلطی کرنا ہے۔ نہ مشغلہ۔ کاروبار ہے۔ نہ بذر (۲) بیجا جرح کرنا ہے۔

یطمئن به قلبک و ابشرك بِبشارةِ یسْرک و یسرِ والدی المعظمین
 (ادامکم اللہ سرورین) وہی اَنی بحولِ اللہ و کرمہ اقصمت الجزء
 الثالث من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب، فأحمد اللہ
 حمداً کثیراً و اشکره شکراً جمیلاً علی ما منَّ علیَّ بِالْعِلْمِ وَالْفَهْمِ
 یَاعِمْ (= یاعمّی) اِنّی ما نَسِیتُ وَلَنْ اَنْسِیَ ذَلِکَ الْوَقْتُ
 حَیْنٌ دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ طَلَباً لِلْعِلْمِ وَرَغْبَةً فِی الْعُلُومِ الْعَرَبِیَّةِ
 وَکُنْتُ جَاهِلاً مُطْلَقاً عَنِ اللِّسَانِ الْعَرَبِیِّ، وَکَانَ حَدَّثَنِی بَعْضُ
 الطَّلَابِ اَنَّ الْعَرَبِیَّ اَصْعَبُ اللِّسَانِ تَعَاماً وَتَعْلِیماً، فَلَمَّا اَنْتَبَ
 بِي عِنْدَ الْمَدِيرِ وَاقْفَتْنِی اَمَامَهُ دُهِشْتُ دَهْشَةً وَكُنْتُ مُتَحَيِّراً
 مُتَوَجِّحاً فِی بَدْءِ الْأَمْرِ وَكَادَ قَلْبِي یَنْصَرِفُ عَنِ الْمَدْرَسَةِ جَبْناً
 وَخَوْفاً حَيْثُ لَا صَدِیقٌ لِي وَلَا اَنْفِیسٌ - فَسَرَفَتْ یَاعِمْ الشَّقِوقُ
 مِنْ بَشَرَتِي حَدِیثَ الْقَلْبِ وَتَوَجَّهْتُ اِلَى تَوَجُّهِ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ
 وَتَحَدَّثْتَنِي بِاللُّطْفِ تَسْلِیَةً لِقَلْبِي وَدَفْعاً لَخَوْفِي فَتَشَجَّعَ بِكَلَامِكَ
 جَأَشْتُ وَانْدَفَعَ تَحِیْرِي وَوَحْشَتِي - وَبَعْدَ ذَلِكَ لَا طَفَّ بِي الْمَدِيرُ
 مُلَاطَفَةً الْوَالِدِ وَانْزَالَ عَنِ قَلْبِي الرُّوعَ، فَصَمَّمْتُ غَرَمِي عَلَى تَحْصِيلِ

لہ طاقت + اللہ آؤقف (۱) کٹر کرنا + اللہ میں دہشت زدہ ہو گیا + اللہ شروع میں +
 اللہ بزدلی - کم ہمتی + اللہ بشرۃ چہرہ - کمال کی سطح + اللہ تسلی دینا + اللہ دلیر ہو گیا + اللہ جانشین
 دل + اللہ ہر بانی سے بیش آنا + اللہ خوف + اللہ صمم اور صمم پنختہ ارادہ کرنا +

العربی ثقۃ باللہ و توکلّا علیہ و بدأت الجزء الاول من الكتاب
 المشار الیه ، فبعد قليل امتلاء صدری فرحاً و شوقاً حیث
 علمت ان تعلم العربی لیس صعباً کما یظن بعض الطلاب . و اقبلت
 علی حفظ الدرس اقبال الظمان علی الماء و بذلت کُل
 جهدی فی تحصیل العلم صباحاً و مساءً . لانی اتذکر دائماً یا
 سیدی نصائحک الثمینه التي تلقيتها منک حین و دعتنی
 فی المدرسه ، ومنها قولک " لا ینال المجد الا بالمجتهد و لا یغنی
 الا الغافل الکسلان " فبفضل الله قرأت الجزء الاول بثلاثة
 اشهر و هكذا الجزء الثاني . اما الجزء الثالث فقرأته فی خمسة
 اشهر لانه مضاعف فی الحجم (یا حجمًا) من الاول و الثاني .
 فاقمت الثلاثة الاجزاء فی مدة احدى عشر شهراً ، و لم
 اشعر بکلفة و لا صعوبۃ . و الان یا سیدی قلبی ملأ فرحاً
 و سروراً و شکراً ، لانی لمتا اقرء القرآن انهم اکثر معانیه
 و لا یصعب علی فهم مطالبه الا قليلاً . و ارجو من الله تعالی
 انی اکون افهم کله اذا قرأت الجزء الرابع تماماً . الله الحمد
 اولاً و آخراً .

هذا - ولا بريح سيدي العثم في خير وعافية مع سائر
اهل بيته الاماجد وأهدي إلى والدي المكرمين وإلى جميع
اخوتي واخواني سلاما محفوفا بأشواقى إلى مشاهدتكم اجمعين

دهلى - دمت سالما لابن اخيك

رشيد

يوم الجمعة الحادى والعشرون
من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٦٢ هـ

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ الْجَدِيدُ مِنْ كِتَابِ تَهْيِيلِ الْأَحْبَابِ
بِحَوْلِ اللَّهِ وَتَوْفِيقِهِ - وَيَلِيَّ الْجُزْءِ الرَّابِعِ
تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنِّي وَتَقَبَّلْ بِالطَّالِبِينَ سَهْلًا يَسْرًا
وَيَسِّرْ لَهُمُ الْقُرْآنَ الْمُبِينَ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

١٣٦٤ هـ

Accession No.

9012

بقلم محبوب رقم محمد حبیب دکی

شافعی مذہب کا

پہلا، دوسرا اور تیسرا رسالہ

شافعی المذہب کی دینیات کی تعلیم کیلئے اس سے بہتر کوئی نصاب نہیں ہے

نہایت سلیس زبان اور بہترین طرز بیان میں تدریج ضروری مسائل درج کر دیے گئے ہیں

قیمت پہلا رسالہ ۳، دوسرا ۴، تیسرا ۵

ملنے کا پتہ

مولوی عبدالستار خان معرفت شرف الدین اینڈ سنز محمد علی روڈ۔ ممبئی

تختہ بچوں کے لئے تختہ

عربی کا نیما قاعدہ حصہ اول و دوم
اردو کا نیما قاعدہ حصہ اول و دوم

قیمت
ایک روپیہ

قیمت
ایک روپیہ

قرآن مجید کی حروف شناسی میں اردو کی ابتدائی تعلیم میں ہمارے عزیز بچوں کو عموماً سخت تکلیف اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ ان قاعدوں کے اسباق ایسے تدریجی اصول پر مرتب کیے گئے ہیں کہ بچے کے دماغ پر بوجھ نہ پڑے اور بغیر کسی پریشانی کے پڑھا اور لکھا چلا جائے۔

ابتدائی چند اسباق کے بعد بچہ محض استاد کی ذرا سی نہائش سے پورا سبق خود ہی پڑھنے لگتا ہے۔ طوطے کی طرح تنخیاں رٹائی نہیں گئی ہیں بلکہ ہر ایک لفظ اس احتیاط سے لکھا گیا ہے کہ بچے کو صرف استاد کی آواز کا انتظار نہ کرنا پڑے بلکہ خود ہی اپنی منہی منی عقل و ذکاوت اس کا تلفظ کر سکے۔

عربی قاعدہ کی ترتیب ایسی ہے کہ اس سے چند مہینوں میں بچہ نہ صرف قرآن مجید خود بخود پڑھنے لگا ہے بلکہ اردو پڑھنے کی استعداد بھی اس میں پیدا ہو جاتی ہے الغرض یہ قاعدہ بچوں کے لئے واقعی ایک تختہ ہے جس سے ان کی بہت سی تکلیف دور ہو جاتی ہے اور ان کا بہت سا قیمتی وقت بچ جاتا ہے۔

بالکل عجیب و غریب ترتیب ہے بچوں سے ہندو دی ہے تو پڑھا کر دیکھیں :-
لئے کا پتہ: مولوی عبدالستار خان معرفت شرف الدین امینہ نسر محمد علی روڈ ممبئی ۳